ISSN 2977-3555

روزنامہ
صحافت
برمنگھم

باخبر، باا ثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

خلیل الحیہ کو قتل کی صہیونی دھمکیاں ریاستی دہشت گردی، ہمیں مزاحمت کے راستے سے نہیں ہٹا سکتیں: حماس ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.98, Monday, 12 October 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۹۸)، بروز پیر، ۱۲/ اکتوبر، ۲۰۲۶ء، ۲۹/ ربیع الثانی، ۱۴۴۸ء، ۸ صفحات

ٹرمپ کی کوریج کا بائیکاٹ

واشنگٹن: امریکی محکمہ انصاف نے ہفتے کے روز کہا ہے کہ وہ اس بات کی تحقیقات کر رہا ہے کہ آیا ٹیلی ویژن نیٹ ورکس نے وائٹ ہاؤس کی کوریج کا بائیکاٹ کر کے عدم اعتماد کے وفاقی قوانین کی خلاف ورزی کی ہے۔ سی این این سمیت تین خبری اداروں کے نامہ نگاروں کی وائٹ ہاؤس تک رسائی روکنے کا فیصلہ کیا گیا تھا جس کے بعد انہوں نے کوریج کا بائیکاٹ کیا۔ محکمہ انصاف نے کہا، زیر تفتیش ٹی وی نیٹ ورکس میں این بی سی، سی این این، سی بی ایس، اے بی سی اور فاکس نیوز ہیں۔ محکمہ انصاف کے ترجمان نے کہا، ''تجارتی حریفوں میں گروپ کی صورت بائیکاٹ شرمن ایکٹ کی ممکنہ خلاف ورزی ہے۔ اینٹی ٹرسٹ ڈویژن صرف اس بات کا تعین کرنے کے لیے تحقیقات کر رہا ہے کہ آیا ان خبر رساں اداروں نے عدم اعتماد کے قوانین کی خلاف ورزی کی ہے۔'' ٹرمپ انتظامیہ اور بڑے چینلز کے درمیان اختلافات کے سلسلے میں یہ تحقیقات تازہ ترین ہیں۔ صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بارہا مین سٹریم میڈیا کو 'جعلی خبریں دینے والے چینلز' کہا ہے اور پریس سے سامنا ہونے کے دوران صحافیوں سے اکثر جھڑپیں ہوتی ہیں۔ اس کارروائی سے میڈیا پر صدر کی کوریج جاری رکھنے کے لیے قانونی اور ممکنہ طور پر مالی دباؤ بھی پڑتا ہے۔

ریاض ایئرپورٹ پر میزائل حملہ، 12 ہلاک، 309 زخمی

11 بھارتی بھی زخمی، سعودی عرب کے صنعاء پر فضائی حملوں کے بعد خطے میں کشیدگی مزید بڑھ گئی، حوثیوں اور ریاض کے درمیان حملوں کا تبادلہ

ریاض، (ایجنسیاں): سعودی عرب کی راجدھانی ریاض کے کنگ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر ہونے والے حملے میں کم از کم 12 افراد ہلاک اور 309 زخمی ہو گئے جبکہ بعض زخمیوں کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔ سعودی جنرل سول ایوی ایشن اتھارٹی نے اتوار کی صبح بیان میں کہا کہ مرنے والوں میں چار سعودی، دو بنگلہ دیشی، امریکہ، اردن، شام، سوڈان، فلسطین اور مصر کا ایک ایک شہری شامل ہے۔ 309 زخمیوں میں کئی کی حالت تشویشناک ہے۔ انہیں مختلف اسپتالوں میں ضروری طبی امداد فراہم کی جا رہی ہے۔ اس دوران سعودی فوجی اتحاد نے اس حملے کے جواب میں 'فیصلہ کن' کارروائی کا اعلان کیا ہے۔ حالیہ ہفتوں کے دوران ریاض ایئرپورٹ پر یہ تیسرا حملہ ہے۔ ایس پی اے کے مطابق بیان میں کہا گیا حملے میں املاک کو بھی نقصان پہنچا جس کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

ریاض ایئرپورٹ پر حملے کے چند گھنٹے بعد دمام کے کنگ فہد انٹرنیشنل ایئرپورٹ کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ سعودی اتحادی فورسز کے ترجمان میجر جنرل ترکی المالکی نے 'ایکس' اکاؤنٹ پر پوسٹ میں بتایا کہ دمام ایئرپورٹ کے قریب ایک پروجیکٹائل گرا ہے۔ دوسری جانب سعودی وزارت صحت نے ریاض کے تمام اسکول ایک ہفتے کے لیے بند کرنے کا اعلان کیا ہے۔ حکام کے مطابق اس دوران طلبہ کی تعلیم آن لائن جاری رہے گی۔

11 بھارتی شہری زخمی

بھارتی سفارتخانے نے تصدیق کی ہے کہ حملے میں 11 بھارتی شہری بھی زخمی ہوئے ہیں۔ سفارتخانہ سعودی حکام اور متعلقہ اسپتالوں کے ساتھ رابطے میں ہے اور زخمی بھارتی شہریوں کی صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہے۔

صنعاء پر سعودی فضائی حملے

ریاض ایئرپورٹ پر حملے کے پس منظر میں یمن میں بھی سعودی فوجی کارروائیوں میں تیزی آئی ہے۔ تازہ اطلاعات کے مطابق سعودی قیادت والے فضائی حملوں میں یمن کے دارالحکومت صنعاء کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ حوثی ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ حملوں میں رہائشی اور تجارتی علاقوں کو نقصان پہنچا اور متعدد افراد ہلاک و زخمی ہوئے ہیں، تاہم ان دعوؤں میں جانی نقصان کی حتمی تعداد کی آزادانہ تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ رائٹرز کے مطابق حالیہ سعودی فضائی حملوں کے دوران صنعاء میں السبعین میٹرنٹی اینڈ چائلڈ ہسپتال کے قریب بھی بمباری ہوئی اور عمارت کو نقصان پہنچا۔ 3 اکتوبر کو شہر میں 26 فضائی حملوں کی اطلاع بھی سامنے آئی تھی۔

کشیدگی میں مسلسل اضافہ

ریاض اور صنعاء کے درمیان تازہ حملوں کے تبادلے نے یمن کی جنگ کو ایک مرتبہ پھر علاقائی سطح پر شدید کر دیا ہے۔ سعودی عرب کی جانب سے حوثی ٹھکانوں کے خلاف فضائی کارروائیوں اور جواب میں سعودی تنصیبات پر حوثی میزائل حملوں کے باعث شہری علاقوں، ہوائی سفر اور خطے کی سلامتی پر نئے خدشات پیدا ہو گئے ہیں۔ رائٹرز کے مطابق سعودی عرب نے حالیہ ہفتوں میں یمن میں اپنی فوجی کارروائیاں تیز کی ہیں، جبکہ حوثیوں کے حملوں کے بعد ریاض کے ایئرپورٹ پر یہ اس ہفتے کا تیسرا بڑا حملہ ہے۔

ہندوستان کا سعودی عرب سے یکجہتی کا اظہار

ریاض کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر ہوئے حملے کی سخت مذمت کی

نئی دہلی: (ایجنسی) ہندوستان نے اتوار کو سعودی عرب کی راجدھانی ریاض کے کنگ خالد بین الاقوامی ہوائی اڈے پر ہوئے حملے کی سخت مذمت کی۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ عام شہریوں اور شہری سہولیات کو نشانہ بنا کر کیے جانے والے حملے پوری طرح ناقابل قبول ہیں اور تشدد کو فوری طور پر روکا جانا چاہیے۔ ہندوستان کی وزارت خارجہ (ایم ای اے) نے ایک بیان میں کہا کہ "ہم گزشتہ چند دنوں سے ریاض کے کنگ خالد بین الاقوامی ہوائی اڈے پر ہو رہے مسلسل حملوں اور خاص طور پر 10 اکتوبر کو کیے گئے بزدلانہ حملے کی سخت مذمت کرتے ہیں۔ ان حملوں میں لوگوں کی جانیں گئی ہیں، کئی افراد زخمی ہوئے ہیں اور املاک کو نقصان پہنچا ہے۔ ہم ہلاک ہونے والوں کے اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کی دعا کرتے ہیں۔ شہریوں اور شہری بنیادی ڈھانچے پر بار بار کیے جانے والے حملے پوری طرح ناقابل قبول ہیں اور انہیں فوری طور پر بند ہونا چاہیے۔" وزارت خارجہ نے مزید کہا کہ "ہم سعودی عرب کی خودمختاری کے تحفظ کے لیے وہاں کے عوام اور حکومت کے ساتھ کھڑے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ خطے میں جلد از جلد امن اور معمول کے حالات بحال ہوں گے۔"

خیبر پختونخوا میں گورنر راج نافذ

پی ٹی آئی حکومت کے اختیارات معطل

وفاق کا دہشت گردی سے نمٹنے میں ناکامی کا الزام

عمران خان کی پارٹی نے فیصلے کو جمہوری مینڈیٹ پر حملہ قرار دیا

اسلام آباد/ پشاور: (ایجنسی) پاکستان کے صدر آصف علی زرداری نے 11 اکتوبر 2026 کو خیبر پختونخوا میں ایمرجنسی نافذ کرنے اور گورنر راج کی منظوری دے دی، جس کے نتیجے میں عمران خان کی جماعت پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کی قیادت والی صوبائی حکومت کے اختیارات معطل ہو گئے۔ وفاقی کابینہ کی سفارش پر آئین کے آرٹیکل 232 اور 234 کے تحت یہ اقدام کیا گیا۔ وفاقی حکومت نے صوبے میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی اور امن و امان کی خراب صورت حال کو اس فیصلے کی وجہ قرار دیتے ہوئے الزام لگایا کہ صوبائی حکومت دہشت گردی کے خلاف کارروائیوں میں مؤثر تعاون نہیں کر رہی تھی۔ پی ٹی آئی نے اس فیصلے کو مسترد کرتے ہوئے اسے عوامی مینڈیٹ پر حملہ اور 'چھپی ہوئی بغاوت' قرار دیا ہے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ وفاقی حکومت دہشت گردی کے مسئلے کو سیاسی اختلافات کے لیے استعمال کر رہی ہے اور وہ گورنر راج کے خلاف مزاحمت جاری رکھے گی۔ یہ فیصلہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب پی ٹی آئی، عمران خان کی رہائی کے مطالبے پر اسلام آباد کی جانب احتجاجی مارچ کر رہی ہے، جس کی قیادت وزیر اعلیٰ سہیل آفریدی کر رہے ہیں۔ احتجاج کے پیش نظر اسلام آباد میں سکیورٹی سخت کی گئی ہے، جب کہ پشاور سمیت بعض علاقوں میں احتجاجی سرگرمیوں اور سڑکوں پر رکاوٹوں کی اطلاعات ہیں۔ گورنر راج کے بعد صوبے کے انتظامی امور گورنر اور مشاورتی کونسل کے ذریعے چلائے جانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس اقدام نے وفاقی حکومت اور پی ٹی آئی کے درمیان جاری سیاسی کشیدگی کو مزید بڑھا دیا ہے۔

لاطینی امریکہ میں بیداری کی لہر: میکسیکو سے برازیل تک فلسطینی عوام کے ساتھ عظیم الشان یکجہتی کا طوفان

میکسیکو: لاطینی امریکہ کے مختلف ممالک میں گذشتہ دنوں کے دوران فلسطینی عوام کی بھرپور تائید اور حمایت میں تاریخی جلوس، عوامی مظاہرے، ٹریڈ یونینز کی ہڑتالیں اور تعلیمی حلقوں کی طرف سے یادگار سرگرمیاں منعقد کی گئیں۔ اس بین الاقوامی لہر کا نقطۂ عروج ہفتہ 10 اکتوبر سنہ 2026ء کو دیکھنے میں آیا، جو شمال میں میکسیکو سے لے کر چلی، یوراگوئے، برازیل، پیرو اور جنوبی امریکہ کے دیگر حصوں تک پھیل گیا۔ یہ تمام تر انقلابی تحاریک » فلسطین کے لیے عالمی اتحاد « کی طرف سے شروع کی جانے والی ایک وسیع تر مہم کا حصہ تھیں، جو 9 سے 11 اکتوبر کے دوران چلائی گئی۔ اتحاد کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق اس مہم میں 60 سے زائد ممالک کی 200 سے زیادہ تنظیموں نے حصہ لیا، جن میں عوامی تحریکیں، مزدور یونینیں، طلبہ تنظیمیں، حقوقِ انسانی کے ادارے اور سول سوسائٹی کی نمایاں انجمنیں شامل تھیں۔

مظاہرین کے مطالبات کا محور اسرائیل کو اسلحے کی فراہمی پر فوری پابندی، بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزیوں پر محاسبہ، اور حکومتوں پر دباؤ ڈالنا تھا کہ وہ غاصب ریاست کے ساتھ تجارتی اور عسکری تعلقات منقطع کریں۔ اس مقصد کے لیے درجنوں شہروں میں بیک وقت ریلیاں، دھرنے اور ثقافتی و جامعاتی تقریبات کا انعقاد کیا گیا۔

میکسیکو اور چلی: فلسطینی پرچموں سے اٹے ہوئے عوامی جم غفیر: میکسیکو کے دارالحکومت میکسیکو سٹی میں سینکڑوں افراد نے ہفتے کے روز » مجسمہ آزادی « (Angel of Independence) سے اس چوک تک ایک شاندار مارچ نکالا جسے یکجہتی کی تنظیمیں » آزاد فلسطین چوک « کے نام سے پکارتی ہیں۔ اس جلوس میں سماجی، مزدور، طلبہ اور حقوقِ انسانی کے گروپوں نے بھرپور شرکت کی۔ فلسطین کی طرف سے میکسیکو میں سفیر نادیہ رشید نے بھی اس مارچ کے ایک حصے کی قیادت کی۔ یہ احتجاجی مظاہرہ وسطی علاقے » ہیمیسیکلو آ خواریز « میں ایک بڑے اجتماع پر ختم ہوا، جہاں شرکاء نے فضا میں فلسطینی پرچم لہرائے اور غزہ میں جاری وحشیانہ جنگ کے فوری خاتمے کے حق میں فلک شگاف نعرے بازی کی۔ ادھر چلی کے دارالحکومت سانتیاگو میں ہزاروں مظاہرین طلبہ، مزدور اور انسانی حقوق کی تنظیموں کی اپیل پر سڑکوں پر نکل آئے۔ یہ شاندار جلوس » یونیورسیداد کاتولیکا « اسٹیشن سے شروع ہو کر مرکزی شاہراہ » الامیدا « سے گزرتا ہوا » لوس ہیروئز « کے علاقے تک پہنچا۔ چلی کے میڈیا کی طرف سے جاری کردہ تصاویر میں دیکھا جا سکتا ہے کہ عوام کی وسیع لہر نے فلسطینی پرچم اٹھائے ہوئے ہیں اور غزہ میں اسرائیلی فوج کی جارحیت کے خلاف شدید غم و غصے کا اظہار کر رہے ہیں۔

یوراگوئے: حکومت سے سخت ترین موقف اپنانے کا مطالبہ: عالمی یوم عمل سے قبل یوراگوئے میں بھی وسیع پیمانے پر احتجاجی تحریک دیکھنے میں آئی، جہاں دارالحکومت مونٹی ویڈیو میں » فلسطین کو آرڈینیشن کمیٹی « کی دعوت پر ہزاروں افراد نے جمعرات 8 اکتوبر کی شام » آزاد فلسطین یا بربریت « کے نعرے کے تحت ایک بڑا مارچ نکالا۔ مونٹی ویڈیو کی بلدیہ کے سامنے سے شروع ہونے والا یہ جلوس » 18 ڈی خولیو « روڈ سے ہوتا ہوا » آزادی چوک « تک پہنچا، جبکہ ملک کے دیگر شہروں میں بھی 7 سے 10 اکتوبر کے درمیان ایسے ہی مظاہرے دیکھنے میں آئے۔ مظاہرین نے یوراگوئے کی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اسرائیل کے خلاف زیادہ سخت اور دوٹوک اقدامات کرے، جبکہ اس مارچ کے وقت نے مقامی یہودی اداروں کی طرف سے اعتراضات اور سیاسی بحث کو بھی جنم دیا کیونکہ یہ 7 اکتوبر 2023ء کے واقعات کی برسی کے قریب منعقد ہوا تھا، جو جنگ پر اندرونی سیاسی مباحثے کی وسعت کو ظاہر کرتا ہے۔

برازیل: ٹریڈ یونینز اور صحت کا شعبہ یکجہتی کے ہر اول دستے کے طور پر: برازیل کے شہر ساؤ پاؤلو میں روزویلٹ اسکوائر پر ایک بڑے اجتماع کی کال دی گئی، جہاں سماجی تنظیمیں، مزدور یونینیں اور فلسطین کے حامی گروپس یکجا ہوئے۔ اس یکجہتی کا سب سے روشن پہلو برازیل کی » مزدوروں کی متفقہ مرکزیت « (CUT) کی طرف سے » صحت کے شعبے کے بلاک « کے اس تحریک میں شمولیت کا اعلان تھا، جس کا مقصد شمالی غزہ میں کمال عدوان اسپتال کے ڈائریکٹر ڈاکٹر حسام ابو صفیہ اور دیگر حراست میں لیے گئے فلسطینی طبی عملے کی فوری رہائی کا مطالبہ کرنا اور اسپتالوں کی حفاظت کو یقینی بنانا تھا۔ برازیل میں فلسطین کے دفاع کے لیے قائم فرنٹ کے بانی رکن محمد القادری نے 'قدس پریس' سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ برازیل اور لاطینی امریکہ کے دیگر ممالک میں ہونے والے ان مظاہروں کی اصل اہمیت اس بات میں پوشیدہ ہے کہ انہوں نے فلسطین کے ساتھ یکجہتی کو کسی وقتی واقعے سے ہٹا کر ایک » مسلسل شعور بیداری کے عمل « میں تبدیل کر دیا ہے۔

القادری نے مزید کہا کہ مزدور یونینز اور طبی عملے کی شرکت اس تحریک کو روایتی سیاسی اور طلبہ دائروں سے باہر نکال کر پیشہ ورانہ اور وسیع سماجی طبقوں تک لے کر جاتی ہے، بالخصوص ایسے وقت میں جب طبی عملے کی گرفتاریوں اور شہادتوں کے دلخراش انکشافات سامنے آ رہے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ برازیل کے آنے والے انتخابات کے نتائج حکومت کو غزہ کی جنگ کے خلاف زیادہ سخت اور مؤثر موقف اپنانے پر مجبور کریں گے۔

فضائی میزبانی کی سروس ترک کرنے کا اعلان کرنے والی مصری ایئر ہوسٹس کی سعودی عرب میں موت

ریاض (ایجنسی): مصر کے شمال میں واقع صوبہ البحیرہ کے گاؤں العطف کے باسیوں میں اس وقت شدید صدمہ اور غم کی لہر دوڑ گئی جب یہ اعلان کیا گیا کہ اٹھائیس سالہ مصری فضائی میزبان عزہ رمزی محمد حسن شعبان سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں شاہ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ کو نشانہ بنانے والے حملے میں جاں بحق ہو گئی ہیں، جبکہ ان کے اہل خانہ اپنی چھٹی گزارنے کے لیے ان کی واپسی کے منتظر تھے۔ واقعے کی تفصیلات سے انکشاف ہوا کہ مصری فضائی میزبان ایوی ایشن کے شعبے میں اپنا کام ختم کرنے اور اپنے آبائی علاقے میں سکونت اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی تھیں، کیونکہ انہوں نے اپنے خاندان کے افراد کو بتایا تھا کہ یہ ان کی آخری پرواز تھی جس کے بعد وہ ملازمت ترک کر دیں گی۔ ان کی وفات کی خبر ملنے کے بعد ان کے گھر والوں پر صدمے کے اثرات کو مزید بڑھا دیا۔ مصر فضائی میزبان کے چچازاد بھائی احمد لبید نے میڈیا کو دیے گئے بیانات میں کہا کہ عزہ نے لاء کالج سے گریجویشن کی تھی۔

مسافروں کو سعودی ایئرپورٹس استعمال نہ کرنے کا انتباہ

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے ہوائی اڈے تازہ وارننگ سے مستثنیٰ: حوثی

صنعاء، (ایجنسیاں): یمن کے حوثی گروپ نے ریاض ایئرپورٹ پر حملے کے بعد مسافروں اور فضائی کمپنیوں کو سعودی عرب کے ہوائی اڈے اور فضائی حدود استعمال نہ کرنے کی وارننگ دے دی ہے۔

حوثی فوجی ترجمان یحییٰ سریع نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ 'ایکس' پر جاری بیان میں کہا کہ یمنی مسلح افواج نے فضائی اور بحری کمپنیوں، ماہرین، عملے، کارکنوں اور مسافروں کو سعودی عرب کے ہوائی اڈوں اور فضائی حدود سے دور رہنے کی تنبیہ کی ہے۔ یحییٰ سریع کے مطابق سعودی ہوائی اڈے اور فضائی حدود حوثی فورسز کے ممکنہ حملوں کے دائرے میں ہیں اور ان کے بقول یہ علاقے فوجی کارروائیوں کا میدان بن چکے ہیں۔ حوثی ترجمان نے اپنے بیان میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے ہوائی اڈوں کو اس وارننگ سے مستثنیٰ قرار دیا، جبکہ سعودی عرب کے دیگر ہوائی اڈوں کے استعمال سے گریز کرنے پر زور دیا۔ یہ دھمکی ریاض کے شاہ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر حملے کے بعد سامنے آئی ہے۔ فراہم کردہ اطلاعات کے مطابق اس حملے میں 12 افراد ہلاک اور سیکڑوں زخمی ہوئے تھے۔ حوثیوں کی اس وارننگ سے سعودی عرب میں فضائی سفر اور شہری ہوابازی کی سلامتی کے حوالے سے خدشات بڑھ سکتے ہیں۔ تاہم بیان میں سعودی ہوائی اڈوں کو نشانہ بنانے کے کسی نئے حملے کی تاریخ یا تفصیلات نہیں دی گئیں۔

ریاض میں موجود اپنے شہریوں کے لیے مختلف ممالک کا سکیورٹی الرٹ جاری

ریاض: مزاحمتی تحریک انصاراللہ کی جانب سے ریاض کے شاہ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ کو نشانہ بنائے جانے کے بعد کئی ممالک نے سعودی عرب میں اپنے شہریوں کیلئے سکیورٹی الرٹ جاری کر دیا ہے۔ ریاض میں امریکی سفارت خانے نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ہمیں ریاض کے شاہ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر حملوں کی اطلاع ہے۔ ریاض میں امریکی سفارت خانے کے بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ ہم اپنے شہریوں کو سختی سے مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اس مقام سے دور رہیں۔ الجزیرہ کے مطابق ریاض میں برطانوی سفارت خانے نے بھی ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ شاہ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر پیش آنے والے سنگین واقعے کے بعد ہم اپنے شہریوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ وہاں جانے سے گریز کریں۔ جرمنی، کینیڈا اور اسپین نے بھی اپنے شہریوں کو ریاض، خصوصاً شاہ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ کا سفر کرنے سے خبردار کیا ہے۔

سعودی عرب میں فضائی سفر کا نظام درہم برہم

ریاض ایئرپورٹ پر حملے کے بعد سیکڑوں پروازیں منسوخ، دیگر ایئرپورٹس بھی بری طرح متاثر

ریاض، (ایجنسیاں): سعودی عرب میں تازہ حملوں کے بعد فضائی سفر کا نظام بری طرح متاثر ہو گیا ہے جہاں راجدھانی ریاض کے ایئرپورٹ سے سیکڑوں پروازیں منسوخ کر دی گئیں وہیں متعدد طیاروں کا رخ دوسرے شہروں کی جانب موڑ دیا گیا۔ فلائٹ شیڈول کے مطابق اتوار کو ریاض ایئرپورٹ سے طے شدہ 750 پروازوں میں سے 446 منسوخ ہو گئیں۔ ریاض پہنچنے والی متعدد پروازوں کو جدہ، دمام اور مدینہ کے ہوائی اڈوں پر اتارا گیا جبکہ دمام جانے والے بعض طیاروں کو لینڈنگ کے لیے انتظار کرنا پڑا۔ پروازوں کی منسوخی اور تاخیر کے باعث ریاض ایئرپورٹ دنیا کے سب سے زیادہ متاثرہ ہوائی اڈوں میں سر فہرست آ گیا۔ دستیاب اعداد و شمار کے مطابق یہاں پروازوں کی اوسط تاخیر 170 منٹ تک پہنچ گئی جبکہ فلائٹ ڈس رپشن انڈیکس بھی اپنی بلند ترین پانچویں سطح پر ریکارڈ کیا گیا۔ فضائی آپریشن میں خلل صرف ریاض تک محدود نہیں رہا۔ فلائٹ شیڈول کے مطابق جدہ ایئرپورٹ کی 830 میں سے 92 پروازیں منسوخ ہو گئیں، جبکہ دمام ایئرپورٹ پر 240 میں سے 39 اور مدینہ ایئرپورٹ پر 230 میں سے 26 پروازیں منسوخی کا شکار ہوئیں۔ ریاض ایئرپورٹ پر پروازوں کی منسوخی اور طیاروں کے رخ تبدیل کیے جانے سے دیگر بڑے ہوائی اڈوں پر بھی دباؤ بڑھ گیا ہے، جس کے باعث سعودی عرب میں فضائی سفر کا نظام متاثر ہو رہا ہے۔ تازہ حملوں کے بعد پیدا ہونے والی صورت حال نے مسافروں کے سفری شیڈول کو غیر یقینی بنا دیا ہے، تاہم فضائی آپریشن کی بحالی اور پروازوں کے معمول پر آنے سے متعلق مزید تفصیلات سامنے آنا باقی ہیں۔

'زخمی مدد کے لیے پکار رہے تھے، ہر کوئی بھاگ رہا تھا'

ریاض ایئرپورٹ پر موجود ایک عینی شاہد نے خبر رساں اداروں کو بتایا کہ انھوں نے گیٹ نمبر چار کو نشانہ بنتے دیکھا۔ ان کا کہنا تھا کہ زخمی میرے سامنے تھے اور ہر کوئی بھاگ رہا تھا۔ خبر رساں ادارے روئٹرز نے ایک عینی شاہد کے حوالے سے بتایا کہ ایک درجن سے زائد ایمبولینسیں ہوائی اڈے کی جانب تیزی سے جاتی دیکھی گئیں۔

بعد ازاں سعودی قیادت میں قائم اتحاد کے ترجمان میجر جنرل ترکی المالکی نے کہا کہ مسافروں کے ایک ٹرمینل پر حملے کے نتیجے میں عام شہری مسافروں اور ہوائی اڈے کے عملے میں ہلاکتیں اور زخمی ہونے کے واقعات پیش آئے۔ انھوں نے اس حملے کو مکمل طور پر 'جنگی جرم' قرار دیا۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا کہ وہ سعودی عرب پر حالیہ حملوں کی سخت مذمت کرتے ہیں۔ انھوں نے تصدیق کی کہ ان حملوں میں ایک امریکی شہری ہلاک ہوا ہے۔ سعودی عرب میں مغربی ممالک کے سفارت خانوں نے اپنے شہریوں کو ہوائی اڈے سے دور رہنے کی تنبیہ کی ہے۔ برطانیہ کے دفتر خارجہ نے برطانوی شہریوں کو ہدایت دی کہ 'جب تک ہوائی اڈہ محفوظ قرار نہیں دیا جاتا' اس علاقے سے گریز کریں۔ خلیجی ممالک کی متعدد ایئر لائنز نے کہا ہے کہ انھوں نے ہوائی اڈے کے لیے اور وہاں سے اپنی پروازیں منسوخ کر دی ہیں۔ فضائی پروازوں کی نگرانی کرنے والے ادارے فلائٹ ریڈار کے مطابق، ریاض جانے والی تمام پروازوں کا رخ موڑ دیا گیا ہے یا انھیں منسوخ کر دیا گیا ہے۔

سعودی عرب پر حملے فوری بند کیے جائیں، امریکی وزیر خارجہ

واشنگٹن، (ایجنسی): امریکی وزیر خارجہ

مارکو روبیو نے سعودی عرب پر حالیہ حملوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان حملوں میں ایک امریکی شہری بھی ہلاک ہوا ہے۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق مارکو روبیو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری بیان میں سعودی عرب پر ہونے والے حملوں کو قابل مذمت قرار دیا۔ امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ یہ حملے معصوم شہریوں کی زندگیوں کو نظر انداز کرنے کا واضح ثبوت ہیں اور انہیں فوری طور پر بند ہونا چاہیے۔ روبیو نے اپنے بیان میں کہا کہ 'یہ قابل مذمت حملے معصوم شہریوں کی زندگیوں کے لیے کھلی بے اعتنائی ظاہر کرتے ہیں۔ انہیں اب بند ہونا چاہیے۔' امریکی وزیر خارجہ نے ہلاک ہونے والے امریکی شہری کی شناخت، حملے کے مقام اور واقعے کی مزید تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب سعودی عرب پر حالیہ حملوں کے باعث خطے میں کشیدگی برقرار ہے۔ امریکی حکومت نے ان حملوں پر سخت رد عمل ظاہر کرتے ہوئے شہریوں کی جانوں کو لاحق خطرات پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

غزہ میں جنگ بندی بھی فلسطینیوں کو نہ بچاسکی، اسرائیلی حملوں میں مزید 5 شہید

غزہ، (ایجنسیاں): اسرائیلی فوج کے تازہ فضائی حملوں میں کم از کم 5 فلسطینی شہید ہوگئے۔ غزہ کے محکمہ صحت کے حکام کے مطابق ہفتے کے

روز غزہ شہر میں دو الگ الگ حملوں میں فلسطینیوں کی جانیں گئیں۔ طبی عملے نے بتایا کہ غزہ شہر میں پانڈا مال کے قریب اسرائیلی حملے میں 4 فلسطینی شہید ہوئے جبکہ شہر کے جنوبی حصے میں واقع التفاح محلے میں ایک اور حملے کے نتیجے میں ایک فلسطینی جان سے گیا۔ اسرائیل کا دعویٰ ہے کہ حماس اکتوبر میں ہونیوالی جنگ بندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دوبارہ اسلحہ جمع کر رہی ہے اور حملوں کی تیاری میں مصروف ہے۔ تاہم حماس نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ حملوں یا اپنے اسلحے کے ذخیرے کی بحالی کی کوشش نہیں کر رہی۔ حماس کا الزام ہے کہ اسرائیل خود غزہ امن معاہدے کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ گزشتہ سال امریکہ کی ثالثی میں ہونے والے جنگ بندی معاہدے میں غزہ کی تعمیرِ نو کا منصوبہ بھی شامل تھا، لیکن حماس کو غیر مسلح کرنے اور اسرائیلی فوج کے انخلا کی شرائط پر مذاکرات میں اتفاق نہ ہونے کے باعث اس حوالے سے خاطر خواہ پیش رفت نہیں ہوسکی۔ جنگ بندی کے باوجود غزہ پر اسرائیلی فضائی حملے جاری ہیں۔ غزہ کے محکمہ صحت کے حکام کے مطابق جنگ بندی کے بعد سے اب تک کم از کم 1,400 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں، جبکہ اسرائیل کا کہنا ہے کہ اس دوران اس کے 4 فوجی بھی ہلاک ہوئے۔ فلسطینی حکام کے مطابق اکتوبر 2023 میں شروع ہونے والی اسرائیلی فوجی کارروائیوں کے نتیجے میں اب تک 74 ہزار سے زائد فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔

غزہ میں اسرائیل کے تازہ فضائی حملے میں 4 گھر تباہ

غزہ: اسرائیلی فوج نے شمالی اور وسطی غزہ میں فلسطینیوں کے 4 مکانات کو فضائی حملوں میں تباہ کر دیا جس سے درجنوں قریبی عمارتوں کو بھی نقصان پہنچا۔ اسرائیلی جنگی طیاروں نے غزہ شہر میں تین اور دیر البلاح میں ایک اور مکان کو نشانہ بنایا جب کہ رہائشی علاقوں کو انخلا کی وارننگ جاری کی گئی تھی۔ عینی شاہدین نے بتایا کہ رہائشیوں کو فون کے ذریعہ انخلاء کے احکامات موصول ہوئے جس سے خوف و ہراس پھیل گیا اور درجنوں خاندانوں کو نقل مکانی پر مجبور کیا گیا۔

ریاض ایئرپورٹ پر حملے کی اقوام متحدہ کے سربراہ کی شدید مذمت

نیویارک، (ایجنسیاں): اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے سعودی عرب

کی راجدھانی ریاض میں شاہ خالد انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر حوثیوں کے حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے شہریوں اور شہری تنصیبات کیلئے مہلک حملہ قرار دیا ہے۔ 'ایکس' پر اپنے بیان میں انتونیو گوتریس نے کہا کہ وہ ہفتے کے روز ریاض ایئر پورٹ پر ہونے والے حوثی حملے پر گہرے صدمے میں ہیں اور اس کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے سربراہ کے مطابق حملے میں اطلاعات کے مطابق 12 افراد ہلاک اور سیکڑوں شہری زخمی ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ شہریوں اور شہری تنصیبات کو نشانہ بنانا بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہے، ایسے حملے فوری طور پر بند ہونے چاہییں۔

'خلا سے زمین کو دیکھنے پر کوئی تقسیم اور سرحدیں نظر نہیں آتیں'

خلا میں مجموعی طور پر 235 دن گزارنے والی فرانسیسی خلاباز سوفی ایڈنوٹ کا جذباتی پیغام

برلن، (ایجنسیاں): فرانسیسی خلاباز سوفی ایڈنوٹ نے خلا میں تقریباً 8 ماہ گزارنے کے بعد زمین پر واپسی کے موقع پر کہا ہے کہ خلا سے زمین کو دیکھنے پر کوئی تقسیم اور سرحدیں نظر نہیں آتیں، بلکہ صرف ایک قیمتی سیارہ دکھائی دیتا ہے جسے ہم سب مل کر بانٹتے ہیں۔ یورپی خلائی ایجنسی (ای ایس اے) سے وابستہ 44 سالہ سوفی ایڈنوٹ ہفتے کے روز جرمنی کے شہر کولون میں صحافیوں سے گفتگو کر رہی تھیں۔ وہ جمعرات کو امریکی ریاست کیلیفورنیا کے ساحل کے قریب بحرالکاہل میں اپنے خلائی کیپسول کے ذریعے اتری تھیں۔ ان کے ساتھ تین دیگر خلاباز بھی بین الاقوامی خلائی اسٹیشن سے واپس آئے۔ سوفی ایڈنوٹ نے خلا میں مجموعی طور پر 235 دن گزارے، جو کسی یورپی خلاباز کے مسلسل مدار میں قیام کا نیا ریکارڈ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ خلا میں 8 ماہ کے دوران انہوں نے خوشی سے لیکر انتہائی مشکل لمحات تک انسانی

جذبات کی ہر کیفیت کا تجربہ کیا۔ ان کے مطابق زمین سے تقریباً 400 کلومیٹر بلندی پر موجودگی کے دوران زمین کو دیکھنے سے احساس ہوتا ہے کہ یہاں کوئی سرحدیں یا تقسیم نہیں، بلکہ یہ ایک قیمتی سیارہ ہے جو تمام انسانوں کا مشترکہ گھر ہے۔ جرمنی واپسی کے موقع پر سوفی ایڈنوٹ جسمانی طور پر کمزور دکھائی دیں اور انہیں یورپی خلائی ایجنسی کے دو ڈاکٹروں کی مدد سے چلنے میں سہارا دیا گیا۔ ماہرین کے مطابق خلا میں کششِ ثقل کی عدم موجودگی انسانی جسم پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہے۔ اسکے نتیجے میں ہڈیوں کی کمزوری، پٹھوں کی طاقت میں کمی، دل اور دورانِ خون کی کارکردگی میں تبدیلیاں اور بینائی سے متعلق مسائل پیدا ہوسکتے ہیں۔ سوفی ایڈنوٹ کو اپنی سابقہ جسمانی حالت بحال کرنے کیلئے تقریباً 3 ہفتوں کے خصوصی بحالی پروگرام سے گزرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ زمین پر واپس آنا انتہائی خوشی کا باعث ہے، تاہم اسکے ساتھ جسمانی طور پر دوبارہ معمول پر آنے سمیت کئی چیلنجز بھی درپیش ہیں۔ انہوں نے جمعرات کو زمین پر واپسی کے دوران پیش آنے والے مشکل لمحے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ چاروں خلابازوں کو واپس لانیوالے کیپسول کو سمندر میں اترتے وقت تقریباً 25 منٹ تک شدید لہروں کا سامنا کرنا پڑا۔ سوفی ایڈنوٹ کا خلا سے زمین کے بارے میں پیغام ایک بار پھر اس خیال کو اجاگر کرتا ہے کہ زمین تمام انسانوں کا مشترکہ گھر ہے، جہاں سیاسی اور جغرافیائی سرحدوں سے بالاتر ہوکر انسانیت کی مشترکہ اہمیت کو سمجھا جاسکتا ہے۔

سابق برطانوی وزیر اعظم اسٹارمر کی خالی نشست پر باحجاب خاتون کامیاب

گرین پارٹی کے امیدوار کو شکست دیکر لیبر پارٹی نے مار لیا میدان، ساگل عبدی ولی نے انتخابی کامیابی کو بتایا اعزاز کی بات

لندن، (ایجنسیاں): برطانیہ میں سابق وزیر اعظم سر کیئر اسٹارمر کے استعفے کے باعث خالی ہونے والی پارلیمانی نشست پر ضمنی انتخاب میں لیبر پارٹی کی صومالی نژاد باحجاب خاتون ساگل عبدی ولی کامیاب ہوگئیں۔ برطانوی میڈیا کے مطابق 42 سالہ ساگل عبدی ولی نے ضمنی انتخاب میں 12 ہزار 292 ووٹ حاصل کیے اور کامیابی اپنے نام کی۔ انہوں نے انتخابی کامیابی کے بعد کہا کہ حلقے کے عوام کی نمائندگی کرنا ان کے لیے اعزاز کی بات ہے اور یہاں کے لوگ امید کے ساتھ مستقبل کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ یہ نشست سابق برطانوی وزیر اعظم سر کیئر اسٹارمر کے استعفے کے بعد خالی ہوئی تھی، جس پر نئے نمائندے کے انتخاب کے لیے ضمنی الیکشن منعقد کیا گیا۔ انتخابی نتائج کے مطابق گرین پارٹی کا امیدوار دوسرے، کنزرویٹو پارٹی

کا امیدوار تیسرے جبکہ ریفارم یوکے کا امیدوار چوتھے نمبر پر رہا۔ رپورٹ کے مطابق اس انتخاب میں گرین پارٹی کے امیدوار کی شکست کے بعد پارٹی سربراہ زیک پولانسکی کی قیادت بھی سوالات کی زد میں آگئی ہے۔ ساگل عبدی ولی کی کامیابی برطانوی سیاست میں تارکین وطن پس منظر رکھنے والی خواتین کی نمائندگی کے حوالے سے بھی اہم پیش رفت ہے۔

نیپال میں 'بوڑھی گنڈک' ندی میں سیلاب کا الرٹ، عوام سے بالائی مقامات پر جانے کی اپیل

کاٹھمنڈو، (ایجنسیاں): نیپال میں بوڑھی گنڈک ندی میں شدید سیلاب آنے کی وارننگ جاری کی گئی ہے۔ نیپال کی 'قومی ڈیزاسٹر رسک

ریڈکشن اینڈ مینجمنٹ اتھارٹی' نے لوگوں کو محتاط رہنے کی ہدایت دی ہے۔ اتھارٹی نے ندی کے آس پاس رہنے والوں سے محفوظ مقامات پر جانے کی اپیل کی ہے۔ اسکے ساتھ ہی ندی کے قریب جانے سے گریز کرنے کا مشورہ بھی دیا گیا ہے۔ 'این ڈی آر آر ایم اے' نے 'ایکس' پر پوسٹ کرکے یہ اطلاع دی۔ پوسٹ کے مطابق چوما نبری دیہی میونسپلٹی-6 کی جانب سے بدھی گنڈک ندی میں سیلاب کا پانی آ رہا ہے۔ اس صورتحال کے پیش نظر لوگوں کو احتیاط برتنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ حکام نے واضح طور پر کہا ہے کہ جب تک سیلاب کا پانی گزر نہیں جاتا، اس وقت تک ندی کے قریب نہ جائیں۔ 'این ڈی آر آر ایم اے' نے تریشولی دو بھان تک ندی کے کنارے جانے سے منع کیا ہے۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ سیلاب کا پانی آنے کے دوران ندی کے آس پاس رہنا خطرناک ہوسکتا ہے۔ ایسے میں لوگوں کو ندی سے دور رہنا چاہیے۔ اتھارٹی نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ وارننگ کو سنجیدگی سے لیں۔ سیلاب کا پانی گزرنے تک ندی کے قریب جانے یا وہاں رکنے سے گریز کریں۔

امریکہ میں فائرنگ کا ہولناک واقعہ، 9 افراد ہلاک، 2 بچے بھی شامل

میں نے 28 سالہ تجربے میں اس نوعیت کا سانحہ نہیں دیکھا: ایری پولیس چیف

واشنگٹن، (ایجنسی): امریکی ریاست پنسلوانیا کے شہر ایری میں فائرنگ کے ایک المناک واقعے میں 9 افراد ہلاک ہوگئے جن میں دو بچے بھی شامل ہیں۔ امریکی خبر رساں ادارے ایسوسی ایٹڈ پریس کے مطابق پولیس کو شام تقریباً 5 بجے پیری اسٹریٹ کے علاقے میں فائرنگ کی اطلاع ملی جہاں ایک مسلح شخص کو فائرنگ کرتے ہوئے دیکھا گیا جس کے بعد وہ ایک گھر میں داخل ہوگیا۔ اطلاعات کے مطابق دو خواتین کی لاشیں گھر کے باہر جبکہ دیگر متاثرین کی لاشیں گھر کے اندر سے ملیں پولیس نے مشتبہ حملہ آور کو بھی مردہ پایا جس کے بارے میں ابتدائی اطلاعات ہیں کہ اس نے خود کو گولی مار کر ہلاک کیا۔ اس واقعے کے بعد پولیس اور خصوصی سیکیورٹی اہلکاروں نے کئی گھنٹوں تک صورتِ حال پر قابو پانے کیلئے کارروائی کی۔ ایری پولیس چیف رک لوراہ نے واقعے کو انتہائی افسوسناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ اپنے 28 سال سے زائد کے تجربے میں انہوں نے اس نوعیت کا سانحہ نہیں دیکھا۔ پنسلوانیا کے گورنر جوش شاپیرو نے متاثرہ خاندانوں سے ہمدردی کا اظہار کیا اور شہر کی انتظامیہ کو مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ حکام کے مطابق علاقے میں اب عوام کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔

امریکی مڈٹرم انتخابات سے قبل بڑا پالیسی یوٹرن، ٹرمپ کا پوتن سے ڈیزل کی فراہمی کا معاہدہ

حال ہی منظور کیے گئے پابندیوں کے قانون کے برعکس امریکی صدر کا حیران کن اعلان، روس فوری طور پر امریکہ اور عالمی مارکیٹ کو تین لاکھ ٹن سے زائد ڈیزل فراہم کرے گا

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے روس سے ڈیزل حاصل کرنے کے لیے ایک معاہدے کا اعلان کیا ہے۔ امریکی خبر رساں ادارے ایسوسی ایٹڈ پریس (اے پی) کے مطابق یہ پیش رفت یوکرین جنگ کی وجہ سے ماسکو پر برسوں سے قائم امریکی معاشی دباؤ کی پالیسی میں ایک بڑا یوٹرن ہے جس کا مقصد امریکی مڈٹرم انتخابات سے قبل ایندھن کی بڑھتی قیمتوں پر قابو پانا ہے۔ صدر ٹرمپ نے سوشل میڈیا پر بتایا کہ ان کی روسی صدر ولادیمیر پوتن سے فون پر بات چیت ہوئی۔ بنیادی طور پر یہ کال روس میں طاعون کے مشتبہ کیس پر بات کرنے کیلئے تھی لیکن ڈونالڈ ٹرمپ نے اعلان کیا کہ روس فوری طور پر امریکہ اور عالمی مارکیٹ کو تین لاکھ ٹن سے زائد ڈیزل فراہم کرے گا۔ اس کے بعد نومبر میں 5 لاکھ ٹن اور جلد ہی مزید لاکھوں ٹن ڈیزل بھیجا جائے گا۔ ڈونالڈ ٹرمپ کا یہ حیران کن اعلان ان کے اس پابندیوں کے قانون کے برعکس ہے جو انہوں نے حال ہی میں منظور کیا تھا تاکہ روس کی تیل و گیس سے حاصل ہونے والی آمدن کو روکا جاسکے۔ یوکرینی صدر ولادیمیر زیلنسکی نے اپنے بیان میں فیصلے کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ 'بدقسمتی سے یہ ہمارے مضبوط شراکت داروں کا ایک کمزور فیصلہ ہے۔' معاہدے کا اعلان ایک ایسے وقت میں ہوا جب ٹرمپ کے نمائندے اسٹیو وٹکوف اور جیرڈ کوشنر میامی میں یوکرینی حکام سے جنگ بندی کی تجاویز پر بات کر رہے تھے۔ صدر زیلنسکی نے تشویش ظاہر کی کہ ان کی ٹیم کو محض ایک پردے کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ امریکی سینیٹ میں ڈیموکریٹک لیڈر چک شومر، سینیٹر جین شاہین اور سینیٹر الیزبتھ وارن نے مشترکہ بیان میں اسے یوکرین، یورپی اتحادیوں اور امریکی قومی سلامتی کے ساتھ خیانت قرار دیا۔ سینیٹرز کا کہنا تھا کہ صدر کو روس کی جنگی مشین کی مالی امداد کے بجائے ایران کے ساتھ تنازع ختم کرنا چاہیے۔ وائٹ ہاؤس نے فوری طور پر یہ واضح نہیں کیا کہ اس ڈیزل کی ادائیگی کون کرے گا۔ دوسری جانب کریملن نے تصدیق کی کہ دونوں رہنماؤں نے یوکرین بحران، ایران کی صورتِ حال اور دوطرفہ تعلقات پر تفصیلی بات چیت کی۔ صدر پوتن نے کہا کہ روس عالمی مارکیٹ کو تیل اور پٹرولیم مصنوعات فراہم کرنے کیلئے تیار ہے جسکے عالمی معیشت پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ تاہم روسی معاون یوری اوشاکوف نے یہ بتانے سے گریز کیا کہ آیا امریکہ نے اسکے بدلے روس کو کوئی مراعات دی ہیں یا نہیں۔ یوکرینی صدر زیلنسکی نے خبردار کیا کہ یہ فیصلہ روس کے ہاتھ مضبوط کرے گا تاکہ وہ طویل جنگ لڑے۔ سینیٹر رچرڈ بلومنتھل نے کہا کہ یہ قدم امریکہ کو صدر پوتن کی جنگ میں شریکِ جرم بناتا ہے۔ معاہدے کے فوراً بعد امریکی وزارتِ خزانہ نے اعلان کیا کہ روسی ڈیزل کی عالمی ترسیل کیلئے اپریل 2027 تک کا عارضی لائسنس جاری کیا جا رہا ہے، جس کے تحت فی الحال امریکی پابندیاں لاگو نہیں ہوں گی۔ توانائی کے ماہرین کا ماننا ہے کہ اس فیصلے سے عالمی مارکیٹ میں ایندھن کی قیمتوں پر زیادہ فرق نہیں پڑے گا۔ البتہ سینٹر فار اسٹریٹجک اینڈ انٹرنیشنل اسٹڈیز کے مطابق اس کا سب سے بڑا فائدہ روس کو ہوگا کیونکہ اسے سردیوں سے پہلے اپنا گرمائی ڈیزل مارکیٹ میں نکالنا تھا۔

سعودی عرب کی شاہ سعود یونیورسٹی کو امریکہ کی طرف سے میکانیکل دل کے والو کا پیٹنٹ جاری

ریاض: سعودی عرب کی جامعۃ الملک سعود کو ٹرائی لیفلیٹ میکانیکل ہارٹ والو (Tri-Leaflet Mechanical Heart Valve) کے لیے امریکی پیٹنٹ جاری کیا گیا ہے، جو کہ یونیورسٹی کے کالج آف میڈیسن کے شعبہ ہارٹس سائنس کے کارڈیالوجی سائنسز کے پروفیسر ڈاکٹر راکان بن ابراہیم ناظر کی ایجاد ہے۔ یہ ایجاد ایک ایسے میکانیکل ڈیزائن پر مبنی ہے جو تین متحرک والو پر مشتمل ہے جو ایک مرکزی میکانزم اور ایک پیریفیرل رنگ کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں، تاکہ خون کے بہاؤ کو منظم کرنے اور اس کے الٹے بہاؤ کو محدود کرنے کے لیے انہیں متوازن طریقے سے کھولا اور بند کیا جاسکے۔

فلسطینی خاتون سمر حمد کی ظالمانہ گرفتاری کے بعد معصوم بچوں کے سر سے ماں کا سایہ اٹھ گیا، صبر، نماز اور حفظ قرآن کی وصیتیں باقی رہ گئیں

غزہ: قابض اسرائیلی فوج کی طرف سے فلسطینی مصنفہ اور فعال حقوقِ نسواں کارکن سمر حمد کی غاصبانہ گرفتاری نے ان کے معصوم بچوں اور پورے خاندان کی زندگی کو کرب اور ویرانی میں دھکیل دیا ہے۔ قابض فوج نے رام اللہ کے مضافات میں واقع ان کے گھر پر دھاوا بولا، اس کی تلاشی لی اور پھر پانچ اکتوبر کو انہیں حراست میں لے کر نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا، جس کے بعد سے ان کے بچوں کے لیے ماں کا وجود بس ایک سوالیہ نشان اور بے یقینی کی کیفیت بن کر رہ گیا ہے۔

گرفتاری کے اس لرزہ خیز واقعے کے بعد سے سمر حمد کے معصوم بچے اپنی والدہ کی جدائی کو سہنے کی کٹھن کوشش کر رہے ہیں، جو ان کی روزمرہ کی زندگی، پڑھائی لکھائی اور ہر چھوٹے بڑے معاملے کا محور تھیں۔ ادھر پورا خاندان ان کی سلامتی کے لیے شدید اضطراب اور فکرمندی کا شکار ہے، مگر اس کے باوجود وہ سمر کے اس باوقار موقف پر فخر محسوس کرتے ہیں اور ان کی وہ سنہری وصیتیں دہراتے ہیں جو انہوں نے بچوں کو صبر، استقامت، قرآن کریم کے حفظ اور نماز کی پابندی کے حوالے سے کی تھیں۔

ماں کی جدائی بچوں کی زندگی کے لیے صدمہ عظیم

سمر حمد کی یہ گرفتاری ان کے اہل خانہ کے لیے کوئی عام سانحہ نہیں تھا بلکہ اس نے ان کے گھر کے ماحول کو خالی پن اور سناٹے میں بدل دیا۔ بچوں نے خود کو ایک ایسے تلخ واقعے کے سامنے پایا جہاں انہیں یہ تک معلوم نہیں کہ ان کی پیاری ماں کب لوٹ کر واپس آئیں گی۔ ان کے ایک معصوم بیٹے نے اس کیفیت کو ان الفاظ میں سمویا "ماما کی گرفتاری نے ہماری پڑھائی اور ہر چیز کو بری طرح متاثر کیا ہے.. وہ ہر وقت ہمارے درمیان ہوتی تھیں، اور اب وہ یہود کے قبضے میں ہیں"۔

یہ دردناک جملے اس خلائے عظیم کی عکاسی کرتے ہیں جو ماں کے بغیر پیدا ہو چکا ہے۔ وہ ماں جو اپنے بچوں کے شب و روز کی نگرانی کرتی تھی، آج قابض دشمن کی جیل کی سلاخوں کے پیچھے قید ہے، جبکہ اس کے لختِ جگر فراق، اشتیاق اور خوف کی ملی جلی کیفیات کے ساتھ اس کی واپسی کی راہ تک رہے ہیں۔ خاندان کی پریشانی صرف گھر میں سمر کی عدم موجودگی تک محدود نہیں ہے، بلکہ انہیں ان کی صحت اور سلامتی کی بھی فکرمندی ستا رہی ہے کیونکہ قابض حکام نے ان کی حراست کے حالات کو پوری طرح مخفی رکھا ہے۔ گھر والے اپنی اس تشویش کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں: "نہ دل کو طمانیت ہے اور نہ کوئی امن.. بس دل چاہتا ہے کہ وہ اپنا خیال رکھیں"۔

"مجھے ان پر فخر ہے.. میں ایک اسیر کی بیٹی ہوں" خوف اور بے چینی کے اس عالم کے باوجود سمر حمد کا خاندان ان کے پرعزم موقف پر فخر محسوس کرتا ہے۔ وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یہ گرفتاری بچوں کے دلوں سے ماں کے لیے احترام اور فخر کے جذبات کو کم نہیں کر سکتی، چاہے اس نے کتنی ہی تکلیف دہ جدائی کیوں نہ مسلط کر دی ہو۔ ان کی بیٹی فخر بھرے لہجے میں کہتی ہے کہ "مجھے ان پر بہت فخر ہے.. کہ میں ایک اسیر ماں کی بیٹی ہوں، انہوں نے حق کا راستہ چنا ہے"۔ بیٹی اپنی والدہ کا وہ عکس بار بار یاد کرتی ہے جو ہمیشہ اپنے بچوں کو مشکلات کے سامنے چٹان کی طرح ڈٹے رہنے اور مضبوط بننے کی تلقین کرتی تھیں۔ وہ باتیں اب ان کی گرفتاری کے بعد بچوں کے لیے زندگی کا سب سے بڑا سہارا بن گئی ہیں۔

خاندان سمر حمد کی ان وصیتوں کا ذکر کرتا ہے جو انہوں نے اپنے بچوں کے لیے چھوڑی تھیں: "وہ ہمیشہ ہمیں سکھاتی تھیں کہ جو بھی مصیبت آئے، ہمیں صابر اور قوی رہنا ہے، اور وہ ہمیشہ کہتی تھیں کہ ہماری زندگی کا سب سے بہترین کام قرآن پاک کا حفظ کرنا اور نماز پڑھنا ہے"۔ یہ وصیتیں بچوں کے لیے ان کی ماں کی غیر موجودگی میں بھی ان کے دائمی موجودگی کا احساس دلاتی ہیں۔ وہ اپنی ماں کی سکھائی ہوئی اقدار اور صبر و استقامت کو ڈھال بنا کر اس حقیقت کا مقابلہ کر رہے ہیں جو انہیں ان کی ماں سے دور کر چکی ہے۔

سمر حمد: اپنے موقف کی قیمت چکانے کے لیے ہمہ وقت تیار

گرفتاری سے چند لمحے قبل سمر حمد نے اپنے اس عزم کا اعادہ کیا تھا کہ وہ اپنے عوام کے حقوق کے لیے آواز اٹھاتی رہیں گی، اور اس راہ میں پیش آنے والی ہر قربانی اور نقصان کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنے کے لیے تیار ہیں۔

انہوں نے کہا تھا کہ "انہوں نے اپنے عوام کے مسائل میں پیش پیش رہنے کا فیصلہ کیا۔ اگر اس راستے میں کوئی نقصان اٹھانا پڑے یا قربانیاں دینا پڑیں، تو انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں وہی دکھائے گا جو اسے پسند ہو اور جس سے وہ راضی ہو، ہمارے اس عظیم عوام کو بھی جو ہر قربانی کے مستحق ہیں بس وہی دیکھنے کو ملے گا جو وہ پسند کرتے ہیں اور جس سے وہ خوش ہوتے ہیں"۔ سمر کے یہ الفاظ ان کے اس راسخ عزم کو ظاہر کرتے ہیں جو کسی بھی ظلم کے آگے جھکنے سے انکاری ہے، ایسے وقت میں جب ان کا خاندان ان کی سلامتی کی فکر اور ان کی جدائی کے صدمے کے درمیان زندگی کی کٹھن گھڑیاں کاٹ رہا ہے۔

ماں کے فراق اور ان کے منتظر چشم براہ بچوں کے درمیان، سمر حمد کے یہ معصوم بچے ان کی چھوڑی ہوئی وصیتوں سے جڑے ہوئے ہیں، جن میں صبر، طاقت، قرآن کا حفظ اور نماز کی تلقین شامل ہے۔ پورا خاندان اس امید پر زندہ ہے کہ ایک دن سمر کی خیریت معلوم ہوگی اور وہ دوبارہ اپنے بچوں کے آغوش میں لوٹ آئیں گی۔ یہ المناک داستان صرف سمر حمد کے گھر کی کہانی نہیں ہے، بلکہ یہ ہر اس فلسطینی اسیر کے خاندان کی ترجمانی کرتی ہے جن کے گھروں کا کوئی فرد قید ہو جاتا ہے تو وہ پوری فیملی کی زندگی کو اذیت اور گومگو کی کیفیت میں مبتلا کر دیتا ہے۔

خلیل الحیہ کو قتل کی صہیونی دھمکیاں ریاستی دہشت گردی، ہمیں مزاحمت کے راستے سے نہیں ہٹا سکتیں: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت (حماس) نے قابض اسرائیلی وزیر دفاع یسرائیل کاٹز کی طرف سے تحریک کے سیاسی بیورو کے سربراہ ڈاکٹر خلیل الحیہ کو جان سے مارنے کی دھمکیوں کو "منظم ریاستی دہشت گردی" قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ دھمکیاں قابض حکومت اور اس کے انتہا پسند وزراء کے سیاسی دیوالیہ پن کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

حماس نے ایک پریس بیان میں اس بات پر زور دیا کہ یہ بزدلانہ دھمکیاں نہ تو ہمارے ملی عزم کو تبدیل کر سکتی ہیں اور نہ ہی حقوق کی بازیابی اور قبضے کے خاتمے تک جدوجہد اور مزاحمت جاری رکھنے کے ہمارے موقف کو متزلزل کر سکتی ہیں، بلکہ اس سے ہماری قیادت کے عزم میں مزید پختگی ہی آئے گی۔ حماس نے تمام ثالث ممالک سے مطالبہ کیا کہ وہ کاٹز کے ان بیانات کے خلاف سخت موقف اختیار کریں، ان کی پرزور مذمت کریں اور قابض حکومت پر دباؤ ڈالیں کہ وہ جنگ بندی کے معاہدے اور روڈ میپ کے تحت اپنی ذمہ داریاں پوری کرے، جس کی سرپرستی امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کی تھی۔

حماس نے جنگ بندی کے معاہدے کے ساتھ اپنی وابستگی کا اعادہ کرتے ہوئے قابض دشمن سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی جارحیت بند کرے اور فلسطینی عوام پر عائد محاصرے کو فوری طور پر ختم کرے۔

اٹز کی الحیہ کو دھمکی اور ترکیہ پر تنقید

قابض اسرائیلی وزیر دفاع یسرائیل کاٹز نے حماس کے سیاسی بیورو کے سربراہ خلیل الحیہ کو براہ راست قتل کرنے کی دھمکی دی ہے، اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے حماس کے لیے ترکیہ کی حمایت پر بھی شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔

اسرائیلی میڈیا کی طرف سے نقل کردہ بیانات میں کاٹز نے دعویٰ کیا کہ ترک صدر رجب طیب اردوآن "حماس کے قاتلوں اور حملہ آوروں کے لیے سرخ قالین بچھا رہے ہیں"۔ اسرائیلی وزیر نے الزام عائد کیا کہ انقرہ حماس کی ان سرگرمیوں کی پشت پناہی کر رہا ہے جو اخوان المسلمین کے تعاون سے اسرائیل اور خطے کے دیگر اسلامی ممالک کے خلاف چلائی جا رہی ہیں۔

ڈاکٹر خلیل الحیہ کو دھمکی دیتے ہوئے کاٹز نے بدمعاشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل نے حماس کے قائدین کا خاتمہ کرنے کا باب بند نہیں کیا، ہم نے غزہ میں حماس کے رہنماؤں کو قتل کیا ہے، اب الحیہ کی باری بھی آنے والی ہے، اور اسے بھی ہنیہ اور اس کے دوستوں کے پاس جہنم کی اتھاہ گہرائیوں میں پہنچا دیا جائے گا"۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ
صحافت

سہولت کی سیاست

شیوسینا کے انتخابی نشان کے الاٹمنٹ سے متعلق درخواستوں کی سماعت کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے زبانی طور پر سوال کیا کہ کیا انتخابی نشان کی روح ان لوگوں پر لاگو ہوتی ہے جنہوں نے انحراف کا آئینی گناہ کیا ہے۔ چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی بنچ کا حصہ جسٹس جمالیا باغچی نے پوچھا کہ پارٹی کا انتخابی نشان ایسے حالات میں کیسے کام کرے گا جہاں نااہلی کی کارروائی کا سامنا کرنے والے ارکان بعد میں اپنی رکنیت سے محروم ہو جائیں۔ کیا انتخابی نشان کی روح ان لوگوں پر لاگو ہوگی جنہوں نے آئینی گناہ کی شکایت کی ہے؟ عدالت نے یہ بھی کہا کہ جب ان کے خلاف نااہلی کا مقدمہ عدالت میں زیر التوا ہے تو ایم ایل اے کی تعداد کو واحد معیار سمجھنا نامناسب ہے۔ یہ ستم ظریفی ہے کہ اگر آئین میں جمہوری اقدار کے تحفظ کے لیے کوئی شق رکھی گئی ہے تو بعض رہنما اس کی تکنیکی پیچیدگیوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض اوقات ایسا موقف اختیار کرتے ہیں جو ان لوگوں کے حق میں ہوتا ہے جو انہیں اپنا نمائندہ منتخب کرتے ہیں۔ انحراف کا یہ رجحان زیادہ تر مواقع پر نہ صرف عوام کو دھوکہ دیتا ہے بلکہ اصولی سیاست کے بنیادی اصولوں کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ اس رجحان کو روکنے کے لیے انحراف مخالف قوانین بنائے گئے، لیکن ان میں زیادہ فرق نہیں آیا۔ اگرچہ عام طور پر کسی لیڈر یا عوامی نمائندے کے لیے اپنی پارٹی چھوڑ کر کسی دوسری پارٹی میں شمولیت اختیار کرنا حق سمجھا جاتا ہے، لیکن اب یہ رجحان اس نہج پر پہنچ چکا ہے کہ محض اقتدار کی خاطر، کسی سیاسی جماعت کے کچھ رہنما گروپس بنا کر اپنی پارٹی چھوڑ دیتے ہیں، یا تو خود کو اصل پارٹی قرار دیتے ہیں یا کسی دوسری پارٹی میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ اب اسے ایک عام سیاسی عمل سمجھا جا سکتا ہے، لیکن سیاست میں یہ بڑھتا ہوا رجحان لامحالہ قائدین کی وفاداری اور اصولوں سے وابستگی پر سوالات اٹھاتا ہے۔ شیوسینا مہاراشٹر میں ایک مضبوط سیاسی طاقت رہی ہے۔ تاہم، جب ایکناتھ شندے نے شیوسینا چھوڑنے کا فیصلہ کیا، اپنے ساتھ ایم ایل اے لے کر، اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے ساتھ حکومت بنانے کا فیصلہ کیا، تو پارٹی دو دھڑوں میں تقسیم ہوگئی۔ اس کے بعد الیکشن کمیشن کو اس مسئلے کا سامنا کرنا پڑا کہ شیوسینا کا اصل انتخابی نشان کس کو دیا جائے۔ کئی دور کی سماعتوں کے بعد ادھو ٹھاکرے کے دھڑے کے دلائل کو نظر انداز کرتے ہوئے شندے دھڑے کو کمان اور تیر کا نشان الاٹ کیا گیا۔ اب اسی معاملے پر ایک عرضی پر سماعت کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے سخت ریمارک دیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر سہولت کی سیاست کا یہ رجحان اسی طرح عام ہوتا رہا تو جمہوریت کی کیا صورت باقی رہے گی؟ انتخابات کے دوران، ووٹرز ایک امیدوار کے وعدوں اور شخصیت کو سمجھنے سے لے کر اسے ووٹ دینے کا فیصلہ کرنے سے پہلے اس پر اعتماد کرنے تک کافی جدوجہد سے گزرتے ہیں۔ ووٹرز کے پاس اپنے امیدوار کی پارٹی کی سیاست اور اصولوں کی تصویر ہوتی ہے۔ تاہم منتخب ہونے کے بعد پارٹیاں بدلنے والے عوامی نمائندوں کے لیے اخلاقیات اور اصول غیر متعلق ہوتے ہیں۔ سپریم کورٹ نے بجا طور پر اپنی سہولت اور منافع کو ترجیح دیتے ہوئے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے فریقین کی منتقلی کو آئینی گناہ قرار دیا ہے۔ اب سخت تبصروں سے آگے بڑھ کر انحراف کے رجحان کو روکنے کے لیے ٹھوس اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

انتخابی کمیشن سے عوام کا اٹھتا اعتماد

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

انتخابی کمیشن کو ایک خود مختار ادارہ کی قانونی حیثیت حاصل ہے، ہندوستانی جمہوریت کی بقا اور استحکام کا سارا مدار غیر جانبدارانہ انتخاب پر ہے، لیکن چیف الیکشن کمشنر مبینہ طور پر اقتدار کی گود میں بیٹھ کر مرکزی اور ریاستی انتخابات میں بی جے پی کو حکومت دلانے کے لیے سرگرم عمل رہے ہیں، ایس آئی آر (SIR) ان معاملات میں سے ایک ہے، جس میں بڑے پیمانے پر دھاندلی کر کے مخالف پارٹیوں کے ووٹروں اور ایک خاص مذہب کے ماننے والے کو رائے دہی سے محروم کرنے کے لیے ان کے نام کاٹے گیے اور ان سے ثبوت طلب کیے گیے، ان میں کئی ملک گیر سطح کی نامور ہستیاں بھی تھیں، اس کے نتیجہ میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ رائے دہندگی سے محروم ہو گیے، دس بارہ دستاویز پیش کرنے کے بعد بھی حذف شدہ لوگوں کے ناموں کو ووٹر لسٹ میں شامل نہیں کیا گیا، دوسرا طریقہ مخالف پارٹیوں کے امیدواروں کو ہرانے کے لیے ووٹوں کی گنتی کے وقت سرکاری افسران کا رویہ تھا، مغربی بنگال کے نندی گرام سیٹ پر ممتا بنرجی کو ہرانے کے لیے ان کے ساتھ وزیر اعلیٰ رہتے ہوئے جو سلوک کیا گیا اور مار پٹائی کر کے انہیں گنتی ہال سے نکال دیا گیا یہ اس صورت حال کی بدترین مثال ہے، مبینہ طور پر کہیں کہیں نتائج روک لیے گیے اور ایسا ہیر پھیر کیا گیا کہ بی جے پی اور این ڈی اے کے امیدوار جیت گیے اور جو جیت رہا تھا، وہ منہ دیکھتا رہ گیا، سرکاری وسائل وذرائع کا استعمال اس سے قبل کسی الیکشن کمشنر نے اس طرح نہیں کیا تھا، گیانیش کمار سب کر رہے ہیں، اس معاملہ میں ٹی این سیشن کا دور مثالی تھا، الیکشن کمشنر کی حیثیت سے جس غیر جانبدارانہ طریقہ سے انہوں نے انتخاب کرایا تھا، اس کی یاد آج بھی لوگوں کے دلوں میں موجود ہے۔

ایک رپورٹ کے مطابق گیانیش کمار کے اس طریقۂ کار سے الیکشن کمیشن کے دو الیکشن کمشنر سکھ بیر سنگھ سندھو اور ڈاکٹر وویک جوشی نے ۲۹/اکتوبر ۲۰۲۵ء سے ۱۴/اگست ۲۰۲۶ء تک کوئی دس ماہ کے دوران چودہ بار اختلاف کیا اور اعتراضات جتائے، ۱۶/اپریل ۲۰۲۶ء کو ان حضرات نے ایک ہی دن میں چار اعتراضات درج کرائے اور ان کی کاپیاں جناب گیانیش کمار کے ساتھ ان افسران اور ذمہ داران کو بھی بھیجی گئیں، جو متعلقہ کاموں کی نگرانی کر رہے تھے، ان اعتراضات کے اہم موضوعات میں سے ایک ایس آئی آر کی شفافیت تھی، دونوں الیکشن کمیشن نے رائے دہندگان کے ناموں کو جوڑنے، حذف کرنے اور بحال کرنے کے طریقۂ کار پر سوالات اٹھائے، ان دونوں نے ایس آئی آر کے لیے استعمال کیے جانے والے فارم ۶ میں تبدیلی کو بے ضابطہ اور غیر قانونی بتایا، اسے ہم انتظامی طور پر غیر متفق ہونے کی بات کہہ کر ٹال نہیں سکتے، یہ واضح طور پر انتخابی کمیشن کے فیصلے کے طریقۂ کار، شفافیت اور ادارہ جاتی جواب دہی سے جڑا بڑا اہم سوال ہے، جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، دونوں الیکشن کمشنر کا یہ کہنا کہ بہت سارے فیصلے ان کی جانکاری میں لائے بغیر اوپر ہی اوپر جاری کر دیے گیے، یہ اس پورے معاملہ کا سب سے غور طلب پہلو ہے، جس ادارہ کے فیصلے لاکھوں کی تعداد میں رائے دہندگان کے حقوق کو متاثر کر رہے ہیں، ان میں کس قدر اجتماعی فیصلے اور شفافیت کی ضرورت ہے، اس کا اندازہ ہر باشعور آدمی لگا سکتا ہے۔

انتخابی کمیشن پہلے یک نفری ہوتا تھا، 1993ء میں اسے سہ نفری بنایا گیا، یہ ٹی این سیشن کا دور تھا، وہ حکومت کے اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ پہونچے، لیکن عدالت نے سہ نفری کمیشن کو باقی رکھا، اس طرح ایم ایس گل اور جی وی جی کرشنا موری الیکشن کمیشن میں ٹی این سیشن کے ساتھ جڑ گیے، البتہ سپریم کورٹ نے تینوں انتخابی کمشنر کے اختیارات مساوی رکھے صرف چیف الیکشن کمشنر کو مجلس کی صدارت کا حق دیا اور فیصلے اکثریت یا متفقہ طور پر لینے کا حکم ہوا، لیکن موجودہ حکومت کو یہ بات پسند نہیں آئی، چنانچہ اس نے ایک قانون بنا کر الیکشن کمشنر کے انتخاب کے طریقۂ کار میں تبدیلی کی اور سہ نفری کمیٹی میں جس میں پہلے وزیر اعظم، حزب مخالف کے قائد اور چیف جسٹس کو رکھا گیا تھا، حکومت نے ۲۰۲۳ میں اس کمیٹی میں چیف جسٹس کی جگہ حکمراں پارٹی کے وزیر کو رکھ دیا، اس کے لیے پہلے آرڈیننس جاری کروایا اور پھر پارلیامنٹ میں لا کر اسے قانون بنا دیا، اس طرح انتخابی کمیٹی میں دو ارکان حکمراں پارٹی کے ہو گیے اور من مانی کا راستہ صاف ہو گیا، اکیلا حزب مخالف کا قائد دو کے مقابلہ کیا کر سکتا تھا، اس لیے یا تو وہ کمیٹی کی میٹنگ میں شریک نہیں ہو پاتا، یا واک آؤٹ کر جاتا ہے، اس لیے الیکشن کمشنر کے انتخاب کا یہ سارا عمل وزیر اعظم کی مرضی پر منحصر ہو کر رہ گیا، اس تبدیلی کا جو اثر ہو رہا ہے، اس سے پوری دنیا واقف ہے، چنانچہ گیانیش کو ہٹانے کے لیے پورے ہندوستان میں احتجاج، مظاہرے شروع ہو گیے ہیں، کانگریس کی حلیف پارٹیاں اور کاکروچ جنتا پارٹی نے بھی گیانیش کمار کو نہیں ہٹانے کی صورت میں ملک گیر تحریک کا اعلان کر رکھا ہے، اگر یہ تحریک زور پکڑتی ہے تو عوام کا مکمل اعتماد الیکشن کمیشن سے ختم ہو جائے گا، جو نہ ملک کے مفاد میں ہوگا اور نہ حکومت کے۔

رائے دہندگان کی فہرست کو صحیح اور درست کرنا جس قدر ضروری ہے، اس سے کہیں زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ کسی صحیح ووٹر کا نام فہرست سے خارج نہ ہو جائے، اب تک دو مرحلہ میں ایس آئی آر کا کام کرایا جا چکا ہے، جن ریاستوں میں یہ مرحلہ گذر چکا ہے، سب کو یہ شکایت ہے کہ غیر ضروری بلکہ غیر قانونی طور پر ووٹر لسٹ سے نام حذف کرنے کا کام کیا گیا اور لاکھوں کی تعداد میں لوگوں کو رائے دہندگی سے محروم کر دیا گیا ہے، اب تیسرے مرحلے کا کام شروع ہو چکا ہے، جن ریاستوں میں کام جاری ہے، وہاں سے بھی اسی قسم کی شکایتیں موصول ہو رہی ہیں، ایسے میں الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن پر اعتماد کا گراف اور نیچے چلا جائے گا، ضرورت ہے کہ الیکشن کمشنر بعجلت تمام ایسے اقدامات کرے کہ لوگوں کا اعتماد بحال ہو، یہ الیکشن کمیشن کے لیے ایک چیلنج ہے، اس چیلنج کو اگر مواقع میں الیکشن کمیشن بدل پایا تو یہ بڑی بات ہوگی، مودی جی بھی کہا کرتے ہیں کہ ہمیں مصائب اور چیلنجز کو مواقع میں بدلنا چاہیے، اگر گیانیش کمار ایسا کر سکے تو ان کی وفاداری پر بھی حرف نہیں آئے گا اور عوام کا اعتماد بھی بحال ہو جائے گا۔

الیکشن کمشنر کے اس رویہ کے خلاف کئی عرض داشت سپریم کورٹ میں ڈالی گئی، عدالت میں سماعت بھی ہوئی، عدالت نے کسی نتیجہ پر پہونچنے اور کسی اقدام کرنے سے پہلے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار دو الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن کی ڈائریکٹر جنرل سیما کھنا کو نوٹس جاری کر دیا ہے؛ تا کہ وہ ان تمام معاملات کی وضاحت کریں جو حزب مخالف اور دوسروں کی طرف سے ان پر لگائے جا رہے ہیں، عدالت نے گیانیش کمار کے اس دعوی کی سختی سے تردید کر دی کہ عدالت نے ایس آئی آر سے متعلق فارم چھ میں ترمیم کی منظوری دی تھی، چیف جسٹس سوریا کانت کی بینچ کا صاف اور واضح لفظوں میں انکار یہ واضح کرتا ہے کہ چیف الیکشن کمشنر نے اپنے پریس نوٹ میں دروغ گوئی سے کام لیا تھا اس کے باوجود عدالت عظمی نے چیف الیکشن کمیشن کی عارضی اور عبوری معطلی سے انکار کر دیا ہے، چیف الیکشن کمیشن کو برخواست کرنے کا اختیار عدالت کے پاس نہیں ہے؛ البتہ جرم ثابت ہونے کے بعد وہ سزا دے سکتی ہے؛ چنانچہ حزب اختلاف نے اپنا احتجاج جاری رکھا ہے، ۱۰/اکتوبر کو کاکروچ جنتا پارٹی اور جین زی نے جنتر منتر پر دھرنا اور احتجاج کا اعلان کر رکھا تھا، حکومت نے اس احتجاج کو ناکام کرنے کے لیے دہلی 10/ کی صبح سے سہ پہر تک پہنچنے والی تمام ٹرینوں کو رد کر دیا، پٹنہ سے راجدھانی، سمپرن کرانتی وغیرہ جیسی ٹرینیں رد کر دی گئیں، دہلی میٹرو اسٹیشن کو بند رکھا گیا اور پوری دہلی کو پولیس چھاؤنی بنا دیا گیا، پھر بھی احتجاج ہوا، الگ الگ جگہوں پر ہوا، کاکروچ جنتا پارٹی کے بانی ابھجیت دیپکے کو فلائٹ کے اندر سے اٹھا لیا گیا، حکومت آواز دبانا چاہتی تھی؛ لیکن اس کاروائی کی وجہ سے احتجاج کی آواز ملک اور بیرون ملک پہنچ گئی، غیر ملکی میڈیا نے اس پر خوب تبصرے کیے، جس سے ملک کی شبیہ خراب ہو گئی واقعہ یہ ہے کہ احتجاج میں اگر تشدد نہ ہو تو مخالفت کا یہ طریقہ قانونی اور دستوری ہے، حکومت کو زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھ کر حکمت عملی تیار کرنی چاہیے کہ اس ملک کی جمہوریت کو استحکام ملے، نہ یہ کہ اس کی بنیاد ہی ہلا کر رکھ دی جائے۔

غزل

حسن راشد

ذہن میں اڑتے خیالوں کا ہجومِ بے کراں
کشمکش ہے کس تصور کو بناؤں کارواں
روح کی بیتابیوں کو چین آتا ہے کہاں
راحتیں اس کو ملی ہیں گردشوں کے درمیاں
دھیان میں بجلی کی صورت کوندتے تھے جو خیال
لب پہ آ کر رک گئے وہ کر نہ پایا میں بیاں
سامنے منزل ہے روشن راستے ہموار ہیں
پاؤں کو جکڑے ہوئے ہے اِک فسونِ بے نشاں
خواب ہے یا وقت کا کوئی طلسمی دائرہ
اِک گھڑی میں مدتوں کے فاصلوں کا ہے گماں
رسمِ دنیا کے مطابق ڈھل بھی جائیں ہم اگر
زیست بن کر رہ نہ جائے دفترِ سود و زیاں
بس سکونِ دل کی خاطر پھونک ڈالا ہر نشہ
ڈھونڈتا ہے ذہنِ راشد راحتوں کا اِک جہاں

جمہوریت کی آڑ میں سیاسی چکا جام اور بے بس عوام

عبدالحمید خان

کسی بھی آزاد اور جمہوری ملک میں سیاسی جماعتوں کا بنیادی مقصد عوام کی خدمت، ان کی فلاح و بہبود، سماجی انصاف اور ملک میں امن وامان کی فضا کو یقینی بنانا ہوتا ہے۔ جمہوریت کی روح اسی بات میں پوشیدہ ہے کہ حکومت اور اپوزیشن دونوں مل کر عوام کو ایک بہتر، محفوظ اور آسودہ زندگی فراہم کریں۔ مگر بدقسمتی سے ہمارے ملک میں جمہوریت کا انداز اور مقصد بدل چکا ہے۔ ملک کی دو بڑی سیاسی جماعتوں — بھارتیہ جنتا پارٹی (BJP) اور انڈین نیشنل کانگریس — کے درمیان جاری لامتناہی سیاسی اتھل پتھل، اقتدار کی ہوس، اور ایک دوسرے کو سیاسی طور پر مٹانے کی جارحانہ سیاست نے ملک کے عام شہری کی زندگی کو مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔ اس سیاسی کھینچ تان اور اقتدار کی رسہ کشی کا خمیازہ کسی ایئر کنڈیشنڈ کمروں میں بیٹھے لیڈر یا مالی طور پر مستحکم پارٹی کو نہیں، بلکہ صبح سے شام تک مشقت کرنے والے عام شہری کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔

اس اقتدار کی جنگ کا سب سے دردناک مظاہرہ ملک کے دارالحکومت دہلی اور دیگر بڑے شہروں میں روزمرہ کی بنیاد پر دیکھنے کو مل رہا ہے۔ سیاسی مظاہروں، احتجاجی دھرنوں اور سیکورٹی کا حوالہ دے کر آئے دن بس سروسز، میٹرو اسٹیشنز، ریلوے اور پروازوں کی آمد و رفت کو متاثر یا منسوخ کر دیا جاتا ہے۔ اس سیاسی چکا جام کی وجہ سے غریب اور متوسط طبقے کے ملازمین سڑکوں پر گھنٹوں ٹریفک جام میں پھنسے رہتے ہیں، جس سے نہ صرف ان کا وقت ضائع ہوتا ہے بلکہ ان کی ملازمتیں بھی خطرے میں پڑ جاتی ہیں۔ دہلی کے بڑے ہسپتالوں میں علاج کے لیے آنے والے سنجیدہ مریض اور ایمبولینسز گھنٹوں ٹریفک میں اٹکی رہتی ہیں، جس سے کئی بار مریض ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی راستے میں دم توڑ دیتے ہیں۔ مزید برآں، پروازوں کی تاخیر اور منسوخی سے بین الاقوامی اور قومی سطح پر سفر کرنے والے تاجروں، مسافروں اور طلبہ کی معاشی و ذاتی زندگی شدید طور پر درہم برہم ہو جاتی ہے۔

سیاسی تناؤ اور ریلیوں کی آڑ میں حکومتیں سب سے پہلے 'انٹرنیٹ معطلی' (Net Shutdown) کا ہتھیار استعمال کرتی ہیں۔ حکمرانوں اور انتظامیہ کے لیے انٹرنیٹ بند کرنا صرف ایک دفتری حکمنامہ ہے، لیکن ایک عام اور محنت کش شہری کے لیے یہ اقدام سیدھا اس کے پیٹ پر لات مارنے کے مترادف ہے۔ آن لائن کلاسز اور ڈیجیٹل کورسز کے ذریعے تعلیم حاصل کرنے والے بچے اور 'ورک فرام ہوم' کرنے والے ملازمین اس بندش سے یکلخت کٹ کر رہ جاتے ہیں۔ آج کا بھارت یو پی آئی (UPI)، آن لائن ڈلیوری سروسز اور ایپ پر مبنی ٹیکسی ڈرائیورز پر قائم ہے، لہٰذا انٹرنیٹ کا کٹتے ہی ڈلیوری بوائے، آٹو ڈرائیور اور چھوٹا تاجر ایک ہی لمحے میں مکمل طور پر بے روزگار ہو جاتا ہے۔ سیاست دان اپنے شاہانہ اسٹیجوں سے تقریریں کر کے نکل جاتے ہیں، لیکن انٹرنیٹ بند ہونے کی اصل قیمت وہ غریب شہری چکاتا ہے جس کا روزمرہ کا چولہا اس ڈیجیٹل محنت سے جلتا ہے۔

کتنی حیرت اور افسوس کی بات ہے کہ جب بی جے پی اور کانگریس ایک دوسرے کو نیچا دکھانے پر تلی ہوتی ہیں، تو ملک کے اصل، حقیقی اور بنیادی مسائل منظرِ عام سے بالکل غائب ہو جاتے ہیں۔ مہنگائی کی وجہ سے عام گھرانوں کے کچن کا بجٹ تباہ ہو چکا ہے، اشیائے خورد و نوش عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہو رہی ہیں — مگر اس پر کوئی ٹھوس پارلیمانی بحث نہیں ہوتی۔ بے روزگاری کے باعث ہماری نئی نسل اور ڈگریاں لیے ہوئے نوجوان سڑکوں پر بھٹک رہے ہیں، لیکن اس پر صرف ایک دوسرے پر الزامات کا تبادلہ ہوتا ہے۔

اگر گہرائی سے جائزہ لیا جائے تو حکمران جماعت یعنی بی جے پی کا منفی چہرہ اور اس کی ہندوتوا نظریاتی سیاست ملک کے جمہوری تانے بانے کو اندر سے کھوکھلا کر رہی ہے۔ بی جے پی کی یہ سیاست صرف سیاسی مخالفت تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ اقلیتوں، بالخصوص مسلمانوں اور دلتوں کے خلاف منظم نفرت، تعصب اور سماجی بائیکاٹ پر مبنی ایک خطرناک بیانیہ بن چکی ہے۔ ملک کے طول و عرض میں ہجوم کے تشدد (Mob Lynching)، نفرت آمیز تقاریر (Hate Speech)، اور بلڈوزر جسٹس جیسے غیر قانونی اقدامات کے ذریعے قانون کی حکمرانی کو پامال کیا جا رہا ہے۔ اس منفی سیاسی چہرے نے معاشرے میں تفریق اور خوف کی ایک ایسی فضا پیدا کر دی ہے جہاں اختلافِ رائے رکھنے والے ہر شخص کو ملک دشمن قرار دے کر سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا جاتا ہے۔ مرکزی اداروں (جیسے ای ڈی، سی بی آئی اور الیکشن کمیشن) کا سیاسی مخالفین کے خلاف کھل کر استعمال اور انتخابی نظام کو متاثر کرنے کے ہتھکنڈے اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ بی جے پی کے لیے جمہوریت نہیں بلکہ مطلق العنانیت اور اقتدار پر دائمی قبضہ زیادہ اہم ہے۔ بی جے پی کا یہ مکروہ اور منفی چہرہ ترقی کے بلند بانگ دعوؤں کے پیچھے چھپ کر دراصل ایک فسطائی سوچ کو فروغ دے رہا ہے، جس کی وجہ سے بھارت کا سیکولر اور جمہوری تشخص شدید خطرے میں پڑ چکا ہے۔

اس سیاسی چکا جام، عوام کی مسلسل رسوائی اور منفی سیاست کے غلبے کا حل کسی ایک لیڈر کو بدلنے یا کسی ایک پارٹی کو اقتدار میں لانے سے ممکن نہیں ہے، بلکہ اس کا حقیقی اور دائمی حل عوام کی اپنی بیداری، سخت قانونی اصلاحات اور جمہوریت کے صحیح استعمال میں پوشیدہ ہے۔ جب تک ملک کا عام شہری خود کو محض ایک 'ووٹ بینک' سمجھنا بند نہیں کرے گا، حالات میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔ عوام کو سیاسی غلامی اور اندھی عقیدت کے خول سے باہر نکل کر مذہب، ذات، برادری اور سیاسی تعصب سے اوپر اٹھنا ہوگا۔ جب بھی کوئی لیڈر ہمارے پاس ووٹ مانگنے آئے یا کوئی منفی اور نفرت آمیز نعرہ لگائے، تو ہم میں اتنی ہمت ہونی چاہیے کہ ہم اس سے اپنی سڑکوں، اسکولوں، ہسپتالوں، مہنگائی اور روزگار کے بارے میں سوال کر سکیں، اور غلط کو غلط کہہ سکیں، چاہے وہ غلطی ہماری پسندیدہ پارٹی ہی کیوں نہ کر رہی ہو۔

قانونی، انتظامی اور عدالتی سطح پر بھی سخت ترین اقدامات کی شدید ضرورت ہے۔ ملک کی عدالتِ عظمیٰ (Supreme Court) اور تمام صوبائی ہائی کورٹس کو از خود نوٹس لیتے ہوئے ایسے واضح قوانین وضع کرنے چاہئیں جن کے تحت سیاسی احتجاج یا منفی سیاست کی آڑ میں بسیں، میٹرو، پروازیں، ایمبولینس اور انٹرنیٹ جیسے بنیادی حقوق کو معطل کرنے پر مکمل پابندی ہو۔ اگر کسی سیاسی احتجاج کے دوران عمومی یا نجی جائیدادوں کو نقصان پہنچتا ہے، یا عام تاجروں کو معاشی خسارہ ہوتا ہے، تو اس کا ہرجانہ عام شہری کے ٹیکس کے بجائے احتجاج کرنے والی سیاسی پارٹی کے فنڈز اور ان کے لیڈروں کی ذاتی جائیدادوں سے وصول کیا جانا چاہیے۔

جمہوریت میں احتجاج کا حق سب کو حاصل ہے، لیکن کسی کو بھی دوسروں کی آزادی، نقل و حرکت اور تجارت کا حق چھیننے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ حکومت اور انتظامیہ کو شہر کی اہم شاہراہوں اور ہسپتالوں کے راستوں کے بجائے شہر کے حدود سے باہر مخصوص مقامات متعین کرنے چاہئیں جہاں تمام تر سیاسی مظاہرے محدود رہیں تاکہ عام شہری کی روزمرہ کی زندگی، سفر اور کاروبار متاثر نہ ہو۔ آج کے دور میں انٹرنیٹ محض تفریح کا ذریعہ نہیں ہے، بلکہ یہ انسانی زندگی، تعلیم اور روزگار کا ایک بنیادی حصہ بن چکا ہے، لہٰذا معمولی سیاسی تناؤ پر انٹرنیٹ کی معطلی پر سخت قانونی پابندیاں عائد ہونی چاہئیں تاکہ ڈیجیٹل محنت کش اور آن لائن کام کرنے والے نوجوان بے روزگار نہ ہوں۔

آخری اور سب سے بنیادی حل ہمارے ہاتھ میں موجود 'ووٹ' کی طاقت میں ہے۔ الیکشن کے دن عوام کو اپنا ووٹ کسی جذباتی نعرے، مذہبی اتحاد یا برادری کی بنیاد پر دینے کے بجائے صرف اور صرف اس بنیاد پر دینا چاہیے کہ کس پارٹی اور نمائندے نے منفی سیاست کو چھوڑ کر ان کی زندگی کو آسان بنایا، سڑکوں کو کھلا رکھا، بچوں کو تعلیم دی، ہسپتالوں کو فعال کیا اور نوجوانوں کو روزگار فراہم کیا۔ جس دن بھارت کا عام شہری اپنے اندر یہ بیداری پیدا کر لے گا اور سیاسی پارٹیوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے بنیادی حقوق کا حساب مانگنا شروع کر دے گا، اسی دن یہ چکا جام، عوامی رسوائی اور جمہوریت کے نام پر نازل ہونے والا یہ سیاسی عذاب ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا۔

آہنی دیواروں میں قید دارالحکومت اور اقتدار کی لرزتی بنیادیں

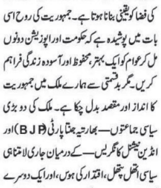

ایڈوکیٹ طاہر حسین

آج ہندوستان کا دارالحکومت نئی دہلی کسی مقبوضہ علاقے یا میدانِ جنگ کا منظر پیش کر رہا ہے۔ شہر کی سڑکوں پر بچھے خاردار تاروں کے جال، جگہ جگہ تعینات نیم فوجی دستوں کے جم غفیر، اور آہنی بیریکیڈز اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ جمہوریت کے نام پر قائم ایوانوں میں بیٹھے حکمران آج اپنی ہی عوام سے کس قدر خوفزدہ ہیں۔ دارالحکومت کی شہ رگ سمجھی جانے والی دہلی میٹرو کے اہم اسٹیشنوں کو تالے لگا دیے گئے ہیں، ریاست کی سرحدیں سیل کر دی گئی ہیں، ٹرینوں کی آمد و رفت معطل اور مسافروں کی نقل و حرکت پر پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ آخر یہ کیسا خوف ہے جس نے ایک طاقتور ہونے کی دعویدار حکومت کو ہلا کر رکھ دیا ہے؟ کیا چیف الیکشن کمشنر (CEC) گیانش کمار کو بچانے کی ضد میں وزیر اعظم نریندر مودی خود اپنے اقتدار کی قبر کھود رہے ہیں؟ یہ اس وقت کا سب سے بڑا سوال ہے۔

سیاست میں جب اداروں کی ساکھ کو بچانے کے نام پر ان کے متنازعہ فیصلوں پر پردہ ڈالا جانے لگے، تو زوال کا سفر شروع ہو جاتا ہے۔ چیف الیکشن کمشنر گیان؟ش کمار کے کردار اور انتخابی عمل کی شفافیت پر اٹھنے والے سوالات اب کسی ایک سیاسی جماعت کا مسئلہ نہیں رہے، بلکہ یہ جمہوریت کے بقا کا مسئلہ بن چکے ہیں۔

حکومتِ وقت کی یہ ہٹ دھرمی کہ وہ ہر قیمت پر گیان؟ش کمار کی ڈھال بنے گی، دراصل اس کے اپنے سیاسی زوال کا آغاز ثابت ہو سکتی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب حکمران عوام کے اعتماد کو روند کر کسی ایک مہرہ یا ادارے کے متنازعہ سربراہ کو بچانے کے لیے اپنی پوری ریاستی مشینری جھونک دیتے ہیں، تو وہ ضد ان کے لیے سیاسی خودکشی بن جاتی ہے۔ گیان؟ش کمار کو بچانے کی یہ کوششیں مودی سرکار کے لیے ایک ایسا بومیرنگ (وہ ہتھیار جو پھینکنے والے کے پاس واپس آ جاتا ہے) ثابت ہوں گی جو پلٹ کر انہی کے اقتدار کے ایوانوں کو تہس نہس کر دے گا۔

آج حکومت کو اپوزیشن سے زیادہ ملک کے نوجوانوں، یونیورسٹیوں کے طلباء اور بے روزگار طبقے سے خوف ہے۔ آخر کیوں؟

نوجوان نسل اب روایتی سیاسی بیان بازی اور جذباتی نعروں سے باہر نکل کر براہِ راست سسٹم کی شفافیت، آئینی اداروں کی آزادی اور اپنے بنیادی حقوق پر سوال اٹھا رہی ہے۔

انتخابی عمل میں مبینہ بے ضابطگیوں اور ہیرا پھیری کے جو شکوک و شبہات پیدا ہوئے ہیں، انہوں نے نوجوانوں کے دلوں میں یہ آگ بھڑکا دی ہے کہ ان کا مستقبل اور ان کا ووٹ چھینا جا رہا ہے، حکمرانوں کو اچھی طرح یاد ہے کہ کس طرح NEET کے معاملے پر اور دیگر تعلیمی و روزگار کے محاذوں پر نوجوانوں کا لاوا پھٹا تھا اور حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہونا پڑا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آج کے احتجاج سے ایوانِ اقتدار کی بنیادیں ہل رہی ہیں۔

جب کوئی حکومت دلیل اور حقائق کے میدان میں ہار جاتی ہے، تو وہ طاقت کا ننگا ناچ شروع کرتی ہے۔ دہلی میں آج جو کچھ ہو رہا ہے، وہ اسی بوکھلاہٹ کا شاخسانہ ہے۔

انتظامیہ کی جانب سے میٹرو اسٹیشنوں کی بندش اور ٹرینوں کی آمد و رفت روکنا اس بات کا اعتراف ہے کہ اقتدار کو عوامی سیلاب کا سامنا کرنے کی اب تاب نہیں ہے۔ کیا ایک جمہوری ملک میں شہریوں کو دارالحکومت آنے سے روکنا آئین کی صریح خلاف ورزی نہیں ہے؟

نوجوانوں کو راستوں میں روکنا، ان کی نظر بندی، اور پبلک مقامات پر پولیس کا پہرہ یہ ثابت کرتا ہے کہ ملک میں جمہوریت کا خول اوڑھے ہوئے دراصل ایک غیر اعلانیہ ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے۔

آج کا ہندوستان ایک ایسے دوراہے پر کھڑا ہے جہاں سے واپسی کا کوئی راستہ نہیں۔ بندشوں کے یہ پہرے، خاردار تاروں کی یہ باڑیں اور طاقت کا یہ گھمنڈ عارضی سہی، لیکن یہ حکمران طبقے کی اندرونی کمزوری اور شکست خوردہ ذہنی کا سب سے بڑا ثبوت ہیں۔

اگر وزیر اعظم مودی اور ان کا حواری نظام اب بھی ہوش کے ناخن نہیں لیتا اور عوام کے اس درد اور غصے کو طاقت کے زور پر دبانے کی کوشش جاری رکھتا ہے، تو یاد رکھے کہ تاریخ کے صفحات گواہ ہیں کہ جبر کی کوئی بھی دیوار عوام کے سمندر کو زیادہ دیر تک نہیں روک سکتی۔ گیانیش کمار کو بچانے کا یہ جنون اگر برقرار رہا، تو اقتدار کے یہ محلات ریت کے ڈھیر کی طرح ڈھتے دیر نہیں لگیں گے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ طاقت کے نشے کو چھوڑ کر جمہوری روایات کا احترام کیا جائے، ورنہ آنے والا وقت اس اقتدار کو تاریخ کے کوڑے دان میں پھینکنے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگائے گا۔

ممبئی میں روزانہ 70 کروڑ لیٹر پانی لیکیج کی نذر

بی ایم سی جدید ٹیکنالوجی استعمال کرے گی

10 فیصد پانی کٹوتی کے درمیان زیرِ زمین پائپ لائنوں کی لیکیج کا فوری پتہ لگانے کے لیے جدید آلات کی آزمائش؛ جنوری تا اگست 17,906 لیکیج شکایات

ممبئی: ممبئی میں پانی کی قلت اور 10 فیصد پانی کٹوتی کے درمیان برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) نے زیرِ زمین پانی کی پائپ لائنوں میں لیکیج کا تیزی سے پتہ لگانے کے لیے جدید ٹیکنالوجی اور آلات کی آزمائش شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بی ایم سی کے مطابق لیکیج کے باعث روزانہ تقریباً 700 ملین لیٹر یعنی 70 کروڑ لیٹر پانی ضائع ہونے کی اطلاع ہے۔ بی ایم سی انتظامیہ کے مطابق مختلف کمپنیوں کے جدید لیکیج ڈیٹیکشن آلات کی آزمائش کی جا رہی ہے تاکہ پانی کے رساؤ کی نشاندہی کم وقت میں ہو سکے، مرمت فوری کی جا سکے اور پانی کے ضیاع کو کم کیا جا سکے۔ فی الحال ہر پرانی پائپ لائن میں سی سی ٹی وی کیمرے نصب کرنے کے بجائے مشتبہ مقامات کی نشاندہی ساؤنڈنگ، T-10 لیک ڈیٹیکشن مشین اور دیگر ٹیکنالوجی کے ذریعے کی جائے گی۔ ضرورت پڑنے پر مخصوص مقامات پر سی سی ٹی وی معائنہ کیا جائے گا۔

8 ماہ میں 17,906 لیکیج شکایات

بی ایم سی کے اعداد و شمار کے مطابق جنوری سے اگست 2026 کے درمیان پانی کے میٹروں اور پائپ لائنوں سے متعلق 17,906 لیکیج شکایات موصول ہوئیں۔ بی ایم سی کا دعویٰ ہے کہ ان تمام شکایات پر کارروائی کی گئی، جن میں شہر میں 5,375، مشرقی مضافات میں 6,513 اور مغربی مضافات میں 6,018 معاملات شامل ہیں۔ اسی مدت میں 4,090 غیر مجاز پانی کنکشن بھی سامنے آئے، جن میں سے 3,802 کنکشن منقطع کیے گئے جبکہ 282 کو باقاعدہ کیا گیا۔

پانی کی طلب 4,600

سپلائی 4,100 ایم ایل ڈی

بی ایم سی کے مطابق ممبئی میں روزانہ پانی کی طلب تقریباً 4,600 ملین لیٹر یومیہ (MLD) ہے، جبکہ موجودہ سپلائی تقریباً 4,100 MLD ہے۔ اس طرح طلب اور سپلائی کے درمیان تقریباً 500MLD کا فرق موجود ہے۔ بی ایم سی کے مطابق شہر میں نان ریونیو واٹر، یعنی ایسا پانی جس کی سپلائی کے باوجود آمدنی حاصل نہیں ہوتی، تقریباً 34 فیصد ہے۔ اس میں لیکیج، غیر قانونی کنکشن اور پانی کی چوری جیسے عوامل شامل ہیں۔ ذرائع کے مطابق مجموعی سپلائی کا تقریباً 16 سے 17 فیصد حصہ صرف لیکیج میں ضائع ہوتا ہے۔

کنکریٹ سڑکوں کے نیچے لیکیج تلاش کرنا مشکل

بی ایم سی کے ایک افسر کے مطابق روایتی ساؤنڈنگ راڈ سے لیکیج کا پتہ لگانے کا طریقہ اس وقت کم مؤثر ہو جاتا ہے جب پانی کی مین پائپ لائن 10 فٹ سے زیادہ گہرائی میں ہو، خاص طور پر کنکریٹ سے بنی سڑکوں کے نیچے۔ اسی لیے بی ایم سی ایسی جدید، نان ڈسٹرکٹیو اور قابلِ اعتماد ٹیکنالوجی تلاش کر رہی ہے جس کے ذریعے سڑک کھودے بغیر لیکیج کے مقام کی درست نشاندہی ہو سکے۔ دریں اثنا، پانی کے ذخائر گزشتہ سال کی سطح سے کم رہنے کے باعث بی ایم سی میونسپل سوئمنگ پولز کو پانی کی سپلائی کا بھی دوبارہ جائزہ لے سکتی ہے۔ حکام کے مطابق آئندہ مانسون تک پانی کے ذخائر کو محفوظ رکھنے کے لیے پانی کے استعمال میں مزید احتیاط ضروری ہو سکتی ہے۔ ریاستی حکومت نے کم بارش اور خشک سالی جیسے حالات کے پیشِ نظر 16 اکتوبر 2026 سے ریاست کے شہری و دیہی علاقوں میں کم از کم 10 فیصد پانی کٹوتی کی ہدایت بھی دی ہے۔ بی ایم سی کے مطابق موجودہ 10 فیصد کٹوتی اور دستیاب محفوظ ذخیرے کو برقرار رکھنے کی صورت میں پانی کے ذخائر کو اگلے سال ستمبر تک برقرار رکھنے کا امکان ہے۔

فوجداری مقدمات ذاتی تنازع نمٹانے کا ذریعہ نہیں بن سکتے: بمبئی ہائی کورٹ

جائیداد کے تنازع سے متعلق مقدمہ خارج؛ سابق رکن پارلیمنٹ اور بلڈر اختر حسن رضوی کو 25 ہزار روپے خیراتی ٹرسٹ میں جمع کرانے کی ہدایت

ممبئی: بمبئی ہائی کورٹ نے جائیداد کے ایک تنازع سے پیدا ہونے والے فوجداری مقدمے کو خارج کرتے ہوئے اہم ریمارک دیا ہے کہ فوجداری قانون کو نجی تنازعات میں فریقین پر دباؤ ڈالنے یا ذاتی حساب چکانے کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ عدالت نے کہا کہ عدالتوں کو کسی فریق کے لیے رقم یا دیگر مطالبات کی وصولی کا ذریعہ نہیں بنایا جا سکتا۔ جسٹس ملند جادھو نے یہ مشاہدات شہر کے بلڈر اور سابق رکن پارلیمنٹ اختر حسن رضوی کی جانب سے دائر درخواست پر سماعت کے دوران کیے۔ رضوی نے باندرا پولیس اسٹیشن میں درج فوجداری مقدمے کو ختم کرنے کی درخواست کی تھی، جسے بعد میں ممبئی کرائم برانچ منتقل کر دیا گیا تھا۔

1979 کی جائیداد کی انٹری پر تنازع

معاملہ تقریباً 300 مربع میٹر کے ایک پلاٹ سے متعلق 1979 کی پراپرٹی میوٹیشن انٹری سے پیدا ہوا تھا۔ یہ پلاٹ رضوی کی جانب سے تیار کیے گئے ایک بڑے رقبے سے متصل تھا۔ معاملہ متعلقہ ریونیو حکام کے سامنے پہنچنے کے بعد فریقین نے باہمی رضامندی سے تنازع ختم کر لیا۔ رضامندی کی شرائط کے تحت شکایت کنندہ عبدالشیخ (74) کو متنازع پلاٹ پر حقوق حاصل ہو گئے، جبکہ درخواست گزار رضوی کو اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا۔

فوجداری قانون کو 'بارگیننگ چپ' نہ بنایا جائے

ہائی کورٹ نے کہا کہ ایسے معاملات جو بنیادی طور پر سول، تجارتی یا ازدواجی نوعیت کے ہوں، ان میں فریقین کے درمیان سمجھوتے کے بعد مناسب حالات میں فوجداری کارروائی ختم کی جا سکتی ہے، بشرطیکہ جرم سنگین نوعیت کا نہ ہو اور اس کا اثر وسیع تر سماج پر نہ پڑتا ہو۔

عدالت نے نشاندہی کی کہ فوجداری مقدمات کی تحقیقات میں پولیس کا وقت، سرکاری وسائل اور عدالتی وقت صرف ہوتا ہے۔ پولیس کو تفتیش، شواہد جمع کرنے اور عدالت میں پیش ہونے کے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے، جبکہ عدالتوں کو بھی سماعت، سمن اور دیگر کارروائیوں پر وقت صرف کرنا پڑتا ہے۔ عدالت نے خاص طور پر ایسے معاملات پر تشویش ظاہر کی جن میں بنیادی طور پر سول یا تجارتی تنازع کو فوجداری رنگ دے کر دوسرے فریق پر مالی یا قانونی سمجھوتے کے لیے دباؤ ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اختر حسن رضوی پر 25 ہزار روپے جرمانہ

ہائی کورٹ نے مقدمہ خارج کرنے کی اجازت دیتے ہوئے اختر حسن رضوی کو 25 ہزار روپے اے کے منشی یوجنا نامی عوامی ٹرسٹ میں جمع کرانے کی ہدایت دی۔ یہ ٹرسٹ طبی مراکز، پیشہ ورانہ تربیتی پروگرام اور معذور بچوں کے لیے خصوصی اسکول چلاتا ہے۔ عدالت نے معاملے کی تعمیل کی جانچ کے لیے 29 اکتوبر 2026 کو دوبارہ سماعت مقرر کی ہے۔

عدالت نے واضح کیا کہ اگر رقم جمع کرانے کی ہدایت پر عمل نہیں کیا گیا تو مقدمہ خارج کرنے کا حکم واپس لیا جا سکتا ہے۔

نیون لائٹس رات 11 بجے بند کرانے کا حکم
ہائی کورٹ کی بی ایم سی کو سخت ہدایت

روشنی کی آلودگی پر تشویش؛ میرین ڈرائیو کے جم خانوں کی تیز روشنی اور ممبئی و تھانے کے روشن اشتہاری بورڈ بھی زیرِ بحث

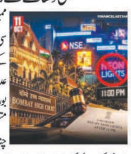

ممبئی: بمبئی ہائی کورٹ نے برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کو نیون لائٹس رات 11 بجے تک بند کرانے کے 1998 کے عدالتی حکم پر سختی سے عمل درآمد یقینی بنانے کی ہدایت دی ہے۔ عدالت نے یہ ہدایت ممبئی اور تھانے میں تیز روشنی، روشن اشتہاری بورڈز اور فلڈ لائٹس کے باعث بڑھتی ہوئی روشنی کی آلودگی سے متعلق عرضداشت کی سماعت کے دوران دی۔ چیف جسٹس مہیش چندر ترپاٹھی اور جسٹس ادویت سیتھنا پر مشتمل ڈویژن بینچ نے مہاراشٹر حکومت کو بھی عرضداشت میں اٹھائے گئے مسائل پر اپنا جواب حلف نامے کی صورت میں داخل کرنے کی ہدایت دی۔ معاملے کی اگلی سماعت 20 نومبر کو مقرر کی گئی ہے۔ یہ عرضداشت وائلڈ لائف اور ایسٹرو فوٹوگرافی سے وابستہ تلیش دیسائی نے دائر کی ہے۔ عرضداشت میں 'لائٹ ٹریس پاس' یعنی ضرورت سے زیادہ مصنوعی روشنی کے اردگرد کے علاقوں اور رہائشیوں تک پھیلنے کے مسئلے کی نشاندہی کی گئی ہے۔

میرین ڈرائیو کے جم خانوں کی فلڈ لائٹس پر اعتراض: عرضداشت میں خاص طور پر میرین ڈرائیو کے اطراف واقع جم خانوں میں نصب تیز شدت والی فلڈ لائٹس کا ذکر کیا گیا ہے۔ درخواست گزار کا الزام ہے کہ یہ روشنیاں رات دیر تک جاری رہتی ہیں، جس سے قریبی رہائشیوں کو پریشانی اور نیند میں خلل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح باندرہ کرلا کمپلیکس (BKC) جیسے تجارتی علاقوں میں انتہائی روشن ڈیجیٹل اور اشتہاری بورڈز سے پیدا ہونے والی چمک کو بھی مسئلہ قرار دیا گیا ہے۔ عرضداشت کے مطابق تیز روشنی گاڑی چلانے والوں کی توجہ متاثر کر کے سڑکوں پر حادثات کا خطرہ بھی بڑھا سکتی ہے۔ درخواست گزار نے دعویٰ کیا ہے کہ مصنوعی روشنی کی زیادتی سے سردرد، مائیگرین، آنکھوں کی تھکن اور نیند کے معمول میں خلل جیسے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں، جبکہ اس کے اثرات ماحول اور ایسے جانوروں اور پودوں پر بھی پڑ سکتے ہیں جن کا قدرتی نظام دن اور رات کے باقاعدہ چکر سے وابستہ ہے۔

1998 کا حکم ایک بار پھر مرکزِ توجہ: ہائی کورٹ کا رات 11 بجے نیون لائٹس بند کرنے کا حکم نیا نہیں ہے۔ عدالت نے فروری 1998 میں ہی بی ایم سی کو نیون لائٹس رات 11 بجے بند کرانے کی ہدایت دی تھی، جسے بعد میں بھی برقرار رکھا گیا۔ موجودہ کارروائی میں عدالت کی ہدایت نے اس پرانے حکم کے نفاذ کو دوبارہ مرکزِ توجہ میں لا دیا ہے۔ درخواست گزار نے موجودہ دور کی ایل ای ڈی اسکرینوں، فلڈ لائٹس اور دیگر انتہائی روشن تنصیبات کے لیے بھی واضح ضابطے، قابلِ قبول روشنی کی حد، اوقاتِ کار، جرمانے اور شہری شکایات کے لیے باقاعدہ نظام وضع کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

ممبئی میں مولانا سید ابوالقاسم رضوی کی والدۂ مرحومہ کی مجلسِ چہلم، علماء و خطباء اور مومنین کی بڑی تعداد میں شرکت

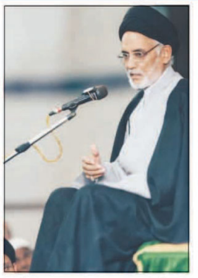

مولانا سید حسین مہدی حسینی کا بصیرت افروز خطاب

ممبئی: حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید ابوالقاسم رضوی صاحب کی والدۂ مرحومہ کی مجلسِ چہلم اتوار، 11 اکتوبر کو صبح 10:30 بجے مسجدِ ایرانیان (مغل مسجد)، بھنڈی بازار، ممبئی میں نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ منعقد ہوئی۔ مجلس میں ممبئی اور اطراف کے علاقوں سے علماء و خطباء، شعرائے کرام، دینی و سماجی شخصیات اور مومنین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ ہندوستان کے مختلف شہروں اور بیرونِ ملک سے آئے ہوئے اعزہ و احباب نے بھی شرکت کر کے مرحومہ کے ایصالِ ثواب اور اہلِ خانہ سے اظہارِ تعزیت کیا۔

تلاوتِ قرآن مجید سے مجلس کا آغاز

مجلس کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جس کی سعادت مرحومہ کے سب سے چھوٹے فرزند سید محمد باقر صاحب نے حاصل کی۔ ان کے بعد معروف قاریِ قرآن مولانا یونس ماہلی صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں تلاوتِ قرآن مجید کی۔ مجلس کی نظامت کے فرائض معروف شاعرِ اہلِ بیت جناب نصیر اعظمی صاحب نے انجام دیے۔ منظوم خراجِ عقیدت کے سلسلے کا آغاز مولانا شجر اعظمی صاحب نے کیا۔ بعد ازاں مولانا یونس ماہلی صاحب نے ماں کی عظمت، محبت اور قربانیوں کے موضوع پر ایک پُراثر نظم پیش کی، جس نے حاضرین کے دلوں کو متاثر کیا اور مجلس میں جذباتی فضا قائم کر دی۔ استاد الشعراء جناب مشہود داناپوری صاحب نے عزاداریِ امام حسین علیہ السلام کے موضوع پر اپنی خوب صورت نظم پیش کر کے اہلِ بیت علیہم السلام سے عقیدت کا اظہار کیا۔ اس کے بعد مہمانِ سوزخواں سید شبیہ الحسن صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں سوزخوانی کی، جس سے مجلس میں رقت و گریہ کی کیفیت پیدا ہوئی۔

مولانا سید حسین مہدی حسینی کا بصیرت افروز خطاب

مجلس کے مرکزی خطاب سے حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید حسین مہدی حسینی صاحب نے حاضرین کو مستفید کیا۔ انہوں نے سورۂ یٰسین کی آیت نمبر 13 کو موضوعِ گفتگو بناتے ہوئے حیات و آثار کے حوالے سے ایک جامع، علمی اور بصیرت افروز خطاب پیش کیا۔ مولانا نے اپنے خطاب میں والدین کی عظمت، اولاد کے ساتھ ان کے گہرے تعلق اور بالخصوص ماں کی بے مثال محبت، شفقت، تربیت اور قربانیوں کو موضوعِ سخن بنایا۔ انہوں نے واضح کیا کہ ماں کی محبت اور اس کی بے لوث خدمات کا کوئی نعم البدل نہیں۔ اولاد کی زندگی میں ماں کی تربیت، دعاؤں، شفقت اور ایثار کے اثرات عمر بھر باقی رہتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ والدین کا احترام، ان کی خدمت اور ان کے احسانات کو یاد رکھنا محض ایک معاشرتی روایت نہیں بلکہ دینی، اخلاقی اور انسانی ذمہ داری ہے۔ ایک صالح ماں اپنی تربیت اور کردار کے ذریعے ایسی نسل تیار کرتی ہے جس کے اثرات خاندان اور معاشرے تک پہنچتے ہیں۔ مولانا سید حسین مہدی حسینی صاحب نے مرحومہ کے حسنِ اخلاق، مہمان نوازی، خلوص اور بہترین تربیت کا خصوصی ذکر کرتے ہوئے ان کی شخصیت کے نمایاں پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ انہوں نے ماں کی عظمت کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے اس حقیقت کی جانب توجہ دلائی کہ والدہ کی خدمات اور قربانیوں کو یاد رکھنا اور ان کے لیے دعا و ایصالِ ثواب کا اہتمام کرنا اولاد کی اہم ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ مجلس میں نوحہ خوانی کے فرائض جناب وسیم رضوی صاحب نے انجام دیے۔

سرکار شمیم الملت کی شرکت

علما و خطبا کا اجتماع

مجلسِ چہلم کی ایک نمایاں خصوصیت بزرگ عالمِ دین سرکار شمیم الملت آیت اللہ مولانا سید شمیم الحسن صاحب، عمید جامعہ جوادیہ، کی شرکت تھی۔ آپ نے علالت اور پیرانہ سالی کے باوجود مجلس میں شرکت فرما کر اہلِ خانہ سے اظہارِ ہمدردی و تعزیت کیا۔ ان کی شرکت حاضرین کے لیے باعثِ احترام اور اہلِ خاندان کے لیے حوصلہ افزا تھی۔

مجلس میں شرکت کرنے والے علماء و خطباء میں مولانا سید ضمیر الحسن بنارس، مولانا سید ظہیر عباس، مولانا سید کلب حسن، مولانا سید محمد ذکی حسن نوری، مولانا سید محمد قیصر صاحب، مولانا سید حسن امام، مولانا ڈاکٹر سید محمد علی عون نقوی، مولانا دعبل، مولانا شیخ محمد یوسف، مولانا سید علی عباس، مولانا سید نذیر عابدی، مولانا حسن رضا موسوی، مولانا عادل حسین، مولانا روح ظفر، مولانا نجیب الحسن زیدی، مولانا اصغر عباس، مولانا نیاز حسین، مولانا اکبر حسین جعفری، مولانا سید عابد رضا رضوی، مولانا شیخ محسن ناصری، مولانا محمد عباس شمسی، مولانا فرمان موسوی، مولانا عزیز حیدر، مولانا شوکت عباس، مولانا افسر حسین، مولانا صابر حسین، مولانا یونس حیدر ماہلی، مولانا عاشق علی، مولانا جوہر عباس خاں اور مولانا علی اصغر حیدری شامل تھے۔ علماء و خطباء، شعرائے کرام اور مومنین کی بڑی تعداد میں شرکت نے مجلس کی دینی و روحانی اہمیت کو نمایاں کیا۔ شرکاء نے مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کے ساتھ مولانا سید ابوالقاسم رضوی اور دیگر اہلِ خانہ سے تعزیت و ہمدردی کا اظہار کیا۔

مولانا سید ابوالقاسم رضوی کا اظہارِ تشکر

مجلس کے اختتام پر حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید ابوالقاسم رضوی صاحب نے تمام علماء، خطباء، شعرائے کرام، معزز شخصیات، مومنین، اعزہ و احباب اور ان تمام افراد کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے مجلس میں شرکت کر کے یا دیگر ذرائع سے تعزیت و ہمدردی کا اظہار کیا۔ ہندوستان کے مختلف شہروں اور بیرونِ ملک سے احباب کی شرکت اہلِ خاندان کے ساتھ ان کی محبت اور تعلق کا مظہر تھی۔ آخر میں مرحومہ کے ایصالِ ثواب کے لیے دعا کی گئی اور بارگاہِ خداوندی میں ان کی مغفرت، بلندیِ درجات اور جوارِ رحمتِ اہلِ بیت علیہم السلام میں اعلیٰ مقام کی التجا کی گئی۔ پسماندگان کے لیے صبرِ جمیل، اجرِ عظیم اور سکونِ قلب کی دعا کے ساتھ مجلس اختتام پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رحمتِ واسعہ میں جگہ عطا فرمائے، محمد و آلِ محمد علیہم السلام کے جوار میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور مولانا سید ابوالقاسم رضوی صاحب سمیت تمام پسماندگان کو صبرِ جمیل و اجرِ جزیل عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

سائن اسپتال کے رہائشی ڈاکٹر کی موت، ہاسٹل کے باتھ روم سے لاش برآمد

کام کے دباؤ کی شکایت کر چکے تھے ڈاکٹر شوشرن پاٹل، پولیس تحقیقات جاری

ممبئی: سائن اسپتال کے ہاسٹل میں ایک کم عمر رہائشی ڈاکٹر کی موت کے واقعے سے اسپتال انتظامیہ اور طبی حلقوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ اسپتال حکام کے مطابق سرجری شعبہ میں پوسٹ گریجویشن کے پہلے سال کے جونیئر ریزیڈنٹ ڈاکٹر شوشرن پاٹل ہفتہ کی شام تقریباً ساڑھے سات بجے ہاسٹل کے باتھ روم میں مردہ پائے گئے۔ ذرائع کے مطابق ڈاکٹر پاٹل کا تعلق کرناٹک سے تھا۔ ہفتہ کو کئی گھنٹوں تک ان کا پتہ نہ چلنے پر ساتھی ڈاکٹر کو ان کی تلاش کے لیے بھیجا گیا۔ ساتھی نے جب فون کیا تو موبائل کی گھنٹی باتھ روم کے اندر سے سنائی دی، جس کے بعد سینئر حکام کو اطلاع دی گئی اور باتھ روم کھولا گیا، جہاں ڈاکٹر پاٹل کی لاش ملی۔ اس واقعے کے بعد پولیس نے تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ اسپتال حکام کے مطابق ڈاکٹر کے پاس ایک انجیکٹیبل میڈیکل ڈیوائس پائی گئی، تاہم پولیس کی جانب سے اسپتال انتظامیہ کو کسی خودکشی نوٹ کی اطلاع نہیں دی گئی ہے۔ موت کی اصل وجہ پوسٹ مارٹم اور پولیس تحقیقات کے بعد ہی واضح ہوگی۔ اسپتال انتظامیہ کے مطابق ڈاکٹر پاٹل نے ماضی میں کام کے غیر معمولی دباؤ کے بارے میں شکایت کی تھی، تاہم گزشتہ چند ماہ کے دوران ان کے یونٹ میں کام کا بوجھ کم ہو گیا تھا اور اس عرصے میں ایسی کوئی شکایت انتظامیہ تک نہیں پہنچی تھی۔ اہلِ خانہ کو واقعے کی اطلاع دے دی گئی ہے اور پوسٹ مارٹم کے بعد لاش ان کے حوالے کی جائے گی۔ اس واقعے نے ملک کے طبی اداروں میں ریزیڈنٹ ڈاکٹروں پر کام کے دباؤ اور ان کی ذہنی صحت سے متعلق مسائل کو ایک مرتبہ پھر اجاگر کر دیا ہے۔ نیشنل میڈیکل کمیشن کے قواعد کے مطابق ریزیڈنٹ ڈاکٹر سے ہفتے میں 48 گھنٹے سے زیادہ کام نہیں لیا جانا چاہیے، تاہم رپورٹ کے مطابق متعدد اسپتالوں میں ان قواعد پر مکمل عمل درآمد نہیں ہو پاتا۔ ٹائمز آف انڈیا کی رپورٹ میں ماضی کے اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ ناگپور کے گورنمنٹ میڈیکل کالج میں ایک ٹرینی ڈاکٹر نے ایک ماہ میں 540 گھنٹے سے زیادہ کام کیا تھا۔ گزشتہ چند برسوں کے دوران کم از کم 25 ریزیڈنٹ ڈاکٹروں کی خودکشی کے واقعات بھی سامنے آنے کا ذکر رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ پولیس اس معاملے میں تمام پہلوؤں سے تحقیقات کر رہی ہے جبکہ اسپتال انتظامیہ نے بھی واقعے کی داخلی سطح پر جانچ کا فیصلہ کیا ہے۔

نوی ممبئی میں آٹھ سالہ بچی کا جنسی استحصال

مکان مالک گرفتار، والدین مزدوری کے لیے گئے تھے، بچی گھر میں اکیلی تھی؛ تروبھے پولیس نے 62 سالہ ملزم کو حراست میں لیا

نوی ممبئی: نوی ممبئی کے مہاپے گاؤں میں ایک آٹھ سالہ بچی کے مبینہ جنسی استحصال کے الزام میں تروبھے پولیس نے 62 سالہ مکان مالک کو گرفتار کیا ہے۔ گرفتار ملزم کی شناخت امرجیت کستور لال مہتا کے طور پر ہوئی ہے، جو اسکول وین ڈرائیور کے طور پر بھی کام کرتا ہے۔ پولیس کے مطابق واقعہ جمعہ کی صبح تقریباً 9 بجے پیش آیا۔ پولیس کے مطابق متاثرہ بچی کے والدین یومیہ اجرت پر مزدوری کرتے ہیں اور واقعے کے وقت دونوں کام پر گئے ہوئے تھے، جس کے باعث بچی مہاپے گاؤں میں واقع اپنی رہائش گاہ پر اکیلی تھی۔ اسی دوران مکان مالک پر بچی کے ساتھ مبینہ طور پر جنسی زیادتی کرنے کا الزام ہے۔ واقعے کی اطلاع ملنے کے بعد تروبھے پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے ملزم کو گرفتار کر لیا۔ پولیس نے اسے اپنی تحویل میں لے کر معاملے کی مزید تفتیش شروع کر دی ہے۔ پولیس اس بات کی بھی تحقیقات کر رہی ہے کہ واقعہ کس طرح پیش آیا اور ملزم کا بچی سے پہلے سے کوئی رابطہ یا قربت تھی یا نہیں۔ نابالغ متاثرہ کے بیان اور دیگر شواہد کی بنیاد پر مزید قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔ واقعے نے کم عمر بچوں کی حفاظت اور کام پر جانے والے غریب والدین کے بچوں کی سلامتی کے حوالے سے بھی سنگین سوالات پیدا کر دیے ہیں۔ تاہم پولیس تحقیقات مکمل ہونے تک ملزم پر عائد الزامات کو محض الزامات کے طور پر ہی دیکھا جائے گا۔

مخالفین کا احتجاجی مظاہرین کی حراست پر مرکز کو نشانہ

سپریا سولے نے کارروائی کو 'بزدلانہ' قرار دیا

سنجے راؤت، آدتیہ ٹھاکرے اور نانا پٹولے بھی برہم؛ دہلی اور ممبئی میں سی ای سی گیانیش کمار کے خلاف احتجاج کے دوران متعدد افراد حراست میں

ممبئی: چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف احتجاج میں شامل ہونے والے مظاہرین کی دہلی اور ممبئی میں حراست پر مہاراشٹر کی اپوزیشن جماعتوں کے رہنماؤں نے مرکزی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ این سی پی (شرد چندر پوار) کی رکن پارلیمنٹ سپریا سولے نے حکومت کی کارروائی کو "بزدلانہ" قرار دیتے ہوئے کہا کہ احتجاج پُرامن تھا اور انتخابی اصلاحات کے مطالبے کو دبانے کے بجائے اس پر سنجیدگی سے غور کیا جانا چاہیے۔ دہلی میں 'کاکروچ جنتا پارٹی' (CJP) کی جانب سے مجوزہ احتجاج کے سلسلے میں پولیس نے تقریباً 500 افراد کو حراست میں لیا۔ سی جے پی کے رہنما ابھیجیت ڈپکے، سورَو داس اور آشوتوش رانا کو دہلی پہنچنے کے فوراً بعد ایئرپورٹ پر حراست میں لیے جانے کی بھی اطلاع ہے۔ احتجاج کا اعلان چیف الیکشن کمشنر کے استعفے کے مطالبے اور ووٹر لسٹ کی خصوصی تفصیلی نظرِ ثانی (SIR) کے دوران مبینہ تبدیلیوں کے خلاف کیا گیا تھا۔

سپریا سولے کا انتخابی اصلاحات پر زور

سپریا سولے نے کہا کہ معاملہ کسی مخصوص سیاسی جماعت کے اقتدار میں آنے یا نہ آنے کا نہیں بلکہ آزاد اور منصفانہ انتخابات کو یقینی بنانے کے لیے انتخابی اصلاحات کا ہے۔ انہوں نے ووٹر لسٹ میں تبدیلیوں سے متعلق اعداد و شمار عوام کے سامنے رکھنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے پونے کی کھڑکواسلا اسمبلی حلقے کی مثال دیتے ہوئے ووٹروں کی تعداد میں مبینہ کمی پر سوال اٹھایا اور کہا کہ متعلقہ اعداد و شمار دستیاب کرائے جائیں تاکہ ان کا جائزہ لیا جا سکے۔

سنجے راؤت اور آدتیہ ٹھاکرے کی بھی تنقید

شیوسینا (یو بی ٹی) کے رکن پارلیمنٹ سنجے راؤت نے احتجاج کو عوام کی جانب سے اٹھائی گئی آواز قرار دیتے ہوئے مظاہرین کی حراست کی مخالفت کی۔ انہوں نے تشار گاندھی کی ممبئی میں حراست پر بھی اعتراض کیا اور کہا کہ ان کی پارٹی کے رہنما آدتیہ ٹھاکرے کے ساتھ وہ ڈی این نگر پولیس اسٹیشن جا رہے ہیں۔ آدتیہ ٹھاکرے نے بھی سوشل میڈیا پوسٹ کے ذریعے مرکز کو تنقید کا نشانہ بنایا اور دہلی میں حراست میں لیے گئے مظاہرین کی تصاویر شیئر کرتے ہوئے حکومت کی کارروائی پر سوال اٹھایا۔ کانگریس رہنما نانا پٹولے نے بھی بڑے پیمانے پر پولیس تعیناتی اور احتجاجی سرگرمیوں پر پابندیوں پر اعتراض کیا۔

ممبئی میں بھی احتجاجی کارروائی

ادھر ممبئی میں مہاتما گاندھی کے پڑپوتے تشار گاندھی سمیت احتجاج میں شامل متعدد افراد کو آگست کرانتی میدان کے قریب حراست میں لیا گیا۔ پولیس کے مطابق شہر میں 400 سے زائد افراد کو حراست میں لیا گیا اور گام دیوی پولیس اسٹیشن میں بھارتیہ نیائے سنہتا کی مختلف دفعات کے تحت ایف آئی آر بھی درج کی گئی ہے۔ پولیس نے آگست کرانتی میدان اور اطراف کے علاقوں میں اضافی نفری تعینات کی تھی۔ دوسری جانب ممبئی میں ونچت بہوجن آگھاڑی کے کارکنوں کو بھی ہُتاتما چوک پر احتجاج کے دوران حراست میں لیے جانے کی اطلاع ہے۔

گائن سمراٹ استاد عظمت حسین میکش اترولوی کی یاد میں شامِ غزل و محفلِ مشاعرہ کا انعقاد

ممبئی: گزشتہ دنوں بھونس کلچرل سینٹر اور ولرنگ اکیڈمی آف فائن آرٹس، ممبئی کے اشتراک سے ماہرِ موسیقی اور گائن سمراٹ استاد عظمت حسین خان میکش اترولوی کی یاد میں ایک خوبصورت شامِ غزل و محفلِ مشاعرہ کا انعقاد کیا گیا، جس میں شہر کی معزز ادبی، سماجی اور موسیقی کی شخصیات اپنی شرکت سے شامِ غزل کی روشنی مزید اضافہ کیا۔ غزل سنگر دھرنجے بٹ صاحب، مناظر حسن اور کلدیپ سنگھ جیسے ماہرِ موسیقی نے بھی اپنی موجودگی سے محفل کی رونق دوبالا کیا۔ پروگرام دو حصوں پر مشتمل تھا۔ پہلے حصے میں محفلِ مشاعرہ کا انعقاد ہوا، جس میں مراق مرزا، جمیل کامل، عارف جمالی، وجاہت حسین دائم، عالم نظامی، یوسف یلغار، نعیمہ امتیاز اور احمد فیض آبادی نے اپنا منتخب کلام پیش کیا اور اپنی شاعری کے ذریعے استاد عظمت حسین خان میکش اترولوی کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ پروگرام کا دوسرا حصہ شامِ غزل پر مشتمل تھا، جس میں استاد وجاہت حسین خان نے اپنے والدِ محترم استاد عظمت حسین خان میکش اترولوی کی غزلوں کو اپنی خوبصورت آواز میں پیش کیا۔ استاد وجاہت حسین خان کی گائکی میں کلاسیکی موسیقی کی پختگی، آواز کا ٹھہراؤ، سُروں کی صفائی اور الفاظ کی ادائیگی کی خاص مٹھاس نمایاں تھی۔ ان کی گائکی میں اپنے عظیم والد کی فنی روایت کی جھلک بھی صاف محسوس ہوتی تھی، تاہم اپنی منفرد آواز، اندازِ گائیکی اور طرزِ ادائیگی کے باعث انہوں نے محفل میں اپنی الگ شناخت قائم کی۔ ان کے سننے کے بعد محسوس ہوا کہ وہ صرف اپنے والد کی غزلیں نہیں گا رہے بلکہ ان کی موسیقی کی روایت کو پوری عقیدت کے ساتھ آگے بڑھا رہے ہیں۔ ان کی گائکی کے دوران محفل پر ایک خاص سماں طاری رہا اور ہر غزل کے اختتام پر سامعین کی بھرپور داد اس بات کا ثبوت تھی کہ ان کی آواز اور اندازِ پیشکش نے دلوں پر گہرا اثر چھوڑا۔ محفلِ مشاعرہ اور شامِ غزل، دونوں پروگراموں سے سامعین نے بھرپور لطف اٹھایا۔ پروگرام کے اختتام پر تمام شعراء اور معزز مہمانان کے ہاتھوں استاد عظمت حسین خان میکش اترولوی کے شعری مجموعے "شعر و نغمہ" کی رسمِ اجراء بھی انجام پائی۔ یوسف دیوان کی خوبصورت نظامت اور یوسف یلغار کی بہترین انتظامی صلاحیتوں نے پروگرام کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ آخر میں عالم نظامی کے کلماتِ تشکر کے ساتھ اس خوبصورت اور یادگار شام کا اختتام ہوا

لڑکیوں کی تعلیم حکومت کی ترجیحات میں شامل: یوگی

بلرام پور میں وزیر اعلیٰ نے لڑکیوں کو میڈل دے کر اعزاز سے نوازا

بلرام پور: (پی این ایس) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اتوار کی صبح بلرام پور کے تلسی پور علاقے میں تاریخی ماں پٹیشوری دیوی مندر کا دورہ کیا اور پوجا کی۔ بچیوں کی اعزازی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ جہاں خواتین کی پوجا کی جاتی ہے، وہاں دیوتا اور دیوی خود بخود رہتے ہیں۔ وہ معاشرہ جہاں خواتین کی بے عزتی اور عزت لوٹی جاتی ہے وہ اپنے آپ میں جہنم ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ اگر خواتین کو عزت، تحفظ اور خود انحصاری دی جائے تو کوئی طاقت رام راجیہ کے قیام کو نہیں روک سکتی۔ دیوی بھگوتی کی پوجا کرنے کا صحیح مطلب یہ ہے کہ معاشرہ ہر عورت کی عزت اور حفاظت کا پابند ہو۔ 2017 سے پہلے، ریاست میں پانچ میں سے ایک لڑکی نے داخلہ لینے کے بعد اسکول چھوڑ دیا تھا۔ اسکولوں میں بیت الخلا اور پینے کے پانی جیسی سہولیات کا فقدان تھا۔ آج، ریاست میں 16 ملین بچوں کو ہر سال دو یونیفارم، بیگ، کتابیں، سویٹر، اور جوتے اور موزے فراہم کیے جاتے ہیں۔ لڑکیوں کی تعلیم اور خواتین کی خود انحصاری حکومت کی ترجیحات ہیں۔ وزیر اعلیٰ یوگی اتوار کو دیوی پٹن مندر کے احاطے میں شاردیہ نوراتری اور بچیوں کے عالمی دن کے موقع پر منعقدہ "تعلیم کی اڑان" پہل کے تحت مطالعاتی میزیں اور آشیرواد خطوط تقسیم کرنے کے پروگرام سے خطاب کر رہے تھے۔ اس نے نو درگا کی نمائندگی کرنے والی نو لڑکیوں کو تلک لگایا، انہیں چونری سے ڈھانپ دیا، اور انہیں چاکلیٹ پیش کیں۔ بیٹیوں کی عزت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہندوستانی ثقافت میں خواتین کی طاقت کی پوجا کرنے کی روایت ہے۔ نوراتری اس عزم کو مضبوط کرنے کا ایک موقع ہے۔ انہوں نے ریاست کے لوگوں کو مبارک نوراتری کی مبارکباد دی اور وجے دشمی پر بھگوان رام کی فتح کا شاندار جشن منانے کا مطالبہ کیا۔

انہوں نے بتایا کہ اس وقت 11 ملین خاندان بوڑھے، بے سہارا خواتین اور معذور پنشن کے تحت سالانہ 12,000 روپے وصول کر رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ یوگی نے کہا کہ ماں کوشلیا، جانکی، شبری، دیوکی، یشودا، دروپدی، میتری اور گارگی ہندوستانی خواتین کی طاقت کی علامت ہیں۔ لوک ماتا اہلیہ بائی ہولکر نے کاشی وشوناتھ، سومناتھ اور کیدارناتھ سمیت متعدد مندروں کی تزئین و آرائش کی۔ رانی لکشمی بائی نے 25 سال کی عمر میں انگریزوں کے خلاف جنگ لڑی اور 26 سال کی عمر میں اپنی جان قربان کر دی۔ اونتی بائی لودھی، اُدا دیوی پاسی، اور جھلکاری بائی نے بھی ملک کے لیے جنگ لڑی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی آئین کی تشکیل کے ساتھ ہی خواتین کو مردوں کے برابر ووٹنگ کے حقوق حاصل ہو گئے۔ وزیر اعلیٰ یوگی نے ربن کاٹ کر مختلف محکموں کی نمائشوں کا افتتاح کیا۔ انہوں نے زراعت، باغبانی، ریشم کی ترقی، پیراگ دودھ اور کرشی وگیان کیندر کے اسٹالوں کا دورہ کیا۔ انہوں نے ویرات کسان میلہ میں کسٹم ہائرنگ سنٹر کے تحت کسانوں کو چابیاں حوالے کیں اور کیڑے مار دوا کے سپریز تقسیم کئے۔ انہوں نے کہا کہ قومی سریو کینال پراجیکٹ مکمل ہو چکا ہے۔ اس کی شاخوں کی توسیع سے زرعی ترقی میں تیزی آئے گی۔ زرعی میلہ کسانوں کو نئی ٹیکنالوجی اور اختراعات کے بارے میں جاننے کا موقع فراہم کرے گا۔ چیف منسٹر یوگی نے بیسک اور کستوربا گاندھی اسکولوں کے بچوں کو اسٹڈی ٹیبل فراہم کر کے ان کی حوصلہ افزائی کی۔ ہیرالال، ارچنا، کاجل، پربھو جیسوال، نیصفا، گنیش، چاندنی، شالو، بے بی، رودرانی، ثانیہ اور سودھا کو مبارک خطوط اور اسٹیشنری کٹس دی گئیں۔ قومی مقابلوں میں حصہ لینے والے بہترین طلباء میں ٹریک سوٹ تقسیم کئے گئے۔ بچوں نے وزیر اعلیٰ یوگی کو اپنی نظموں کی ایک شائع شدہ کتاب بھی پیش کی۔ تلسی پور کے ایم ایل اے کیلاش ناتھ شکلا نے کہا کہ دیوی پٹن مندر کے احاطے میں نوراتری پر لڑکیوں کی پوجا کرنا اور ہونہار بچوں کا اعزاز دینا سناتن روایت کی ایک مثال ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی نے بچوں کی حوصلہ افزائی کی ہے اور ان کا حوصلہ بڑھایا ہے۔ انہوں نے علاقے اور ضلع کی جانب سے وزیر اعلیٰ یوگی کا شکریہ ادا کیا۔

مقصد حسینی ٹرسٹ نے سیلاب متاثرین میں تقسیم کی راحتی اشیا

ادارہ کی جانب سے علما کے وفد نے فیض اللہ گنج و دیگر علاقوں کا کشتی پر بیٹھ کر کیا معائنہ

لکھنؤ (پریس ریلیز): ریاستی دارالحکومت کے فیض اللہ گنج و آس پاس کے علاقوں میں دریائے گومتی کی سطح آب میں اضافے کی وجہ سے شدید سیلاب اور طغیانی کی صورتحال پیدا ہوگئی ہے۔ فیض اللہ گنج اور اس سے ملحقہ کئی کالونیوں کے گھروں اور گلیوں میں پانی بھر گیا ہے، جس سے عام زندگی شدید متاثر ہوئی ہے۔ اسی کے پیش نظر فیض اللہ گنج علاقے میں سیلابی صورتحال کا علماوان کی ٹیم نے معائنہ کر کے جائزہ لیا۔ اس سلسلہ میں آج 11 اکتوبر بروز اتوار بعد نماز ظہرین مقصد حسینی ٹرسٹ کی جانب سے شاہی آصفی مسجد کے امام اور مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا سید کلب جواد نقوی کی قیادت میں علما کے ایک وفد نے سیلاب متاثر فیض اللہ گنج، ماما کالونی اور داؤ دنگر علاقے کا کشتی پر بیٹھ کر معائنہ کر کے جائزہ لیا اور سیلاب متاثرین کیلئے راحتی اشیا تقسیم کیں۔ وفد میں مولانا سید کلب جوادی نقوی، عالم نگر جامع مسجد کے امام جمعہ اور شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے رکن مولانا سید رضا حسین رضوی، مولانا نذر عباس، مولانا شاہد حسینی، شاذ رضوی، ایس ایم امن، کمیل حیدر، احسن مرزا، علی میاں وغیرہ کے علاوہ ادارہ کا پورا عملہ موجود تھا۔ اس موقع پر مولانا سید رضا حسین رضوی نے کہا کہ قدرتی آفات اور مشکل حالات میں متاثرین کی امداد کرنا ایک اہم انسانی اور دینی فریضہ ہے۔ مولانا رضا حسین نے مزید کہا کہ حکومت اور سیاسی حلقوں کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ بھی اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے با ایمان اور غیرت مند مومنین سے اپیل کی کہ سیلاب متاثرین کی مدد کر کے خدمت خلق کی ایک نئی تاریخ رقم کریں اور سیلاب زدہ گان کی خدمت کو ترجیح دیں اور اپنے تمام اخرجات متاثرین پر خرچ کریں۔

لکھنؤ: لوک نائک جے پرکاش نرائن کی جینتی پر اکھلیش یادو نے گومتی نگر واقع جے پی این آئی سی میں ان کے مجسمے پر گل پوشی کر کے خراج عقیدت پیش کیا۔

اکھلیش یادو نے جے پرکاش نارائن کے مجسمے پر کی گل پوشی

لکھنؤ: (پی این ایس) اکھلیش یادو آخرکار لوک نائک جے پرکاش نارائن کے مجسمے پر پھول چڑھانے دارالحکومت لکھنؤ کے جے پرکاش نارائن انٹرنیشنل سینٹر (جے پی این آئی سی) پہنچے۔ اتوار کی صبح 11 بجے مقررہ وقت کے مطابق جے پی این آئی سی پہنچ کر اکھلیش یادو نے مورتی کو گیندوں کا ہار پہنایا اور گلاب کا پھول چڑھایا۔ ہفتہ کو ایک دن پہلے، اکھلیش یادو نے جے پی کی یوم پیدائش/ یوم وفات کے موقع پر پھولوں کی چادر چڑھانے کی تقریب کا اعلان کیا تھا، جس کے بعد ہفتہ کی رات جے پی این آئی سی کے باہر بھاری پولیس فورس کو تعینات کیا گیا تھا اور رکاوٹیں کھڑی کر دی گئی تھیں۔ ہفتہ کی رات، اکھلیش یادو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر پولیس کی بھاری تعیناتی کو نشانہ بناتے ہوئے لکھا، ''ان دنوں صرف وہی رکھوالے ہیں جن کی سوچ پر تالے لگے ہوئے ہیں''۔ اس نفرت انگیز تبصرے کے بعد اتوار کی صبح پولیس فورس اور جے پی این آئی سی کے باہر کی رکاوٹیں اچانک ہٹا دی گئیں۔ تاہم لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایل ڈی اے) کے کئی افسران اور ملازمین جائے وقوعہ پر پہنچے اور مین گیٹ کو بند کر دیا، جس پر ایک نشان لگا ہوا تھا جس میں لکھا گیا تھا کہ "تزئین و آرائش کا کام جاری ہے۔" تاہم، جب اکھلیش 11 بجے پہنچے تو گیٹ کھول دیا گیا، اور وہ پھول چڑھانے کے لیے اندر چلے گئے۔ جے پی این آئی سی میں پھولوں کی چادر چڑھانے کے لیے اکھلیش یادو کا دورہ تنازعات سے بھرا ہوا ہے۔ پچھلے چار سالوں میں یہ دوسری بار ہے جب وہ پھولوں کی چادر چڑھانے کے لیے احاطے میں داخل ہونے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اس سے پہلے انہیں ہر بار پولیس انتظامیہ نے روکا تھا۔ دو سال قبل جب انہیں روکا گیا تھا تو وہ غیر متوقع طور پر ایک دن پہلے جے پی این آئی سی پہنچے تھے اور باؤنڈری وال پر "جئے سماج وادی" لکھ کر اپنا احتجاج درج کرایا تھا۔ ہفتہ کی رات، اکھلیش یادو کے دورے سے پہلے، کئی ایس پی کارکن سخت پولس سیکورٹی کو نظر انداز کرتے ہوئے JPNIC احاطے میں داخل ہوئے تھے۔ سماج وادی پارٹی چھتر سبھا کے ریاستی صدر ونیت کشواہا کی قیادت میں تقریباً 10 کارکنان دیوار عبور کر کے مرکز میں داخل ہوئے اور رات کو جے پرکاش نارائن کی مورتی پر پھول چڑھائے۔

لکھنؤ: سوشلسٹ پارٹی (انڈیا) اتر پردیش اور ملی فاؤنڈیشن کے صدر صلاح الدین شیبو ایڈوکیٹ نے محمد فیصل، محمد شریف ایڈوکیٹ، محمد شعیب، محمد عمر ایڈوکیٹ کے ساتھ فیض اللہ گنج، داؤ دنگر اور مومن نگر کے سیلاب متاثرین کی امداد کیلئے موقع پر پہنچا، ان کی خیریت دریافت کی اور ان کی مدد کی۔

سی جے پی کے احتجاج کا اثر

لکھنؤ سے دہلی جانے والی سات ٹرینیں منسوخ

لکھنؤ: (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ اور دہلی کے درمیان سات ٹرینوں کی منسوخی سے تقریباً 6,800 مسافروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ شمال مشرقی ریلوے کے چیف پبلک ریلیشن آفیسر سمیت کمار نے بتایا کہ منسوخ کی گئی ٹرینوں میں لکھنؤ سے دہلی جانے والی 8250 لکھنؤ جنکشن - نئی دہلی تیجس ایکسپریس شامل ہے۔ دہلی سے لکھنؤ جانے والی چھ ٹرینیں بھی منسوخ کر دی گئیں۔ ان میں 12560 نئی دہلی - وارانسی ایکسپریس، 12582 نئی دہلی - وارانسی ایکسپریس، 15303 کاس گنج - نئی دہلی ایکسپریس، 12430 نئی دہلی - لکھنؤ اے سی ایکسپریس، 12230 نئی دہلی - لکھنؤ لکھنؤ ماؤ، اور 82502 نئی دہلی - لکھنؤ ایکسپریس جنکشن۔ اے سی ایکسپریس اور لکھنؤ میل ہفتہ کو لکھنؤ سے روانہ ہوئے۔ مسافروں کی سہولت کے لیے چار باغ اسٹیشن پر جمعہ سے مسلسل اعلانات کیے جا رہے ہیں، جس میں انہیں منسوخ شدہ ٹرینوں کی اطلاع دی جا رہی ہے۔ جنکشن پر تیجس ایکسپریس کی منسوخی کے اعلانات کا سلسلہ جاری رہا۔

روہیل کھنڈ یونیورسٹی کے وی سی پروفیسر انل کمار رائے کی سی ایم یوگی سے ملاقات

بریلی: (پی این ایس) مہاتما جیوتیبا پھولے روہیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی کے وائس چانسلر پروفیسر (ڈاکٹر) انل کمار رائے نے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے خیر سگالی ملاقات کی۔ اس دوران قومی تعلیمی پالیسی (این ای پی 2020) کے مؤثر نفاذ، ہندوستانی علمی روایت اور اعلیٰ تعلیم کی ترقی جیسے اہم موضوعات پر بامقصد گفتگو ہوئی۔ اس موقع پر وائس چانسلر پروفیسر رائے نے وزیر اعلیٰ کو بھگوان شری رام کی ایک خوبصورت مورتی پیش کی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنی تحریر کردہ چند خصوصی کتابیں بھی وزیر اعلیٰ کو پیش کیں، جن کا انہوں نے گہرائی سے مطالعہ کیا۔ ملاقات کے دوران وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے وائس چانسلر پروفیسر (ڈاکٹر) انل کمار رائے کی علمی تحریروں اور فکری وابستگی کی بھرپور ستائش کی۔ گفتگو میں اس بات پر زور دیا گیا کہ یونیورسٹیوں کے تعلیمی معیار کو مزید بہتر بنانے کے لیے کیا اقدامات کیے جا سکتے ہیں، تاکہ طلبہ میں تحقیق اور جدت طرازی (ریسرچ اینڈ انوویشن) کے رجحان کو فروغ ملے۔ وائس چانسلر پروفیسر انل کمار رائے نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے واضح کیا کہ اعلیٰ تعلیم کا مقصد صرف نوجوانوں کو ڈگریاں دینا نہیں، بلکہ ان میں درست علم، مہارت، اخلاقی اقدار اور سماجی ذمہ داری کا احساس پیدا کرنا بھی ہے۔ وائس چانسلر پروفیسر انل کمار رائے نے کہا کہ روہیل کھنڈ یونیورسٹی ریاستی حکومت کی ترجیحات کے مطابق تعلیم اور ہنر مندی کی ترقی کے نئے امکانات پیدا کرنے کے لیے پوری طرح پُرعزم ہے۔

ٹریکٹر کی زد میں آکر دو نوجوان ہلاک، ایک شدید زخمی

چندولی: (پی این ایس) ضلع کے سیدارا جا تھانہ علاقے کے نارہان - کونیا روڈ پر سنیچر کی دیر رات سڑک حادثے میں بائک پر سوار دو نوجوانوں کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ تیسرا نوجوان شدید زخمی۔ جائے حادثہ پر افراتفری مچ گئی۔ سنیچر کی دیر رات، تین نوجوان نارہان - کونیا روڈ پر بائک پر سوار ہو رہے تھے کہ ان کی بائک کو ٹریکٹر نے ٹکر ماردی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ اشوک راج بھر (20) اور نتھونی (25) کی موقع پر ہی موت ہوگئی، جب کہ جیتو (25) شدید زخمی ہوگیا۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور زخمی نوجوان کو علاج کے لیے ضلع اسپتال پہنچایا۔ اس کی تشویشناک حالت کو دیکھتے ہوئے ڈاکٹروں نے ابتدائی طبی امداد کے بعد اسے ٹراما سینٹر ریفر کر دیا۔ حادثے میں دو نوجوانوں کی موت کی خبر سنتے ہی گاؤں والوں میں غم و غصہ پھیل گیا۔ لوگوں نے ٹریکٹر ڈرائیور کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ پولیس نے صورتحال پر قابو پاتے ہوئے گاؤں والوں کو مناسب کارروائی کا یقین دلایا۔ سی او صدر نامیندر راوت نے بتایا کہ سڑک حادثہ میں دو نوجوانوں کی موت ہوگئی، جبکہ ایک زخمی ہوا۔ زخمیوں کو علاج کے لیے اسپتال لے جایا گیا۔ دونوں لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ قانونی کارروائی جاری ہے۔

گورکھپور جیل میں پرویز کی موت

گورکھپور: (پی این ایس) ڈسٹرکٹ جیل میں عمر قید کی سزا کاٹ رہے 72 سالہ پرویز پرویز کی ہفتے کی رات دیر گئے موت ہوگئی۔ پرویز جو کافی عرصے سے بیمار تھے رات گئے اچانک طبیعت بگڑ گئی۔ جیل انتظامیہ اسے ضلع اسپتال لے گئی جہاں علاج کے دوران اس نے دم توڑ دیا۔ وہ تقریباً آٹھ سال سے جیل میں تھے۔ شوگر اور ہائی بلڈ پریشر سمیت متعدد بیماریوں میں مبتلا پرویز کی چند روز قبل آنکھ کا آپریشن ہوا تھا۔ راج گھاٹ تھانہ علاقے کے ترکمان پور کے رہنے والے پرویز نے 2007 کے گورکھپور فسادات کے سلسلے میں اس وقت کے ایم پی اور موجودہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے خلاف مقدمہ درج کرنے کے بعد سرخیوں میں آئے تھے۔ اس نے عدالت کے ذریعے مذہبی جنون بھڑکانے کے الزام میں مقدمہ دائر کیا تھا۔ کیس میں ثبوت کے طور پر پیش کی گئی سی ڈی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی گئی تھی۔ اس کے بعد پرویز کے خلاف سی ڈی کے حوالے سے مقدمہ درج کیا گیا۔ فسادات کے دوران ان کے خلاف قومی سلامتی ایکٹ (NSA) کے تحت بھی مقدمہ چلایا گیا تھا۔ پرویز کو جون 2018 میں ریپ کے ایک مقدمے میں عمر قید کی سزا سنائی گئی تھی، ایک خاتون نے ان کے اور محمود عرف جمن بابا کے خلاف مقدمہ درج کرایا تھا۔ خاتون نے الزام لگایا کہ دونوں افراد نے اس کے ساتھ جنسی زیادتی کے بہانے بلانے کے بعد بندوق کی نوک پر اس کے ساتھ زیادتی کی۔ کیس کی سماعت کے بعد ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج نے دونوں کو مجرم قرار دیتے ہوئے عمر قید کی سزا سنا دی۔ ان پر 25000 روپے جرمانہ بھی عائد کیا گیا۔ جرمانے کی رقم سے 40 ہزار روپے متاثرہ کو بحالی کے لیے دینے کا حکم جاری کیا گیا۔ پرویز کا ساتھی جمن بابا بھی سزا کاٹتے ہوئے انتقال کر گیا ہے۔

بی جے پی ممبر اسمبلی پر نوجوانوں کی پٹائی کا الزام

رسی سے باندھا، الٹا لٹکایا، بے رحمی سے پیٹا لگایا کرنٹ، خاندان نے لگائے الزام

مراد آباد: (پی این ایس) مراد آباد میں بی جے پی کے ایک ایم ایل اے پر سنگین الزامات لگائے گئے ہیں۔ اس پر تین نوجوانوں کو بے دردی سے پیٹنے کا الزام ہے۔ مار پیٹ کی وجہ سے ایک نوجوان کی حالت تشویشناک ہے۔ بدھاپور کے ایم ایل اے سوشانت سنگھ پر تین نوجوانوں کو اپنے گھر میں باندھ کر مارنے کا الزام ہے۔ جمعرات کی شام کو اہل خانہ نے تھانے میں ہنگامہ کیا۔ جمعہ کی صبح شکایت درج کروائی گئی، لیکن کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ سابق ایم پی سرویش سنگھ کے بیٹے اور بدھاپور سے بی جے پی ایم ایل اے سوشانت سنگھ پر اپنے رتو پورہ گھر میں تین نوجوانوں کو باندھنے اور بے دردی سے پیٹنے کا الزام ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ ایم ایل اے کے گھر سے سونے کا کڑا چوری ہوگیا ہے۔ گھر کے اسٹاف نے اسے تلاش کرنا شروع کر دیا اور کارکنوں سے پوچھ گچھ شروع کر دی۔ اتل کشیپ اور لاویش کشیپ کو بے دردی سے مارا پیٹا گیا۔ اس دوران راموکشیپ کو بھی ایم ایل اے کے لوگوں نے اٹھا کر مارا پیٹا۔ مسلسل مار پیٹ کی وجہ سے راموکشیپ کی حالت بگڑ گئی اور اسے کاشی پور کے ایک پرائیویٹ اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ دیگر دو مقامی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اہل خانہ کی جانب سے تحریری شکایت کے باوجود کوئی رپورٹ درج نہیں کی گئی۔ دلاری شہر کے شانتی کنج کی رہنے والی اوم وتی نے ٹھاکردوارہ پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی، جس میں کہا گیا کہ بدھ (7 اکتوبر) کو اس کے بیٹے راموکشیپ کو بڈھاپور کے ایم ایل اے سوشانت سنگھ کے اسسٹنٹ ارجن کمار نے گھر سے بلایا اور رتو پورہ میں ایم ایل اے کی رہائش گاہ (محل) لے گئے۔ دلاری کے رہنے والے لاویش اور اتل، جو پہلے سے وہاں موجود تھے، کو رسی سے باندھ کر الٹا لٹکا دیا، اور ایم ایل اے اور اس کے معاونین، ببلو، ادے پال، دیویندر، ارجن، اجے اور کچھ دوسرے لوگوں نے انہیں بری طرح پیٹا۔ جس سے ان کے جسم زخمی ہو گئے۔ ملزم نے پھر کرنٹ کا جھٹکا دیا۔ خاتون کا الزام ہے کہ اس کا علم ہونے پر وہ، اس کے شوہر اور خاندان کے دیگر افراد جمعرات (8 اکتوبر) کو ایم ایل اے کی رہائش گاہ پر گئے، لیکن ملزم نے دھمکی دی کہ اگر اس نے کسی سے شکایت کی تو وہ اسے اور اس کے بچوں کو جان سے مار دے گا۔ شدید مار پیٹ اور بجلی کے جھٹکے سے راموکی حالت بگڑ گئی۔ اس کی حالت بگڑنے پر اسے شروع میں رتو پورہ کے ایک اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا، لیکن حالت بگڑنے پر اسے کاشی پور کے ایک پرائیویٹ اسپتال میں منتقل کیا گیا۔ خاتون کی یہ بھی شکایت ہے کہ ٹھاکردوارہ پولیس اسٹیشن میں دو دن قبل شکایت درج کرانے کے باوجود کوئی رپورٹ درج نہیں کی گئی۔

لکھنؤ: این ایس یو آئی اور سماج وادی چھاتر سبھا نے مبینہ ووٹ چوری اور ایس آئی آر کے خلاف حضرت گنج چوراہے پر مظاہرہ کیا۔ جنہیں پولیس نے حراست میں لے لیا۔

ملک میں آئینی اداروں کا ناجائز استعمال ہو رہا ہے: پلوی پٹیل

گونڈہ: (پی این ایس) اپنا دل کمیونسٹ لیڈر پلوی پٹیل گونڈہ کے دورے پر ہیں۔ اپنی میڈیا بات چیت کے دوران، پلوی پٹیل نے مختلف مسائل پر اپنے خیالات کا اظہار کیا، بشمول اسمبلی انتخابات، ڈبل انجن والی حکومت، وزیر اعظم کی سالگرہ پر فضول خرچی، اور اپوزیشن لیڈر سینڈی نشاد اور اوم پرکاش راج بھر پر بات کی۔ اپنا دل کیمراوادی لیڈر پلوی پٹیل نے کہا کہ ملک اور ریاست میں ہٹلر اور غیر جمہوری حکومت چل رہی ہے۔ کسان، نوجوان اور زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے مزدور مشکلات کا شکار ہیں۔ مہنگائی نے نچلے اور متوسط طبقے کے گھریلو بجٹ کو تباہ کر دیا ہے۔ آئینی اداروں کا غلط استعمال ہو رہا ہے۔

ملک کا جمہوری نظام تباہ ہو رہا ہے۔ ملک کو فرقہ وارانہ، ذات پات اور طبقاتی خطوط پر تقسیم کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ الیکشن کمشنر اور کمیشن محض پیادے بن کر رہ گئے ہیں۔ اس وقت جمہوریت صرف کاغذوں پر موجود ہے۔ قومی اور ریاستی حکومتوں کا رویہ تصادم اور مخالفت کے عالم میں صاف نظر آتا ہے۔ ہٹلر اور بی جے پی ایک ہی سکے کے دو رخ بن چکے ہیں۔ ملک میں جمہوریت ہوتی تو ملک سڑکوں پر نہ آتا۔ پارٹی کی انتخابی حکمت عملی کے بارے میں پلوی پٹیل نے کہا کہ ریاست کے 13 ڈویژنوں میں 60 سیٹوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اپنا دل نے گونڈا میں مہنون سیٹ پر دعویٰ کیا ہے اور الیکشن لڑنے کا اعلان کیا ہے۔

ہمت ہے تو اکھلیش ایودھیا سے انتخاب لڑکر دکھائیں

وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بلرام پور میں 803 کروڑ روپے کے مختلف ترقیاتی پروجیکٹوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا

بلرام پور:(پی این ایس) ہفتہ کو وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کالو بنکٹ اتراولا۔ انہوں نے مختلف اسکیموں سے فائدہ اٹھانے والوں میں مالی امداد کے چیک بھی تقسیم کیے۔ پروگرام میں خطے میں ترقیاتی منصوبوں کو آگے بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا۔ وزیر اعلیٰ نے مستحقین کو چیک حوالے کیے اور انہیں اسکیموں کے فوائد فراہم کیے۔ تقریب میں عوامی نمائندوں، عہدیداروں اور علاقہ مکینوں نے شرکت کی۔ سی ایم یوگی نے ایس پی سربراہ اکھلیش یادو کو ایودھیا سے الیکشن لڑنے کا چیلنج دیا۔ انہوں نے کہا، اکھلیش یادو کو ایودھیا سے الیکشن لڑنا چاہیے، اور ہم بھی مقابلہ کریں گے۔ آمنے سامنے مقابلہ ہونے دیا جائے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ کس میں زیادہ دم ہے۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ مافیاؤں کے سامنے ناک رگڑنے والے ان سے کیسے لڑ سکتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ کے اس بیان نے تقریب میں سیاسی ماحول کو گرما دیا۔ سی ایم نے ایودھیا میں اپنے اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ اکثر ایودھیا جاتے ہیں۔ ایودھیا ان کے لیے ایک مقدس مقام ہے۔ وہاں ترقیاتی کاموں میں کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ ایودھیا صرف ایک شہر نہیں ہے بلکہ عقیدہ اور عقیدت کا مرکز ہے۔ حکومت اس کی ترقی کے لیے سنجیدہ ہے، اور کام مسلسل جاری ہے۔ ایس پی پر نشانہ سادھتے ہوئے، سی ایم نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر ترقی کے معاملے پر گھیرنے کے بعد پارٹی کو چیلنج کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ انہوں نے اکھلیش یادو کو براہ راست مقابلے کا چیلنج دیتے ہوئے کہا کہ آمنے سامنے مقابلہ سے پتہ چلے گا کہ کس میں زیادہ صلاحیت ہے۔ سماج وادی پارٹی پر نشانہ لگاتے ہوئے، وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر ترقی کے مسئلہ پر گھیرنے کے بعد بی جے پی کو چیلنج کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ انہوں نے اکھلیش یادو کو براہ راست مقابلہ کرنے کا چیلنج دیتے ہوئے کہا کہ آمنے سامنے لڑائی سے پتہ چل جائے گا کہ کس میں کتنا دم ہے۔ ایودھیا میں مذہبی مقامات کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جنہوں نے پہلے "جے شری رام" کے نعرے لگانے پر پابندی عائد کی تھی وہ اب

ایودھیا کی ترقی پر سوال اٹھا رہے ہیں۔ ایودھیا، کاشی، اور ماوندھیاواسینی دھام میں جاری ترقیاتی کاموں کی مخالفت کرنے والے وزیر اعظم نریندر مودی کے ترقی کے وژن کی مخالفت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایودھیا ان کے لئے عقیدے کا معاملہ ہے اور وہاں ترقیاتی کاموں میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہونے دی جائے گی۔ بلرام پور میں ترقیاتی منصوبوں کا ذکر کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت مذہبی ورثے کے تحفظ کے ساتھ ساتھ سڑکوں، تعلیم، صحت اور بنیادی ڈھانچے کو وسعت دینے کے لیے کام کر رہی ہے۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ یوگی نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ایک نئے ہندوستان کی تعمیر ہو رہی ہے۔ بلرام پور میں جاری ترقیاتی منصوبے اس کا ثبوت ہیں۔ گزشتہ 10 سالوں میں ضلع میں پراجیکٹس کے لیے ہزاروں کروڑ روپے کے فنڈز مختص کیے گئے ہیں۔ اس سے ضلع میں ترقی کے نئے امکانات کھل گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایم ایل اے رام پرتاپ ورما اتراولا کی ترقی کے لیے مسلسل کام کر رہے ہیں۔ علاقے میں سڑکوں، بجلی اور پانی کی فراہمی کے ساتھ سیلاب کے مسئلے کو حل کرنا بھی اولین ترجیح ہے۔ روزگار کے مواقع بڑھانے اور ضلع کی ترقی کو تیز کرنے پر بھی زور دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے ضلع میں یونیورسٹی کے قیام سمیت مختلف ترقیاتی منصوبوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کوششوں سے خطے میں ترقی کے نئے امکانات کھلیں گے۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں قومی اہمیت کے منصوبے مکمل ہو رہے ہیں۔ ترقیاتی اور ورثے سے متعلق منصوبوں کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے اپوزیشن کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ کچھ لوگ ترقیاتی اور ورثے کے کاموں کو ناپسند کرتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج کچھ لوگ وزیر اعظم نریندر مودی کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اپوزیشن کی بھی اپنی حد ہوتی ہے۔ جمہوری اپوزیشن کے نام پر ملک کو پیچھے دھکیلنے اور انتشار پھیلانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں لیکن ڈبل انجن والی حکومت یہ قبول نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم مودی کی قیادت میں ہندوستان کی عزت اور وقار پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔

الیکشن کمیشن کی ساکھ ختم، بی جے پی جعلی فارم 7- کے ذریعے ایس پی کے ووٹ کٹوا رہی ہے: اکھلیش

اٹاوہ:(یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے الیکشن کمیشن اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو نشانہ بناتے ہوئے الزام لگایا کہ الیکشن کمیشن کی ساکھ ختم ہو چکی ہے اور بی جے پی اس کے ساتھ مل کر جعلی فارم 7- کے ذریعے ایس پی حامیوں کے ووٹ کٹوا رہی ہے۔ مسٹر یادو ہفتے کے روز سیفئی میں ایس پی کے بانی اور سابق وزیر اعلیٰ ملائم سنگھ یادو کی چوتھی برسی پر انہیں خراج عقیدت پیش کرنے کے بعد صحافیوں سے بات کر رہے تھے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اتر پردیش میں ہونے والے ضمنی انتخابات میں بی جے پی نے الیکشن کمیشن کے ساتھ مل کر انتظامی طاقت کے ذریعے نتائج پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کے دوران ایس پی کے پی ڈی اے پہریداروں نے جعلی فارم 7- بھرے جانے کے معاملات کا پتہ لگایا

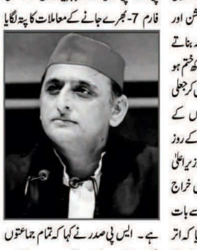

ہے۔ ایس پی صدر نے کہا کہ تمام جماعتوں کے رہنماؤں نے صدر جمہوریہ سے ملاقات کرکے انتخابات میں مبینہ دھاندلی کے ثبوت پیش کیے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی اپنے دفتر کے ذریعے فارم 7- بھروا کر ایس پی حامیوں کے نام ووٹر فہرست سے ہٹوانے کی کوشش کر رہی ہے۔ ایس پی صدر نے کہا کہ ٹیکنالوجی کے اس دور میں ایک مقام سے یہ طے کیا جا رہا ہے کہ ووٹر فہرست میں کس کا نام رہے گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی کا رکن ہونے پر ووٹ بن جاتا ہے، جبکہ دوسرے لوگوں کے نام ہٹائے جا رہے ہیں۔ الیکشن کمیشن کو آئینی ادارہ قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسے اپنی ساکھ ثابت کرنی چاہیے۔ آئندہ اسمبلی انتخابات کا ذکر کرتے ہوئے اکھلیش نے کہا کہ اتر پردیش میں ہونے والا انتخاب آئین اور جمہوریت کو بچانے کا سب سے بڑا امتحان ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اگر بی جے پی دوبارہ اقتدار میں آئی تو مستقبل میں لوگوں سے ووٹ ڈالنے کا حق چھین لیا جائے گا اور انتخابات بھی نہیں ہوں گے۔

لکھنؤ: شہری ترقی کے وزیر اے کے شرما نے میئر سشما کھروال کے ساتھ سیلاب سے متاثرہ فیض اللہ گنج-داؤد نگر علاقہ کا معائنہ کیا۔

چترکوٹ حادثہ: تین نوجوانوں کی مشتبہ حالت میں موت

چترکوٹ:(پی این ایس) ضلع میں مانک پور تھانہ علاقے کے تحت ہیلا گاؤں میں بندھا تالاب کے جڈیرا میں مچھلی پکڑنے گئے تین نوجوانوں کی ہفتہ کی صبح موت ہوگئی۔ صبح کے حادثے سے گاؤں میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ مرنے والوں کی شناخت راجپال (17) ولد آنجہانی لوکوش ساکن ہیلا، مہیندر (30) ولد جودھی ساکن ہیلا اور راکیش (32) ولد تیرتھ ساکن چوریکیسروا کے طور پر کی گئی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ مہیندر کا بھائی سروج ان تینوں کے ساتھ تھا۔ اس کے بعد وہ گھر واپس آیا اور اس واقعے کی اطلاع دی، جس سے اس کے گھر والوں میں چیخ وپکار مچ گئی۔ جائے وقوعہ پر گاؤں والوں کی بھیڑ جمع ہوگئی۔

کام نہیں صرف نام بدلنا آتا ہے، آرادھنا مشرا کا بی جے پی حکومت پر طنز

لکھنؤ:(پی این ایس) اتر پردیش کانگریس کمیٹی کی صدر آرادھنا مشرا "مونا" نے جیور ہوائی اڈے کا نام وزیر اعظم نریندر مودی کے نام پر رکھنے کے اعلان پر بی جے پی حکومت کو نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ آدتیہ ناتھ حکومت ترقیاتی کاموں پر توجہ دینے کے بجائے نام بدل کر سرخیاں حاصل کرنا چاہتی ہے۔ مونا نے کہا کہ لوگ اپنے کام سے اپنی شناخت بناتے ہیں، لیکن حکومت نام بدل کر سیاست کھیل رہی ہے۔ ان کے مطابق جیور ہوائی اڈے کا نام دسمبر 2020 میں "نوئیڈا بین الاقوامی ہوائی اڈہ" رکھا گیا تھا۔ اب ترقیاتی کاموں اور سہولیات سے متعلق سوالات کے درمیان، نام تبدیل کرنے پر بات ہو رہی ہے۔ کانگریس صدر نے الزام لگایا کہ حکومت پروجیکٹوں کے افتتاح اور فروغ پر توجہ دیتی ہے، جب کہ ان کے صحیح کام کرنے اور عام لوگوں کو فائدہ پہنچانے پر خاطر خواہ توجہ نہیں دے رہی ہے۔ کسانوں کی زمین سے لے کر پروازوں تک، حکومت سے جواب مانگا: آرادھنا مشرا نے کہا کہ جیور ہوائی اڈے کی تعمیر کے لیے ہزاروں ہیکٹر اراضی حاصل کی گئی تھی جس سے کسانوں کی بڑی تعداد متاثر ہوئی تھی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے 28 مارچ 2026 کو ہوائی اڈے کے پہلے مرحلے کا افتتاح کیا اور 15 جون کو تجارتی پروازیں شروع ہوئیں۔ مونا نے دعویٰ کیا کہ کچھ راستوں پر پروازوں کی معطلی اور نئی پروازیں شروع کرنے کے منصوبوں کو روکنے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ اس نے نوئیڈا سے نوی ممبئی اور بنگلورو کے لیے اکاسا ایئر کی پروازوں اور چنڈی گڑھ سے انڈیگو کی پروازوں کی معطلی کا حوالہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ خراب سڑک اور ریل رابطہ، مہنگی ٹیکسی خدمات، اور براہ راست میٹرو خدمات کی کمی بھی مسافروں کے لیے مشکلات کا باعث ہے۔ کانگریس لیڈر نے حکومت سے پوچھا کہ باقاعدہ پروازوں اور بہتر رابطے کو یقینی بنانے کے لیے اب تک کیا ٹھوس اقدامات کیے گئے ہیں۔ کانگریس صدر نے کشی نگر، اعظم گڑھ، علی گڑھ، چترکوٹ، شراوستی، مرادآباد اور سرساوا سمیت کئی ہوائی اڈوں پر باقاعدہ پروازوں کی حالت پر سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ ان منصوبوں پر خرچ ہونے والے سرکاری فنڈز اور ان کے حقیقی استعمال کی مکمل تفصیلات منظر عام پر لائی جائیں۔ مونا نے کہا کہ ان منصوبوں کا محض افتتاح کرنا ترقی نہیں ہے۔ عوام کے پیسے سے بنائے گئے ہوائی اڈوں پر باقاعدہ پروازیں، بہتر رابطہ اور مسافروں کی مناسب سہولیات ہونی چاہئیں۔

چیف الیکشن کمشنر کے خلاف لکھنؤ میں احتجاج

لکھنؤ:(پی این ایس) چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف جنتر منتر پر ہونے والے احتجاج سے قبل اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں پولیس نے دہلی جا رہے کمیونسٹ رہنماؤں اور اپوزیشن طلبہ تنظیموں کے کارکنان کے خلاف کارروائی کی۔ لبریشن کے ضلعی سکریٹری رمیش سینگر کو گھر میں نظر بند کر دیا گیا، جبکہ لکھنؤ یونیورسٹی سے این ایس یو آئی کے عہدیداروں اور طلبہ کو حراست میں لے لیا گیا۔ ان میں احمد رضا اور شبھم کھرکوار سمیت کئی طلبہ شامل ہیں۔ اس معاملے میں کانگریس کی ریاستی صدر آرادھنا مشرا کا سخت ردعمل سامنے آیا ہے، انہوں نے اس کارروائی کو جمہوریت کا قتل قرار دیا۔ اتر پردیش کانگریس کی ریاستی صدر آرادھنا مشرا نے طلبہ اور تنظیم کو احتجاج میں شرکت سے روکنے پر حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ احتجاج کرنا اپوزیشن کی اخلاقی ذمہ داری ہے۔ اپنی بات رکھنا اور حکومت کی غلط پالیسیوں کی مخالفت کرنا جمہوری حق ہے۔ احتجاج کو روکنا جمہوریت کا قتل کرنے کے مترادف ہے۔ این ایس یو آئی کے احمد رضا نے کہا کہ ووٹر لسٹ سے کروڑوں ہندوستانی شہریوں کے نام کاٹے جانے کا الزام عام شہریوں کے حقوق کی خلاف ورزی اور آئین کی توہین ہے۔ جب تک گیانیش کمار کے خلاف کارروائی نہیں ہوتی، ان کی تنظیم پیچھے نہیں ہٹے گی۔ اس سلسلے میں نوجوانوں کی مہم مسلسل جاری رہے گی۔

نوئیڈا میں 11 دنوں تک دفعہ 163 نافذ، پولیس نے جاری کی گائیڈ لائن

نوئیڈا:(پی این ایس) قانونی نظم ونسق برقرار رکھنے اور امن وسلامتی کو یقینی بنانے کے لیے پولیس کمشنریٹ گوتم بدھ نگر میں 'بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا' (بی این ایس ایس)، 2023 کی دفعہ 163 نافذ کر دی گئی ہے۔ یہ حکم 10 اکتوبر 2026 سے 20 اکتوبر 2026 تک نافذ العمل رہے گا۔ اس دوران تہواروں، مختلف تقریبات اور دیگر سرگرمیوں کے پیش نظر پولیس نے لوگوں کے لیے کئی رہنما ہدایات جاری کی ہیں۔ پولیس حکم کے مطابق اس مدت کے دوران نوراتری، دسہرہ اور دیگر مذہبی وعوامی تقریبات کے دوران امن برقرار رکھنا انتظامیہ کی ترجیح ہے۔ اس کے علاوہ مختلف امتحانات، مظاہروں اور دیگر پروگراموں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔ پولیس کا مقصد ہے کہ کسی بھی طرح کی افواہ، تنازعہ یا بدنظمی کی صورتحال پیدا نہ ہو۔ جاری کردہ ہدایات کے مطابق بغیر اجازت جلوس نکالنے، عوامی مقامات پر بھیڑ جمع کرنے اور ایسی تقریبات منعقد کرنے پر پابندی رہے گی، جس سے قانونی نظم ونسق متاثر ہو سکتا ہے۔ کسی بھی تقریب کے انعقاد کے لیے متعلقہ حکام سے اجازت لینا ضروری ہوگا۔ عوامی مقامات پر ایسا کوئی کام نہیں کیا جا سکے گا، جس سے عام لوگوں کو پریشانی ہو یا امن وامان بگڑنے کا خدشہ ہو۔ پولیس نے لوگوں کو سوشل میڈیا کے استعمال میں بھی احتیاط برتنے کا مشورہ دیا ہے۔ عوام سے کہا گیا ہے کہ وہ غلط معلومات، گمراہ کن خبروں یا افواہیں پھیلانے والی پوسٹیں شیئر کرنے سے گریز کریں۔ کسی بھی حساس معاملے میں تصدیق کیے بغیر معلومات آگے پھیلانا پریشانی کا سبب بن سکتا ہے۔ گائیڈ لائن میں عوامی مقامات پر ہتھیار لے کر چلنے، ماحول خراب کرنے والی سرگرمیوں اور ضابطوں کے خلاف لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر پابندی سے متعلق ہدایات دی گئی ہیں۔ مذہبی تقریبات میں بھی مقررہ ضابطوں پر عمل کرنا ہوگا۔

پہلی بیوی نے خفا ہوکر ریتا شوہر کا گلا، سوتن پر بھی کیئے وار، چھ بچوں کا باپ تھا اوم پرکاش

کشی نگر:(پی این ایس) 50 سالہ اوم پرکاش راج بھر کا ہفتہ کی صبح اتر پردیش کے کشی نگر ضلع کے پڑرونا تھانہ علاقہ کے جنگل چوریا گاؤں میں گھریلو جھگڑے کے دوران تیز دھار ہتھیار سے گلا کاٹ کر قتل کر دیا گیا۔ پولیس کی جانچ سے پتہ چلتا ہے کہ زمین کی ملکیت پر تنازع ہے۔ اس کی دوسری بیوی، جس نے اس واقعے کے دوران مداخلت کرنے کی کوشش کی، وہ بھی زخمی ہوگئی اور اسے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ متوفی اوم پرکاش راج بھر نیبوا نورنگیہ تھانہ علاقہ کے جنگل جگدیش پور گاؤں کے مدرہاون کا رہنے والا تھا۔ معلومات کے مطابق ان کی پہلی بیوی سے تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ اس نے تقریباً 18 سال قبل دوسری شادی کی تھی۔ ان کی دوسری بیوی سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی بھی ہے۔ پولیس نے بتایا کہ پہلی بیوی آبائی زرعی زمین کا ایک حصہ بیچنے اور زمین میں حصہ کو لے کر ناراض تھی۔ اس معاملے کو لے کر ہفتہ کی صبح جھگڑا ہوا۔ الزام ہے کہ بحث کے دوران پہلی بیوی نے اوم پرکاش پر تیز دھار ہتھیار سے حملہ کیا۔ حملے میں شدید زخمی اوم پرکاش کی موت ہو گئی۔ دوسری بیوی بھی مداخلت کی کوشش میں زخمی ہوگئی۔

الہ آباد ہائی کورٹ: کالج کی زمین سے قبضے ہٹانے کا حکم

لکھنؤ:(پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ نے لکھنؤ کے ضلع مجسٹریٹ کو ہدایت دی ہے کہ وہ تین ماہ کے اندر تیلی باغ علاقے میں واقع 'رام بھروسے میکو لال انٹر کالج' کی زمین سے تمام غیر قانونی قبضے ہٹوائیں۔ عدالت نے واضح کیا کہ قبضہ کرنے والوں میں سے ایک شخص اتر پردیش کے وزیر خزانہ کا عوامی رابطہ افسر (پی آر او) ہے، لیکن اس بات کا ضلع مجسٹریٹ کے کام پر کوئی اثر نہیں پڑنا چاہیے۔ جسٹس پنکج

بھاٹیا کی یک رکنی بنچ نے کالج کی انتظامی کمیٹی کی جانب سے دائر درخواست پر سماعت کرتے ہوئے یہ حکم دیا۔ عدالت نے ضلع مجسٹریٹ کو ہدایت دی کہ وہ حکم پر مکمل طور پر عمل کریں اور تین ماہ کے اندر اپنے دستخط کے ساتھ تعمیلی رپورٹ عدالت میں پیش کریں۔ عدالت نے خبردار کیا کہ قبضہ ہٹانے کی کارروائی میں کالج کے سابق پرنسپل اور وزیر خزانہ کے پی آر او سکھ پال سنگھ کی جانب سے کسی بھی طرح کی مداخلت کو سنجیدگی سے لیا جائے گا۔ عدالت نے حکم کی ایک نقل وزیر خزانہ کو بھی بھیجنے کی ہدایت دی۔ انتظامی کمیٹی نے الزام لگایا کہ سکھ پال سنگھ نے 1988 سے 31 جنوری 2017 تک کالج کے پرنسپل کی حیثیت سے کام کرتے ہوئے مکان کا کرایہ الاؤنس حاصل کیا تھا۔ کمیٹی نے اس رقم کی وصولی کا مطالبہ کیا۔ اس کے علاوہ الزام لگایا گیا کہ ریٹائر ہونے کے بعد بھی سنگھ پرنسپل کی سرکاری رہائش گاہ میں رہتے رہے۔ کمیٹی نے غیر قانونی قبضے کی مدت کے لیے موجودہ شرح کے مطابق کرایہ وصول کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔ عدالت میں پیش کی گئی ریاستی حکومت کی رپورٹ کے مطابق، کالج کو منظوری ملنے کے وقت انتظامی کمیٹی نے گاٹا نمبر 41 اور 44 کی زمین کو ادارے کی ملکیت کے طور پر درج کیا تھا۔ اس زمین میں اسکول کی عمارت، پرنسپل کا دفتر، اسکول کا دفتر، دیگر عمارتیں اور خالی زمین شامل تھی۔ رپورٹ سے معلوم ہوا کہ اس جائیداد کے مختلف حصوں پر الگ الگ لوگوں نے قبضہ کر رکھا تھا۔ عدالت نے ابتدائی طور پر پایا کہ متعدد افراد اس زمین پر قابض ہیں جسے کالج کی ملکیت کے طور پر درج کیا گیا ہے۔ یہ بھی سامنے آیا کہ سکھ پال سنگھ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی پرنسپل کی رہائش گاہ میں رہ رہے تھے۔ تاہم، سکھ پال سنگھ کے وکیل نے دلیل دی کہ متعلقہ جائیداد پر ان کے دادا کا قبضہ تھا اور وہ وراثت کی بنیاد پر وہاں رہ رہے ہیں۔ لیکن وہ اپنے دعوے کی حمایت میں کوئی دستاویز پیش نہیں کر سکے۔ عدالت نے ضلع مجسٹریٹ کو ہدایت دی کہ کالج کو منظوری ملنے کے وقت اس کی ملکیت کے طور پر درج زمین سے تمام غیر مجاز قبضے ہٹوائے جائیں۔ عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ اگر سکھ پال سنگھ بھی ادارے کی زمین پر قابض پائے جاتے ہیں تو ان سے بھی قبضہ خالی کرایا جائے۔ عدالت نے حکم کی ایک نقل وزیر خزانہ کو بھی بھیجنے کی ہدایت دی۔

بریلی: بھاجپا کو لگا زور کا جھٹکا، سابق ایم پی دھرمیندر کشیپ نے دیا استعفیٰ

بریلی:(پی این ایس) اتر پردیش کے بریلی میں بی جے پی کو سیاست میں جھٹکا لگا ہے۔ سابق ایم پی دھرمیندر کشیپ نے پرائمری اور فعال رکنیت سے استعفیٰ دیتے ہوئے سوشل میڈیا پر اپنے استعفیٰ کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے پارٹی قیادت پر تخریب کاری کرنے والوں کو اہمیت دینے اور پسماندہ اور انتہائی پسماندہ طبقوں کو مناسب احترام نہ دینے کا الزام لگایا ہے۔ انہوں نے پارٹی قیادت سے استعفیٰ منظور کرنے کی بھی درخواست کی ہے۔ دھرمیندر کشیپ کے فیصلے کے بعد، بی جے پی کے اندر مختلف عہدوں پر فائز کچھ لوگوں نے بھی ان کی حمایت میں اپنے استعفے سوشل میڈیا پر پوسٹ کیے ہیں، جس سے تنظیم کے اندر کھلبلی مچ گئی ہے۔ لوک سبھا انتخابات میں تخریب کاری کرنے والوں کو ترجیح دینے کا الزام: دھرمیندر کشیپ نے بی جے پی کے قومی صدر، ریاستی صدر، علاقائی صدر اور ضلع صدر کے نام اپنے استعفیٰ خط میں تنظیم کے کام کاج پر سوال اٹھایا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جن لوگوں نے تخریب کاری کی اور لوک سبھا انتخابات میں پارٹی کے خلاف ووٹ دیا انہیں تنظیم کے اندر اہم عہدے دیے گئے۔ انہوں نے کہا کہ پسماندہ اور انتہائی پسماندہ برادریوں کو وہ عزت اور سیاسی نمائندگی نہیں ملی جس کی ان کی توقع تھی۔ ان حالات سے پریشان ہو کر انہوں نے پارٹی چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دھرمیندر کشیپ نے 6 اکتوبر کو فیس بک پر "ٹاٹا، بائے بائے" لکھ کر بی جے پی چھوڑنے کا اشارہ دیا۔ اسی دن انہوں نے اپنی پروفائل پکچر بھی بدل کر وزیر اعظم نریندر مودی کی ایک تصویر بنا دی۔ جمعہ کو انہوں نے فیس بک پر کئی پوسٹس کیں۔ ایک پوسٹ میں انہوں نے لکھا، سب کچھ جوڑیں، سب جانتے ہیں، مجھے گھٹائیں اور دیکھیں کون کہاں رہ گیا ہے۔" اس کے بعد انہوں نے کانشی رام کو خراج تحسین پیش کیا۔ شام 5 بجے کے قریب انہوں نے اپنا استعفیٰ پبلک کر دیا۔ بی جے پی کے علاقائی صدر پورن لال لودھی نے دھرمیندر کشیپ کے ساتھ اپنی ملاقات کی وضاحت کی۔ انہوں نے کہا کہ دھرمیندر کشیپ ان کے اچھے دوست ہیں اور وہ کافی عرصے بعد ان سے ملے ہیں۔ انہوں نے اس ملاقات کی ایک تصویر سوشل میڈیا پر شیئر کی۔ پورن لال لودھی نے واضح کیا کہ یہ ایک خوشگوار ملاقات تھی اور اس سے سیاسی مفہوم نہیں نکالا جانا چاہیے۔ دھرمیندر کشیپ کے استعفیٰ کے بعد پارٹی کے کچھ عہدیداروں نے بھی ان کی حمایت میں اپنے استعفے سوشل میڈیا پر شیئر کیے ہیں۔ تاہم فی الحال دھرمیندر کشیپ کے استعفیٰ پر علاقائی صدر اور آملہ کے ضلع صدر کی طرف سے کوئی سرکاری ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ اب سب کی نظریں پارٹی قیادت کے اگلے اقدامات اور دھرمیندر کشیپ کی مستقبل کی سیاسی حکمت عملی پر ہیں۔

بقیہ: پاکستان کی اسلامی شناخت پر سوالات کھڑے کردیے

۔۔۔خواتین کی تفریح کے لیے مختص پارک مذہبی احتجاج کا نشانہ بن سکتا ہے، لیکن دوسری جانب کمزور بچوں کے مبینہ جنسی استحصال جیسے سنگین الزامات کی تحقیقات اور عدالتی کارروائیوں میں طویل وقت لگنے کے خدشات سامنے آتے ہیں۔ یہ صورت حال پاکستان کے سامنے ایک ایسا سوال رکھتی ہے جس سے آسانی سے صرفِ نظر نہیں کیا جا سکتا۔

کیا اسلام کا مطلب صرف خواتین کو کنٹرول کرنا رہ گیا ہے؟: اگر پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ ہے تو کیا اسلامی اخلاقیات کا اولین تقاضا یہ نہیں ہونا چاہیے کہ بچوں، کمزوروں، مظلوموں اور ہر انسان کی عزت و حرمت کا تحفظ یقینی بنایا جائے؟

کیا اسلام کا تصور محض اس بات کا تعین کرنے تک محدود ہے کہ خواتین کسی پارک میں جا سکتی ہیں یا نہیں؟

کیا اخلاقیات کا معیار خواتین کی نقل وحرکت محدود کرنا ہے، جبکہ بچوں کے استحصال کے الزامات غیر حل شدہ رہیں؟

اور جب کم عمر بچوں کے جنسی استحصال کے الزامات سامنے آئیں تو کیا اولین ترجیح متاثرین کا تحفظ، مبینہ ملزمان کی شناخت اور انصاف کی فراہمی نہیں ہونی چاہیے، بجائے اس کے کہ اخلاقیات کے نام پر محض بلند بانگ دعوے کیے جائیں؟

مذہبی نعروں سے اسلامی انصاف تک: پاکستان نے آئینی طور پر خود کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا ہے اور بین الاقوامی سطح پر بھی اکثر اسلامی اقدار کی نمائندگی کرنے والے ملک کے طور پر اپنی شناخت پیش کرتا ہے۔ لیکن کسی اسلامی معاشرے کی حقیقی پہچان محض مذہبی نعرے، خواتین پر پابندیاں یا مذہب سے وابستگی کے عوامی مظاہرے نہیں ہو سکتے۔ اس کی اصل بنیاد انصاف، بچوں کا تحفظ، خواتین کی عزت وحرمت، بااثر افراد کا احتساب، کمزوروں کی حفاظت اور قانون کا یکساں اطلاق ہونا چاہیے۔

بچوں کا جنسی استحصال نہ ثقافت ہے اور نہ ہی روایت۔ اسے قبائلی رسم و رواج، سماجی دباؤ یا مذہبی بیانیے کی آڑ میں جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ خیبر پختونخوا میں بچوں کے تحفظ کے لیے موجود قانونی نظام بھی بچوں کو بدسلوکی، تشدد، غفلت اور جنسی استحصال سے محفوظ رکھنے کی ضرورت کو تسلیم کرتا ہے۔

عدالتی نگرانی اور غیر جانب دار تحقیقات کا مطالبہ: مبینہ 'چوکرا منڈی' سے متعلق الزامات اس بات کے متقاضی ہیں کہ آزادانہ، شفاف اور قابلِ اعتماد تحقیقات کرائی جائیں۔

تحقیقات کے ذریعے درج ذیل امور کا تعین کیا جانا چاہیے:
- آیا مبینہ 'چوکرا منڈی' حقیقت میں موجود تھی یا اب بھی موجود ہے؟
- کیا کم عمر بچوں کو جنسی استحصال یا انسانی اسمگلنگ کا نشانہ بنایا جا رہا تھا؟
- اگر ایسی سرگرمیاں موجود تھیں تو انہیں منظم کرنے یا سہولت فراہم کرنے میں کون ملوث تھا؟
- کیا مقامی حکام نے شکایات کو نظر انداز کیا؟
- کیا بااثر افراد یا گروہوں نے قانونی کارروائی میں رکاوٹیں پیدا کیں؟
- کیا دیگر اضلاع سے سامنے آنے والے اسی نوعیت کے الزامات میں بھی کوئی حقیقت ہے؟
- کیا متاثرہ بچوں کو تحفظ، بحالی اور انصاف تک رسائی فراہم کی گئی؟

تحقیقات کے دوران مبینہ متاثرین کی شناخت مکمل طور پر خفیہ رکھی جانی چاہیے۔ محض سیاسی یا ذرائع ابلاغ کی دلچسپی پوری کرنے کے لیے کسی بچے کو عوامی سطح پر بے نقاب نہیں کیا جانا چاہیے۔ اگر کسی مجرمانہ سرگرمی میں ملوث ہونے کے شواہد سامنے آتے ہیں تو مذہبی، قبائلی، سیاسی یا سماجی حیثیت سے قطع نظر، ذمہ دار افراد کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی ہونی چاہیے۔

اسلامی جمہوریہ ہونے کا اصل امتحان: یہ معاملہ صرف بنوں تک محدود نہیں، بلکہ اس سے پاکستان کی ریاستی ترجیحات اور انصاف کے نظام سے متعلق وسیع تر سوالات جنم لیتے ہیں۔ کسی ریاست کو 'اسلامی' قرار دینا ایک سیاسی اعلان ہو سکتا ہے، لیکن اسلامی انصاف پر مبنی معاشرہ تشکیل دینا اخلاقی، قانونی اور ادارہ جاتی ذمہ داری ہے۔

اگر پاکستان دنیا کے سامنے اسلام کی نمائندگی کرنے والے ملک کی حیثیت سے اپنی شناخت پیش کرنا چاہتا ہے تو اسے سب سے پہلے اپنے ملک میں اس دعوے کو عملی طور پر ثابت کرنا ہوگا۔ اس کے لیے بچوں کا تحفظ، خواتین کی سلامتی و عزت، کمزوروں کے حقوق کا دفاع اور اس بات کو یقینی بنانا ضروری ہے کہ انصاف مذہبی، قبائلی یا سیاسی اثر ورسوخ کے سامنے نہ جھکے۔

خواتین کی زندگیوں کو کنٹرول کرنے اور بچوں کی تکالیف کو نظر انداز کرنے تک اسلام کو محدود نہیں کیا جا سکتا۔ اسلامی جمہوریہ ہونے کا حقیقی امتحان یہ نہیں کہ اسلام کے نام پر کتنے بلند بانگ دعوے کیے جاتے ہیں، بلکہ یہ ہے کہ اسلام کے نام پر انصاف کے تقاضے کس حد تک پورے کیے جاتے ہیں۔

راہل گاندھی کا اعلان، آج سپریم کورٹ تک مارچ کرے گا اپوزیشن، ووٹ چوری اور ایس آئی آر روکنے کا مطالبہ

نئی دہلی،(ایجنسی) لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے اتوار کو اعلان کیا کہ کانگریس اور دیگر اپوزیشن جماعتیں، نوجوانوں، سول سوسائٹی کی تنظیموں اور جمہوریت کے حامی شہریوں کے ساتھ مل کر پیر، 12 اکتوبر کو سپریم کورٹ تک مارچ کریں گی۔ اس احتجاج کا مقصد مبینہ 'ووٹ چوری' کے خلاف آواز اٹھانا، ووٹر فہرستوں کی خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) روکنے کا مطالبہ کرنا اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کے لیے دباؤ ڈالنا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری اپنے پیغام میں گاندھی نے مجوزہ مظاہرے کو جمہوریت کے دفاع اور آئین کی پاسداری کے لیے ایک اجتماعی کوشش قرار دیا۔ انہوں نے زور دیا کہ اس مارچ میں لوگ اپنی سیاسی وابستگی، جنس، ذات، برادری یا ریاست سے قطع نظر شرکت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی جانب سے چیف جسٹس آف انڈیا کو ایک یادداشت پیش کی جائے گی، جس میں انتخابی عمل کی شفافیت سے متعلق اپوزیشن کے مطالبات عدلیہ کے سامنے رکھے جائیں گے۔ مسٹر گاندھی نے کہا کہ کل ملک کے نوجوان دہلی میں پُرامن احتجاج کے لیے سڑکوں پر نکلے تھے۔ ان کے دلوں میں نفرت یا غصے کے بجائے محبت تھی۔ انہیں پولیس اہلکاروں اور بی جے پی کے غنڈوں، دونوں نے مارا پیٹا۔ یہ وہ ہندوستان نہیں ہے جو ہم چاہتے ہیں۔

شراب پینے سے منع کرنے پر مسلم نوجوانوں کی پٹائی

پولیس نے متاثرین پر ہی مختلف سنگین دفعات میں مقدمہ درج کر کے بھیجا جیل

شاہ گنج (جونپور): (نامہ نگار) شاہ گنج کوتوالی کے علاقے ملت نگر (کھرونا) میں نیشنل ہائی وے کے کنارے واقع انگریزی شراب کی دکان کے قریب جمعہ کی دیر رات گھر کے باہر شراب پینے کی مخالفت کرنے پر دبنگوں نے مسلم نوجوانوں کو بری طرح سے مارا پیٹا۔ اس پرتشدد تصادم میں شفیق سمیت دیگر نوجوان بری طرح زخمی ہوگئے۔ معاملے میں پولیس نے شراب فروش کی تحریر پر سنگین دفعات

کیتحت زخمی نوجوانوں کو جیل بھیج دیا۔ وہیں، شدید زخمی فریق کی کوئی شنوائی نہ ہونے پر اہل خانہ اور مقامی باشندوں نے پولیس کے طریقہ کار پر سوالات کھڑے کیے ہیں۔ اس وقت شفیق سمیت اس کے اہل خانہ کے ساتھ کوئی نہیں ہے، نہ کوئی تنظیم نہ کوئی سیاسی پارٹی، جبکہ دوسرے فریق شراب ٹھیکے دار نے بڑی آسانی شفیق اور اس کے بھائی کو جیل بھجوا دیا۔ سوال یہ بھی ہیکہ آج شفیق کے ساتھ کوئی کیوں نہیں کھڑا ہو رہا ہے؟ جبکہ وہ مظلوم ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق، شراب کے ٹھیکے کے بالکل پیچھے مقامی رہائشی شفیق کا مکان ہے۔ جمعہ کی رات کچھ شرپسند عناصر ان کے گھر کے قریب بیٹھ کر شراب پی رہے تھے۔ شفیق نے جب اس کی مخالفت کی تو شرابیوں نے گالی گلوچ کرتے ہوئے ان پر جان لیوا حملہ کر دیا اور لاٹھی ڈنڈوں سے پیٹ کر لہولہان کر دیا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی شفیق کے اہل خانہ مشتعل ہو کر موقع پر پہنچے اور شراب کی دکان میں توڑ پھوڑ شروع کر دی۔ الزام ہے کہ دکان پر پہنچے ٹھیکہ منتظم نے بھی شفیق اور ان کے بھتیجے پر حملہ کر دیا۔ تنازع بڑھنے پر موقع پر پہنچی پولیس نے شراب فروش برجیش کمار کی تحریر پر چار نامزد اور کئی نامعلوم افراد کے خلاف۔ ہفتہ کے روز پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے نامزد ملزمان فرحان اور رئیس کو گرفتار کر کے چالان کر دیا۔ سر میں آئے 12 ٹانکے، پھر بھی تحریر پر نہیں ہوئی کارروائی۔ ادھر، ضلع اسپتال میں زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا زخمی شفیق کے اہل خانہ نے پولیس پر یکطرفہ کارروائی کا سنگین الزام عائد کیا ہے۔ اہل خانہ کا کہنا ہے کہ شفیق کے سر میں 12 ٹانکے آئے ہیں اور ان کی حالت نازک بنی ہوئی ہے، اس کے باوجود پولیس نے حملہ آور شرابیوں اور دکان کے منتظم کے خلاف کوئی مقدمہ درج نہیں کیا۔ مقامی شہریوں نے الزام لگایا کہ سپریم کورٹ اور محکمہ آبکاری کی سخت ہدایات کے باوجود نیشنل ہائی وے کے کنارے آبادی کے درمیان یہ شراب کی دکان غیر قانونی طور پر چلائی جا رہی ہے۔ آئے دن یہاں شرابیوں کا جمگھٹ اور جھگڑے ہوتے رہتے ہیں، لیکن شکایت کے بعد بھی آبکاری اور مقامی پولیس انتظامیہ نے کوئی توجہ نہیں دی، جس کا نتیجہ اس خونریز تصادم کی صورت میں سامنے آیا۔

حرمِ امام علیؑ کی ویب سائٹ اردو، ہندی اور انگریزی زبانوں میں دستیاب

نجف اشرف: حرمِ مطہر امیر المؤمنین حضرت امام علیؑ کی سرکاری ویب سائٹ کے ذریعے دنیا بھر کے زائرین اور اردو، ہندی و انگریزی زبانیں سمجھنے والے قارئین کو امام علیؑ کی سیرت، تعلیمات، حرمِ مطہر علوی کی سرگرمیوں اور زائرین سے متعلق خدمات تک رسائی فراہم کی جا رہی ہے۔ حرمِ مطہر علوی کی ڈیجیٹل اور ابلاغی خدمات کی ترقی کے سلسلے میں ویب سائٹ کو مختلف زبانوں میں پیش کیا گیا ہے، تاکہ دنیا کے مختلف خطوں میں بسنے والے افراد اپنی زبان میں مستند معلومات حاصل کر سکیں۔ اردو، ہندی اور انگریزی سمیت متعدد زبانوں میں دستیاب یہ ویب سائٹ امام علیؑ کی شخصیت، حیاتِ مبارکہ، سیرت و فضائل اور تعلیمات کے تعارف کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ ویب سائٹ پر حرمِ مطہر علوی سے متعلق تازہ خبریں، مذہبی و ثقافتی سرگرمیاں، تاریخی معلومات، امام علیؑ کی سیرت و فضائل، نہج البلاغہ سے متعلق مواد، تصاویر اور ویڈیوز سمیت مختلف موضوعات پر مواد پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ زائرین کے لیے نیابتی زیارت جیسی خدمات اور حرمِ مطہر سے متعلق معلومات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔ اس کثیر اللسانی پلیٹ فارم کا مقصد امام علیؑ کی علمی، اخلاقی اور انسانی تعلیمات کو عالمی مخاطبین تک پہنچانا، حرمِ مطہر علوی کی سرگرمیوں سے آگاہی بڑھانا اور مختلف زبانیں بولنے والے افراد کے لیے مستند معلومات تک رسائی آسان بنانا ہے۔ حرمِ مطہر علوی کی سرکاری ویب سائٹ درج ذیل روابط پر دیکھی جا سکتی ہے: اردو: https://ur.imamali.net/۔ ہندی: https://hi.imamali.net/۔ انگریزی: https://en.imamali.net/۔

جامعہ نور العلوم میں مجلس عاملہ کا اجلاس، آسان نکاح مہم چلانے کا فیصلہ

بہرائچ: (ایس ایم ایس زیدی) مرکزی جمعیۃ کی ہدایات اور سالانہ کیلنڈر کے مطابق آج 11 اکتوبر 2026 بروز اتوار جامعہ نور العلوم بہرائچ میں

مجلس عاملہ کا اجلاس مولانا قاری زبیر احمد قاسمی صدر جمعیۃ علماء ضلع بہرائچ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز مولانا مفتی سفیان احمد قاسمی کی تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا، جب کہ مولانا محمد سعد اختر قاسمی نے بارگاہِ رسالت میں نعتِ نبی کا نذرانہ پیش کیا۔ اس کے بعد مولانا محمد عنایت اللہ قاسمی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع بہرائچ نے سابقہ اجلاس کی کارروائی پڑھ کر سنائی۔ اجلاس میں تنظیمی امور کا جائزہ لیتے ہوئے متعدد اہم فیصلے کیے گئے۔ شرکائے اجلاس نے طے کیا کہ بوقتِ ضرورت شدیدہ آن لائن میٹنگ کا انعقاد بھی کیا جا سکتا ہے، تاکہ تنظیمی سرگرمیوں اور ضروری امور کی انجام دہی میں تسلسل برقرار رہے۔ اجلاس میں شعبۂ جیم کے حوالے سے تربیتی پروگرام منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ رواں ماہ اصلاحِ معاشرہ کمیٹی کے زیرِ اہتمام "آسان نکاح مہم" کے عنوان سے "آؤ شادی سنت کے مطابق کریں" کے تحت مختلف پروگرام منعقد کرنے پر اتفاق کیا گیا۔ اس مہم کا مقصد نکاح کو سنتِ نبویؐ کے مطابق آسان بنانا اور معاشرے میں سادگی کے ساتھ نکاح کے رجحان کو فروغ دینا ہے۔ اجلاس میں مجلس عاملہ کے ارکان کے علاوہ مختلف شعبوں کے کنوینر حضرات نے بھی شرکت کی۔ شرکاء میں مفتی اکرام الدین قاسمی، مولانا محمد امیر قاسمی، مولانا اسرار احمد قاسمی، مولانا ابوالکلام قاسمی، مولانا سعید الرحمٰن قاسمی، مولانا محمد کلیم ندوی، مولانا محمد سالم حیات اللہ نوری، مولانا وصی اللہ قاسمی، مولانا مفتی عبدالوحید قاسمی، مولانا مفتی سفیان احمد قاسمی اور مولانا محمد زید قاسمی کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ اجلاس میں تنظیمی سرگرمیوں کو مؤثر بنانے، شعبہ جاتی تربیتی پروگراموں کے انعقاد اور اصلاحِ معاشرہ کے تحت آسان نکاح مہم کو عملی شکل دینے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔

جی پی اے کے اجلاس میں رکنیت سازی کی مہم کو وقت پر مکمل کرنے پر زور

بستی (محمد اسلم شاداں بستوی) دیہی صحافیوں کی تنظیم "گرامین پترکار ایسوسی ایشن" (GPA) کا اجلاس اتوار کے روز گوٹوا میں واقع ایس پی آٹو وہیلز کے ہال میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں تنظیم کی سرگرمیوں، رکنیت سازی کی مہم اور تنظیم کو فعال و مضبوط بنانے سمیت مختلف اہم موضوعات پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس دوران رکنیت سازی کی مہم کو طے شدہ مدت کے اندر مکمل کرنے پر بالخصوص زور دیا گیا۔ نیز مہم کو منظم انداز میں چلانے اور تمام متعلقہ اراکین کو ذمہ داری کے ساتھ کام پورا کرنے کی ہدایت دی گئی۔ اس موقع پر مہمان اعزازی تنظیم کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر سنجے دویدی نے کہا کہ صحافیوں کی خودداری اور ان کی حفاظت ہماری اولین ترجیح ہے۔ خصوصی مہمان، ڈویژنل صدر ڈاکٹر بلرام ترپاٹھی نے کہا کہ صرف اچھی شبیہ والے لوگوں کو ہی تنظیم کا رکن بنایا جائے۔ ضلع سے لے کر تحصیل سطح کے صدور اس معاملے میں مکمل سنجیدگی اختیار کریں۔ مہمان ذی وقار سینئر صحافی مہندر ترپاٹھی نے کہا کہ موجودہ دور میں ٹیکنالوجی کا استعمال انتہائی ضروری ہے۔ صحافیوں کو چاہیے کہ وہ خبروں اور معلومات کے جمع کرنے میں محتاط رہیں۔ اعتبار اور سچائی کو برقرار رکھنا صحافی کی پہلی ترجیح ہونی چاہیے۔ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے ضلع صدر اودھیش کمار ترپاٹھی نے کہا کہ رکنیت سے قبل کسی بھی نئے فارم/درخواست پر دو موجودہ اراکین کی توثیق و رضامندی ضروری ہے۔ تحصیل صدور مکمل چھان بین کے بعد ہی درخواست کو آگے بڑھائیں۔

اجلاس میں تنظیم کی مضبوطی اور توسیع سے متعلق تفصیلی گفتگو کی گئی۔ عہدیداروں اور اراکین نے رکنیت سازی کی مہم کو تنظیم کے لیے اہم قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس کے ذریعے زیادہ سے زیادہ صحافیوں کو تنظیم سے جوڑنے کی کوشش کی جانی چاہیے۔ اس کے لیے باہمی تعاون اور فعال شرکت لازمی ہے۔

سنت کبیر نگر میں نوراتری اور دسہرہ کے پیشِ نظر پولس کا فلیگ مارچ

سنت کبیر نگر، (ڈاکٹر عنبر بستوی): نوراتری اور دسہرہ کے تہواروں کے لیے پولیس چوکس ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی ہدایات کے بعد امن و امان برقرار رکھنے کے لیے سکیورٹی سخت کر دی گئی ہے۔ حکام نے سکیورٹی کا

جائزہ لینے کے لیے شہر کی اہم سڑکوں اور حساس علاقوں کا دورہ کیا۔ انہوں نے عوام سے بات چیت کی، انہیں سکیورٹی کا یقین دلایا اور ان پر زور دیا کہ وہ تہوار کو پرامن اور پرامن ماحول میں منائیں۔ ایس پی نے پولیس افسران کو چوکس رہنے اور اطلاع ملنے پر فوری کارروائی کرنے کی ہدایت کی۔ سرکل آفیسر پریم راج شیکھر پانڈے اور کوتوالی انچارج جئے پرکاش دوبے بھی موجود تھے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ سندیپ کمار مینا اور ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سشیل کمار سنگھ نے شام دیر گئے خلیل آباد شہر میں پولیس فورس کے ساتھ فلیگ مارچ کیا۔ ایس پی نے عوامی مقامات جیسے خلیل آباد مہدوال بائی پاس، وقت ماتا مندر، مخلص پور تیراہا، گولا بازار اور بینک اسکوائر کا دورہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ تہواروں کے دوران ماحول خراب کرنے کی کوشش کرنے والوں کے خلاف پولیس سخت کارروائی کرے گی۔ انہوں نے لوگوں کو مشورہ دیا کہ وہ افواہوں کو نظر انداز کریں اور کسی بھی معلومات کے ساتھ قریبی پولیس اسٹیشن سے رابطہ کریں۔

مردم شماری میں مادری زبان اردو لکھوانے کی مہم جاری

اجودھیا: اردو والے اپنی ذمہ داری کو نبھائیں اور مردم شماری مہم میں ہاتھ بٹائیں اور عوام کے کانوں تک اپنی آواز پہنچائیں کہ جب مردم شماری والے ان کے دروازے پہ دستک دیں تو وہ اپنی مادی زبان اردو بتائیں اردو بچا تحریک کے تحت مادری زبان اردو لکھوانے کی مہم کو آگے بڑھاتے ہوئے آج چوتھی میٹنگ رانا ماربل سعادت گنج میں منعقد ہوئی جس

کی صدارت مولانا شہزاد عالم رونا ہی نے کی اور نظامت ماسٹر ارشاد ربانی نے کی۔ اس موقع پر مردم شماری مہم کے انچارج محمد ضمیر رانا نے میٹنگ کو خطاب کرتے ہوئے کرتے ہوئے کہا کہ اردو والے چاہے وہ پرائمری کے ٹیچر ہوں چاہے وہ انٹر کالج کے ٹیچر ہوں چاہے ڈگری کالج کے پروفیسر ہوں یا اردو مترجم ہوں وہ سارے لوگ اس وقت بیدار ہو جائیں اور لوگوں کو بیدار کریں کہ جب ان کے دروازے پہ مردم شماری کرنے والے آئیں تو وہ جتنے سوالات کریں گے اس میں دو سوال ایک مادری زبان سے متعلق پوچھیں تو مادری زبان اردو بتانا ہے اور دوسرا مذہب سے متعلق پوچھیں اور آپ مسلمان ہیں تو آپ کو اپنا مذہب اسلام بتانا ہے۔ اس موقع پر ڈاکٹر محمد ناظم نے کہا کہ اس مہم کی کامیابی سے ملت کو بہت بڑا فائدہ ہوگا۔ اس موقع پر مولانا شفیق نے کہا کہ نے کہا کہ ہمیں سیکٹر وائز اور بلاک وائز تحصیل وائز کام بانٹ دینا ہے اور سب کو الگ الگ ذمہ داری دے کر کے ہینڈ بل پوسٹر اور بینر اور عوام سے اپیل اس کو بنوا کر کے لوگوں کو ہاتھوں میں دے دینا ہے تاکہ وہ ٹائم سے اپنی ذمہ داری سے اس کو وہاں تک پہنچا کر لوگوں میں تقسیم کر دیں اس موقع پر مولانا شمشاد ذکیہ نے کہا کہ مادری زبان کے خانہ میں اردو اور مذہب کے کالم میں اسلام لکھوانے کے لئے یہ مہم دھیرے دھیرے آگے بڑھ رہی ہے اسی سے بنیادی مضبوطی ملے گی محمد ظفر نے کہا کہ سب سے اچھی مہم اگر کہیں چل رہی ہے تو وہ ہے فیض آباد ایودھیا ہے یہاں مہم سے نصیحت لیتے ہوئے دیگر اضلاع کے محبان اردو کو بھی اپنے اپنے یہاں بھی اس مہم کو شروع کرنا چاہیے اور مہم کو کامیاب بنانا چاہئے آج کی میٹنگ میں محمد مبین بھائی کامل بھائی ڈاکٹر عزیز واصف فروخ خان اشتیاق خان نظام الحق وغیرہ شامل رہے۔

بہار اور بنگال میں گیانیش سے ہوئی اقتدار میں تبدیلی: ڈاکٹر شیخ

متھرا۔ ونچت سماج انصاف پارٹی کے قومی صدر جناب ڈاکٹر شیخ صاحب نے کہا کہ بہار اور بنگال میں عوامی مینڈیٹ (جنادیش) کی وجہ سے نہیں بلکہ گیانیش کی وجہ سے اقتدار تبدیل ہوا ہے، گیانیش نے SIR کے نام پر تقریباً 14 کروڑ لوگوں کے نام کاٹے۔ ڈاکٹر شیخ صاحب نے کہا کہ SIR کے نام پر خاص طور سے مسلم سماج کے نام کاٹے گئے ہیں، ووٹ چوری کے لیے جتنا ذمہ دار الیکشن کمیشن ہے اتنا ہی ذمہ دار سپریم کورٹ ہے۔ سپریم کورٹ نے اگر SIR کو ڈھنگ سے سمجھا ہوتا تو، سپریم کورٹ یہ نہیں کہتا کہ اگلی بار ووٹ ڈال لینا۔ سب مل کر جمہوری ملک کو ہٹلر شاہی میں بدلنا چاہتے ہیں۔ آج لاکھوں لوگ جنتر منتر پر آئے ہوئے ہیں، ان کو پریشان

کیا جا رہا ہے اگر ملک میں جمہوری حکومت ہوتی تو تحریک چلانے والوں سے پوچھتی کہ مسئلہ کیا ہے، اور کہتی کہ ان تمام سکھ سہولیات پر سبھی ہم وطنوں کا حق ہے۔ ہم غیر جانبدارانہ جانچ کرا دیں گے۔ ڈاکٹر شیخ نے کہا کہ اقتدار اب جیتا نہیں جا رہا اب اقتدار ہتھیایا جا رہا ہے۔ ونچت سماج انصاف پارٹی چاہتی ہے کہ بہار اور بنگال کے انتخابات منسوخ ہوں، اور پھر سے انتخابات کرائے جائیں۔ گیانیش کمار کا استعفیٰ ہونا چاہیے، جتنے بھی بی ایل او (BLO) نے اپنی جان گنوائی ہے ان سب کے قتل کے جرم میں، گیانیش کمار کو جیل ہونی چاہیے۔ اور انتخابات سے پہلے الیکشن کمیشن یہ بتائے کہ تقریباً 19 لاکھ ای وی ایم (EVM) جو غائب ہیں، وہ کہاں ہیں، اور کس کے پاس ہیں؟ اور آگے جو بھی انتخابات ہوں وہ سب بیلیٹ پیپر سے ہونے چاہئیں۔ یہ صاف ہو گیا ہے کہ الیکشن کمیشن مرکزی حکومت کی کٹھ پتلی بن کر کام کر رہا ہے، مرکزی حکومت نے 2014 کے بعد گیانیش کمار کو بہت کچھ دیا ہے، جس کی جانچ ہونی چاہیے۔ مرکزی حکومت نے ملک کے باشندوں کو ہندو مسلم، مندر مسجد، تین طلاق، دفعہ 370 جیسے مسائل لا کر ملک کے لوگوں کا دھیان بھٹکا دیا ہے، حکومت نے کبھی بھی ملک کے اہم مسائل پر دھیان ہی نہیں دیا۔ آج ہر طرف مہنگائی کی مار ہے۔ کسان پریشان ہیں، نوجوان پریشان ہیں، پسماندہ (پچھڑا)، انتہائی پسماندہ (اتی پچھڑا) اور مسلمان، سبھی لوگ پریشان ہیں۔

ایم ایل اے نے گاؤں والوں کی شکایات سننے کے لیے میٹنگ کی

سنت کبیر نگر، (ڈاکٹر عنبر بستوی): بیلہار ترقیاتی بلاک کے کیتھوالیا ٹولہ دھوسک پوروا گرام پنچایت میں ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ مینڈھوال کے ایم ایل اے انیل کمار ترپاٹھی نے گاؤں والوں کی شکایات سنیں۔ میٹنگ کے دوران لوگوں نے ہر گھر جل مشن کے تحت پانی کی فراہمی اور سڑک کی تعمیر سے متعلق مختلف مسائل کا اظہار کیا۔ پروگرام کی نظامت رامشبد لودھی نے کی۔ گاؤں والوں نے گاؤں کی بنیادی سہولیات سے متعلق مسائل اٹھائے اور حل کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے پینے کے پانی اور نقل و حمل کی سہولیات کو بہتر بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ ایم ایل اے نے تمام شکایات سنیں اور انہیں سرکاری اسکیموں سے آگاہ کیا۔ انہوں نے ہر گھر جل مشن میں تاخیر کے تعلق سے عہدیداروں کو سخت ہدایات جاری کیں۔ ایم ایل اے نے کہا کہ اس اسکیم کے فوائد مہینے کے آخر تک فراہم کیے جائیں، ورنہ کارروائی کی جائے گی۔ رام شب لودھی، دھنشیام لودھی، کے سی سمیت بہت سے لوگ۔ ترپاٹھی، پون کمار سونی، رویندر موڈنوال، رام نیواس چودھری، اور جئے پرکاش چودھری، چوپال میں موجود تھے۔

درگاہ شریف سے چوری کچھ سامان برآمد ہونے کا دعویٰ

بہرائچ (ایس ایم ایس زیدی/سید عارض) درگاہ شریف واقع وقف نمبر 19 کے نال دروازے سے مبینہ طور پر بیش قیمت دھات اور دیگر سامان نکالے جانے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی ایک خبر کے مطابق، درگاہ کمیٹی کے ممبر شمشاد علی کے بیٹے اشرف علی پر نال دروازے سے کئی بیش قیمت دھاتیں نکالنے کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ گردش کرنے والی

اطلاعات میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس معاملے میں پولیس کی کارروائی کے بعد کچھ سامان برآمد کیا گیا ہے اور پوچھ گچھ جاری ہے۔ اس واقعے کے سامنے آنے کے بعد معاملے سے وابستہ دیگر افراد کے کردار کو لے کر بھی سوالات اٹھ رہے ہیں۔ اب سب کی نظریں پولیس کی تفتیش پر لگی ہیں کہ اس معاملے میں مزید کیا حقائق سامنے آتے ہیں اور آیا اس مبینہ واقعے میں کسی دوسرے شخص کا بھی کردار ہے یا نہیں۔ تاہم، عائد کیے گئے الزامات، برآمد شدہ سامان کی نوعیت اور مقدار نیز متعلقہ افراد کے کردار کے بارے میں سرکاری تصدیق ہونا ضروری ہے۔ پولیس کی تفتیش کے بعد ہی پورے معاملے کی اصل صورت حال واضح ہو سکے گی۔ درگاہ شریف جیسے اہم مذہبی مقام سے متعلق اس معاملے میں غیر جانب دارانہ تفتیش اور حقائق کو سامنے لانا ضروری ہے، تاکہ افواہوں سے بچا جا سکے اور اگر کوئی شخص قصوروار پایا جائے تو اس کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جا سکے۔

مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ علم و عمل اور نظم و ضبط کے جامع تھے

لکھنؤ (پریس ریلیز): بلاشک وشبہ علمی، ادبی، انتظامی اور عملی وروحانی دنیا میں مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی کی وفات سے ایک بڑا خلا ہو گیا ہے، آپ کی وفات سے واقع ہونے والے خسارہ کی تلافی آسان نہیں ہے۔ ایسا منظم، مرتب، مہذب اور مودب شخص صدیوں میں پیدا ہوتا ہے، اس کی ہر چیز سلیقہ اور نفاست سے مزین تھی اور وہ ہر چیز کو انصاف واعتدال پر دیکھنا بھی چاہتا تھا، ان خیالات کا اظہار دارالعلوم ندوۃ العلماء کے استاذ فقہ وادب **مفتی رحمت اللہ ندوی** نے "فارغین ندوۃ 1997" کے زیر اہتمام دفتر پیام انسانیت دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں منعقد تعزیتی نشست میں کیا، نشست کی صدارت مولانا منیر احمد ندوی بہرائچی (مہتمم مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن، سمریاواں، ضلع سنت کبیر نگر) نے کی، جب کہ نظامت کا فریضہ مولانا نجیب الرحمٰن مللی نے ادا کیا۔ تمہیدی گفتگو میں ناظم نشست نے کہا کہ استاد محترم کا سانحہ ارتحال سب کے لیے تکلیف دہ ہے اور ہم سب غم سے نڈھال ہیں، وہ ایک مثالی استاد اور مشفق مربی تھے، بظاہر سخت گیر لیکن نرم مزاج تھے، ندوہ کے سچے عاشق، اور ترجمان تھے، کئی نسلوں کو اپنے علم و معرفت اور عربی زبان وادب سے فائدہ پہونچایا۔ مفتی رحمت اللہ ندوی نے مولانا مرحوم کے کمالات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا: استاد محترم عربی زبان پر کامل عبور، بھرپور دسترس اور استادانہ مہارت رکھتے تھے، ہندوستان میں عربی زبان وصحافت کے علمبردار تھے، حق اور سچ کہنے اور لکھنے میں بہت جری اور بیباک تھے۔ ڈاکٹر عبید الرحمٰن ندوی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ آدمی دنیا میں عام طور پر تین چیزوں کو ترجیح دیتا ہے اور ان کے لئے کوشش کرتا ہے: شہرت اور ناموری، عمدہ لباس، اور اچھا مکان۔ لیکن انسان کی آنکھ بند ہوتے ہی یہ سب چھوٹ جاتی ہیں۔ لیکن مولانا کے نزدیک ان چیزوں کو کوئی اہمیت اور ترجیح حاصل نہ تھی۔ دیگر رفقاء نے بھی اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے ڈاکٹر اعظمی کو خراج عقیدت پیش کیا۔ صدر مجلس کی رقت آمیز دعا پر نشست کا اختتام ہوا۔ مذکورہ حضرات کے علاوہ اہم شرکاء میں مصباح احسن ندوی، ابوالحیات پورنوی، شہروز سنبھلی، مقبول احمد بلیاوی، عبید الرحمٰن بہرائچی، عقیل احمد خاں ندوی، شاہد علی ندوی، محمد عمران قطب ندوی، اور غفران احمد ندوی وغیرہ موجود تھے۔

بین الاقوامی شہرت یافتہ دینی درسگاہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے مہتمم مولانا ڈاکٹر سعید الرحمان اعظمی ندوی کے سانحہ ارتحال پر **مدرسہ معین الاسلام دریاباد** کے ماجدی ہال میں ایک تعزیتی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر مدرسہ کے مہتمم قاری شکیل احمد فرقانی نے اپنے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا کا انتقال ہم سب کے لیے اور خاص طور پر دارالعلوم ندوۃ العلماء کے لیے ایک بڑا حادثہ ہے اور ملت کا ایک عظیم خسارہ ہے جسکا پر ہونا ناممکن ہے۔ مدرسہ کے نائب مہتمم مولانا شکیل احمد ندوی نے کہا کہ مولانا علم وعمل، فضل وکمال کے جامع تھے انکی شخصیت میں علمی وقار، روحانی کیفیت، محنت وجفاکشی، اوقات کی پابندی اور ندوۃ العلماء سے غیر معمولی وابستگی نمایاں تھی۔ مدرسہ کے سنئیر استاذ مولانا محفوظ الرحمٰن ندوی نے کہا کہ مولانا بڑے اوصاف وکمالات کے حامل تھے، حسنِ اخلاق، انتظامی صلاحیت میں اپنی مثال آپ تھے انھوں دارالعلوم ندوۃ العلماء میں درس وتدریس، تصنیف وتالیف کے ساتھ امامت وخطابت کی ذمہ داری پوری زندگی بحسنِ خوبی نبھائی۔ مولانا محمد فیضان ندوی امام عید گاہ دریاباد نے کہا کہ مولانا اپنے ساتھ ایک عہد لے کر چلے گئے مولانا کے چھوڑے ہوئے علمی کام ہمیشہ زندہ وجاوید رہیں گے اور تشنگانِ علوم نبوت کو فائدہ پہنچاتے رہیں گے۔ محمود احمد جنرل سکریٹری مولانا عبدالماجد ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی نے کہا کہ مولانا نے پوری زندگی علمِ دین کے لیے وقف کردی۔ مولانا ایک ماہر معلم، باکمال صحافی، جید عالم دین اور عمدہ خطیب تھے انکا انتقال علمی دنیا کا ایک عظیم خسارہ ہے۔ آخیر میں مولانا کے لیے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی گئی۔ جلسہ میں مولانا سعید ندوی، حکیم

محمد رضوان، حافظ محمد عالم، ماسٹر شہنواز، محمد سفیان ندوی، حافظ حارث، محمد سرتاج ندوی سمیت قصبہ کے معززین ومدرسہ کے اساتذہ وطلبہ کی بڑی تعداد موجود تھی۔

مدرسہ رحمانیہ، مکارم نگر، زیر انتظام ندوۃ العلماء، لکھنؤ میں ہفتہ کے روز ممتاز عالم دین مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی کے سانحہ ارتحال پر ایک تعزیتی نشست منعقد ہوئی۔ نشست میں حضرت مولانا مرحوم کی حیات وخدمات، علمی مقام ومرتبے اور دینی ودعوتی کارناموں پر روشنی ڈالی گئی۔ مقررین نے ان کی گراں قدر علمی ودینی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے طلبہ واساتذہ کو ان کی زندگی سے سبق حاصل کرنے اور علمی ودینی میدان میں ان کے نقش قدم پر چلنے کی ترغیب دی۔ اس موقع پر حضرت مولانا مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لیے طلبہ اور اساتذہ نے قرآنِ کریم کی تلاوت کی اور اجتماعی دعا کا اہتمام کیا۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی گئی کہ وہ حضرت مولانا مرحوم کی دینی، علمی اور دعوتی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے، ان کی مغفرت فرمائے اور تمام پسماندگان، متعلقین اور محبین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

عالم اسلام کی مایہ ناز شخصیت ڈاکٹر مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندویؒ (مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء) کے سانحہ ارتحال پر **مدرسہ ریاض الجنۃ**، برولیا، ڈالی گنج میں دعائیہ نشست کا آغاز حافظ محمد انس کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، اور مولاناؒ کے لئے ایصال ثواب وبلندئی درجات کی دعا کی گئی۔ اس موقع پر مولانا محمد شمیم ندوی نے کہا کہ مولاناؒ کی شخصیت علمی تبحر، تقوی و پرہیزگاری، قرآنی و اسلامی تعلیمات کے جوہر سے آراستہ تھی، وہ علم وحلم کے پیکر، انسان کامل کا اعلی نمونہ تھے، اپنے امتیازات وخصوصیات کو ایسا نافع بنایا کہ بے شمار دینی، تعلیمی، عصری ادارں کے روح رواں اور نسلوں کے استاذ ومعمار بن گئے، وہ زمانہ کے تقاضو سے واقف اور حالات حاضرہ پر گہری نظر تھی، بچوں کی تعلیم وتربیت وقوم کی تعلیمی بدحالی کی فکر ہمیشہ دامن گیر رہی، منصب سے زیادہ ذمہ داری، اور شہرت سے زیادہ خدمت کو ترجیح دی، ان کی زندگی کے اوقات انتہائی منظم اور پوری زندگی نظم وضبط کی علامت تھی، اسلامی احکام ودینی تعلیمات پر عمل کر کے ہر خاص وعام کے علاوہ علماء، دانشوروں ورہبروں کو متاثر کیا، فضولیات واسراف سے بچنے، اور دینی تعلیمات کو عملی زندگی میں اپنانے کی تلقین کی، نیت کی درستگی واتباع سنت پر زور دیا، ان کے تمام نظریات نہ صرف انسانی ہمدردی پر مبنی تھے، بلکہ انھیں چراغ سے چراغ جلانے کا ملکہ حاصل تھا۔ احقر کو زمانہ طالب علمی ۱۹۸۶ء سے شاگرد خاص اور ۲۰۰۵ء/یعنی ۲۱ سال سے مولاناؒ کی رہائش گاہ سے چند قدم پر تاحیات پڑوسی ہونے کا شرف، اور بعد نماز عصر متصلا مولاناؒ کی قرآنی وعلم ادب کی محفل میں شرکت، اور اساتذہ واسٹاف، مہمان کرام، فرزند حافظ محمد انس، چھوٹے بڑے وہم سبھی کو قرآن پڑھنے کی سعادت حاصل ہوتی، اس میں روشن دل ودماغ، عالمانہ شان وشوکت، اور اسلامی فکر کے ساتھ مولاناؒ تشریف فرما ہوتے، نصیحتوں و دعاؤں سے نوازتے، روحانی سکون ملتا، ہم پڑوسیوں وہر ایک کے ساتھ مولاناؒ کا حسن اخلاق، بلند کردار، شفقت ومحبت کی جو یادیں ہیں، اور دینی، ملی، تصنیفی، سماجی جو خدمات ہیں اسے تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ (توصیف کیا بیاں کریں ان کے کمال کی) ابوبکر صدیق ندوی، حافظ اطیع اللہ ندوی، سلمان ندوی، احمد میاں، ادیب الرحمٰن ندوی، حافظ محمد انس، حافظ حذیفہ، ابراہیم وطلباء نے مولاناؒ کے لئے بلندئی درجات کی دعا کی ہے۔

غزہ میں نیا قتل عام، قابض صہیونی فوج کی وحشیانہ بمباری میں پانچ فلسطینی شہید

تصویر | عبداللہ العطار

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے کی دھجیاں اڑاتے ہوئے توپ خانے کی گولہ باری، ڈرون حملوں اور اندھا دھند فائرنگ کا سلسلہ جاری رکھا، جس کے نتیجے میں دن کے آغاز سے لے کر اب تک ایک معصوم بچے سمیت پانچ فلسطینی شہداء جامِ شہادت نوش کر چکے ہیں۔

ناصر سپتال کے ایک معتبر ذرائع نے تصدیق کی ہے کہ خان یونس شہر کے مغرب میں واقع بے گھر افراد کے خیمے پر اسرائیلی ڈرون کی طرف سے داغے جانے والے میزائل کے نتیجے میں چار شہداء اور متعدد افراد زخمی حالت میں اسپتال لائے گئے۔

اس طرح خان یونس اور جبالیہ کے علاقوں میں سے اب تک قابض فوج کے جارحانہ حملوں کے نتیجے میں شہید ہونے والوں کی تعداد بڑھ کر چار ہو چکی ہے، جن میں ایک معصوم بچہ بھی شامل ہے۔

دوسری جانب، مقامی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ شمالی غزہ پٹی میں واقع جبالیہ کیمپ کے علاقے شارع الہوجا کے گردونواح میں قابض فوج کی فائرنگ سے شدید زخمی ہونے والا سات سالہ معصوم بچہ جہاد الغند ور زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہو گیا۔

جنوبی غزہ پٹی کے شہر خان یونس میں قابض فوج کی فائرنگ سے چھ شہری زخمی ہو گئے، جو شہر کے وسط، مغرب اور جنوب کے مختلف حصوں میں نشانہ بنے۔ اس کے علاوہ غزہ شہر کے مشرق میں الشجاعیہ چوک کے قریب بے گھر افراد کے خیموں پر اسرائیلی فوجی گاڑیوں کی طرف سے کی جانے والی فائرنگ کے نتیجے میں دو اور شہری زخمی ہو گئے۔

غزہ شہر میں بمباری اور مکانات کی مسماری

غزہ شہر کے اندر قابض فوج نے شہر کے مشرق میں واقع الشجاعیہ محلے اور جنوب مشرق میں واقع الزیتون محلے میں رہائشی املاک اور عمارتوں کو دھماکوں سے اڑانے کی تباہ کن کارروائیاں انجام دیں، جو شدید فائرنگ اور توپ خانے کی گولہ باری کے ساتھ کی گئیں۔

اسرائیلی جنگی گاڑیوں نے التفاح محلے کے مشرق میں واقع یلو لائن کے قریب کے علاقوں پر شدید فائرنگ کی، جبکہ شہر کے مشرقی علاقے مسلسل توپ خانے کی زد میں رہے۔

پٹی کے وسط میں قابض فوج نے البریج کیمپ کے مشرق میں اپنی گاڑیوں سے اندھا دھند گولیاں برسائیں اور اس دوران علاقے میں روشنی کرنے والے بم بھی داغے۔

جنوبی پٹی کے شہر رفح کو بھی قابض فوج کی توپ خانے کی گولہ باری کا نشانہ بنایا گیا، جبکہ خان یونس اور رفح کے مغربی علاقوں میں واقع مواصی کے مہاجر کیمپوں میں خیمہ زن بے گھر افراد کے ٹینٹوں پر فوجی گاڑیوں سے شدید فائرنگ کی گئی، جس سے ان بے سہارا شہریوں بالخصوص بچوں اور خواتین کی زندگیاں شدید خطرات سے دوچار ہو گئی ہیں۔

جنگ بندی کے معاہدے کی مسلسل خلاف ورزیاں: یہ تمام تر ہولناک پیش رفت ایک ایسے وقت میں ہو رہی ہے جب قابض فوج کی طرف سے 10 اکتوبر سنہ 2025ء کو طے پانے والے جنگ بندی کے معاہدے کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں، رہائشی علاقوں اور پناہ گزین کیمپوں پر مسلسل حملے کیے جا رہے ہیں۔

دوسری جانب غزہ میں فلسطینی وزارت صحت نے اپنے یومیہ شماریاتی رپورٹ میں اعلان کیا ہے کہ پٹی کے اسپتالوں میں گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران 7 شہداء کے جسد خاکی پہنچے ہیں، جن میں 6 نئے شہداء اور ایک وہ زخمی شامل ہے جو اپنے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہو گیا۔ اس کے علاوہ 28 نئے زخمی بھی اسپتالوں میں لائے گئے ہیں۔

وزارت صحت نے واضح کیا کہ 11 اکتوبر سنہ 2025ء کو جنگ بندی کے نفاذ کے بعد سے اب تک شہید ہونے والوں کی مجموعی تعداد 1488 ہو چکی ہے، جبکہ زخمیوں کی تعداد 5281 تک پہنچ گئی ہے، اس کے علاوہ اس دوران 836 شہداء کے جسد خاکی بھی ملبے سے برآمد کیے گئے ہیں۔

ان تازہ ترین اعداد و شمار کے ساتھ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے لے کر اب تک غزہ کی پٹی پر مسلط کردہ قابض اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں شہید ہونے والے فلسطینیوں کی مجموعی اور تکمیلی تعداد 74 ہزار 377 شہداء اور 175 ہزار 398 زخمیوں تک پہنچ چکی ہے۔

حماس رہ نما کا جامع قومی مذاکرات، تقسیم کے خاتمے اور فلسطینی سیاسی نظام کی اصلاح پر زور

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت (حماس) کے مغربی کنارے میں سربراہ زاہر جبارین نے ایک جامع قومی مذاکرات کے فوری آغاز پر زور دیا ہے تاکہ فلسطینی صفوں میں پائے جانے والی تقسیم کا خاتمہ کیا جا سکے، سیاسی نظام کی اصلاح کی جا سکے، اور ایک ایسا مشترکہ قومی اور جہادی لائحہ عمل طے پا سکے جو پوری قوم کے موقف کو یکجا کر سکے۔ الجزیرہ ٹی وی چینل کو دیے گئے اپنے ایک پریس بیان میں زاہر جبارین نے اس بات کا اعادہ کیا کہ حماس تمام فلسطینی دھڑوں کے ساتھ مکالمے کے لیے پوری طرح تیار ہے، اس سلسلے میں مصر کے مخلصانہ اور برادرانہ کردار کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔ زاہر جبارین کا کہنا تھا کہ موجودہ حالات کے تناظر میں خاص طور پر غزہ پٹی اور مغربی کنارے کو درپیش سنگین چیلنجز کے پیش نظر انتخابات کو مؤخر کرنا ایک درست اور بروقت قدم تھا۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ صدارتی اور پارلیمانی انتخابات کا انعقاد بیک وقت ہونا چاہیے، جس کے بعد جہاں تک ممکن ہو سکے فلسطینی قومی کونسل کے انتخابات کا انعقاد عمل میں لایا جائے، ایک ایسے متفقہ سیاسی وجدوجہد کے پروگرام پر اتفاق کیا جائے جو مشترکہ قومی عمل کی مضبوط بنیاد بنے۔ اسی سیاق و سباق میں زاہر جبارین نے تمام عرب و اسلامی ممالک اور عالمی برادری سے پُرزور مطالبہ کیا کہ وہ قابض اسرائیلی فوج اور غاصب یہودی آباد کاروں کے جاری حملوں سے فلسطینی عوام کے تحفظ کے لیے عملی اقدامات کریں۔ انہوں نے اس خطرناک صیہونی منصوبے سے خبردار کیا جو فلسطینیوں کو ان کی دھرتی سے اکھاڑ پھینکنے، ان کی نسل کشی کرنے اور جبری بے گھر کرنے کے درپے ہے۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ یہودی آباد کاروں کے وحشیانہ حملوں کے خلاف بین الاقوامی بیانات اب تک قابض دشمن کو روکنے اور اس کے مظالم کو ختم کرنے میں مکمل طور پر ناکام رہے ہیں۔ واضح رہے کہ حماس نے گزشتہ روز اس صدارتی فرمان کی بھرپور تائید کی تھی جس میں 11 ستمبر سنہ 2027ء کو صدارتی اور پارلیمانی انتخابات بیک وقت کرانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ حماس کا ماننا تھا کہ موجودہ حالات میں جب مقبوضہ فلسطینی علاقوں کے اندر آزادانہ اور شفاف انداز میں انتخابات کے انعقاد کے لیے سازگار ماحول موجود نہیں ہے، تو انتخابات کو مؤخر کرنا ایک درست سمت میں اٹھایا گیا قدم ہے۔ حماس نے اپنے بیان میں اس عزم کا اعادہ کیا تھا کہ وہ قومی اداروں کی از سرِ نو تعمیر، اصلاح اور ایک شفاف اور آزادانہ جمہوری عمل کے ذریعے فلسطینی گھر کو اندر سے مضبوط کرنے کے لیے پرعزم ہے، کیونکہ تمام صفوں کو متحد کرنے اور قومی حقوق کے دفاع کے لیے یہ ایک سب سے بڑی قومی ترجیح ہے۔ ادھر صدر محمود عباس نے ہفتے کے روز ایک صدارتی فرمان جاری کیا تھا جس کے تحت صدارتی اور پارلیمانی انتخابات 11 ستمبر سنہ 2027ء کو بیک وقت کرانے کی دعوت دی گئی، اور سال 2026ء کے فرمان نمبر «4» کو منسوخ کر دیا گیا جس میں آئندہ نومبر کی 28 تاریخ کو پارلیمانی انتخابات کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔

مقبوضہ مغربی کنارے اور بیت المقدس میں یہودی آباد کاروں کے حملے، قابض فوج کے دھاوے، دو فلسطینی زخمی

غزہ: مقبوضہ مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس کے مختلف علاقوں میں یہودی آباد کاروں کے بہیمانہ حملوں اور قابض اسرائیلی فوج کی سفاکیت کا سلسلہ جاری رہا۔ قلقیلیہ کے مشرق میں واقع فرعتا گاؤں میں آباد کاروں کے تشدد سے دو فلسطینی شدید زخمی ہو گئے، جبکہ مقبوضہ بیت المقدس کے مشرق میں بدوی برادریوں کو محاصرے میں لینے، رام اللہ اور القدس کے قصبوں پر دھاوے بولنے اور گھروں کی توڑ پھوڑ اور گرفتاریوں کے واقعات نے ایک بار پھر فلسطینیوں کی زندگی کو اجیرن بنانے کے غاصبانہ عزائم کو بے نقاب کر دیا ہے۔ فلسطینی ہلال احمر

سوسائٹی کے مطابق اس کی ریسکیو ٹیموں نے قلقیلیہ شہر کے مشرق میں واقع فرعتا گاؤں پر یہودی آباد کاروں کے حملے کے دوران زخمی ہونے والے دو شہریوں کو طبی امداد فراہم کی۔ مغربی کنارے کے مختلف دیہات اور قصبے مسلسل ان غاصبانہ حملوں کی زد میں ہیں، جہاں صیہونی آباد کار کسانوں، ان کی زرعی اراضی اور املاک کو نشانہ بناتے ہیں تاکہ فلسطینیوں کے معاش کے آخری ذرائع کا بھی خاتمہ کیا جا سکے۔ رام اللہ اور البیرہ گورنری میں قابض فوج نے کی شام دیر دبوان اور سنجل کے قصبوں پر دھاوا بولا۔ مقامی ذرائع نے بتایا کہ قابض فوج نے دیر دبوان میں گھس کر اندھا دھند ساؤنڈ بم اور زہریلی گیس کے گولے برسائے، جبکہ سنجل کے مختلف حصوں میں بھی صیہونی فوجی دستے پھیل گئے، تاہم بلدیہ کے سربراہ معتز طوافشہ کے مطابق اس دوران کسی گرفتاری یا زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔ مقبوضہ بیت المقدس کے مشرق میں بنے بدوی قصبوں پر تاروں کا گھیراؤ مقبوضہ بیت المقدس کے گردونواح میں قابض فوج اور آباد کاروں نے مکینوں اور چرواہوں کی نقل و حرکت کو سختی سے محدود کرنے کے لیے گھناؤنے ہتھکنڈے تیز کر دیے ہیں۔ صیہونی آباد کاروں نے خان سرخ کے قریب واقع دو بدوی دیہاتوں "لمهتوش" اور "التبنہ" کو تاروں سے گھیر لیا ہے، جس سے دونوں قصبوں کے مابین رابطہ منقطع ہو گیا ہے۔ القدس گورنری نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ یہ قدم ان تسلسل پر مبنی حملوں کا حصہ ہے جن کا مقصد بدوی برادریوں کے راستے بند کرنا، چرواہوں کو چراگاہوں تک جانے سے روکنا، پانی کی لائنیں توڑنا اور رہائشی علاقوں کے قریب غاصبانہ اور نسلی نوعیت کے شعار لکھنا ہے۔ گورنری نے شدید خبردار کیا ہے کہ اس محاصرے سے بدوی تجمعات کا وجود خطرے میں پڑ گیا ہے۔ مقبوضہ بیت المقدس کے مشرق میں واقع قصبے ابودیس میں قابض فوج نے ایک گھر پر دھاوا بول کر اس کی تلاشی لی، جبکہ العیزریہ قصبے میں جاری وحشیانہ چھاپہ مار کارروائیوں کے دوران ایک نوجوان کو حراست میں لے کر نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا۔ دیوار فاصل اور یہودی بستیوں کے خلاف مزاحمتی کمیشن کی طرف سے جاری کردہ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ قابض فوج اور یہودی آباد کاروں نے ستمبر کے مہینے کے دوران مغربی کنارے اور القدس میں کل 2051 حملے سرانجام دیے۔ کمیشن کے اعداد و شمار کے مطابق صرف ستمبر میں آباد کاروں کے حملوں کی تعداد 647 رہی، جن کے نتیجے میں تین فلسطینی شہید اور 88 زخمی ہوئے، جبکہ 14 ہزار 600 درختوں کو جڑ سے اکھاڑ دیا گیا یا تباہ کر دیا گیا، جن میں 9 ہزار 334 زیتون کے قیمتی درخت بھی شامل ہیں۔ اس طرح سال 2026ء کے آغاز سے لے کر ستمبر کے آخر تک یہودی آباد کاروں کے کل حملوں کی تعداد 5 ہزار 561 تک پہنچ چکی ہے۔

بیت حنینا میں قابض کی طرف سے اجتماعی سزا، بیت المقدس کو بے گھر کرنے کی مکروہ پالیسی کے تحت تین مکانات مسمار

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے مقبوضہ بیت المقدس کے شمال میں واقع قصبے بیت حنینا کے محلے الاشقریہ میں شوامرہ خاندان کے تین مکانات بلڈوزروں کے ذریعے مسمار کر دیے۔ یہ بزدلانہ کارروائی مقامی باشندوں کو ان کے اپنے ہی شہر سے جبراً بے گھر کرنے اور فلسطینی وجود کو مٹانے کی اس غاصبانہ پالیسی کا حصہ ہے جو القدس اور اس کے گردونواح میں صیہونی بستیوں کی توسیع کے مذموم مقاصد کے تحت مسلسل جاری ہے، جبکہ اس کے مقابلے میں فلسطینیوں کو تعمیراتی اجازت ناموں کے حصول سے سختی سے محروم رکھا جاتا ہے۔

مقبوضہ بیت المقدس میں یہ مسماریاں عام طور پر "بغیر لائسنس تعمیر" کے بہانے کی جاتی ہیں، ایسے عالم میں کہ قابض اسرائیلی بلدیہ کی طرف سے فلسطینیوں کو قانونی نقشے یا اجازت نامے جاری کرنا ناممکنات میں سے ہے۔ اس ظالمانہ قانون کی وجہ سے بیت المقدس کے خاندانوں کے سامنے دو ہی تلخ اور کربناک راستے بچتے ہیں یا تو وہ بھاری بھرکم جرمانے اور بلڈوزر کا خرچہ بچانے کے لیے اپنے ہاتھوں سے اپنے ارمانوں کے محل کو مسمار کریں، یا پھر اسرائیلی غاصب بلڈوزروں کے ذریعے اس جبر کا انتظار کریں جو ان کے سروں پر اضافی مالی بوجھ بھی مسلط کر دیتا ہے۔

آخری سامان نکالنے کا موقع بھی نہ ملا

الجزیرہ قدس اور مقامی ذرائع کے مطابق قابض فوج نے الاشقریہ محلے میں کارروائی کرتے ہوئے گھروں کے مکینوں کو اپنا سامان تک باہر نکالنے کا موقع نہیں دیا اور اچانک دھاوا بول کر گھروں کو ملبے کا ڈھیر بنا دیا۔

دوسری جانب محکمہ اوقاف و امورِ مقدسہ نے اطلاع دی ہے کہ قابض حکام نے اس سے ایک دن قبل بیت حنینا کے اسی محلے میں ایک اور مقدسی شہری فضل الرجبی کو دباؤ ڈال کر اپنے گھر کو خود ہی مسمار کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ موصولہ تفصیلات کے مطابق اس غریب شہری کے گھر کا رقبہ 66 مربع میٹر تھا، جو سنہ 2010ء کو تعمیر کیا تھا اور اس میں 7 افراد رہائش پذیر تھے، جنہیں بے گھر کر دیا گیا۔

اس طرح کی ظالمانہ کارروائیوں کے اثرات صرف سر سے چھت چھن جانے تک محدود نہیں رہتے، بلکہ یہ مقدسی خاندانوں کی سماجی اور معاشی زندگی کو تباہ کر کے رکھ دیتے ہیں، اور خوف و ہراس کا ایک ایسا ماحول پیدا کرتے ہیں جس کا مقصد مکینوں کو رضاکارانہ طور پر شہر چھوڑنے پر مجبور کرنا ہے۔

آباد کاری میں توسیع اور بستیوں کے قبضے کی گھناؤنی سازش

فلسطینی حلقوں کی طرف سے بارہا اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ یہ تمام حربے صیہونی ریاست کے اس طویل المدتی منصوبے کا حصہ ہیں جس کے ذریعے وہ القدس پر اپنا مکمل تسلط جمانا چاہتی ہے، تاکہ تاریخی شہر کے جغرافیائی اور ڈیموگرافیک نقشے کو بدل کر اسے یہودیت کے رنگ میں رنگ دیا جائے۔ یہ اقدامات مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس کو ہڑپ کرنے کے غاصبانہ منصوبوں سے براہِ راست جڑے ہوئے ہیں۔

سرکاری اور شماریاتی اعداد و شمار بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ قابض فوج کی طرف سے فلسطینی تنصیبات اور املاک کی مسماری میں ہولناک حد تک اضافہ ہوا ہے۔ فلسطینی مرکزی بیورو برائے شماریات (PCBS) کے جاری کردہ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ قابض حکام نے سال 2025ء کے دوران اکیلے مغربی کنارے میں 1400 سے زائد عمارتوں اور تنصیبات کو کلی یا جزوی طور پر مسمار کیا، جن میں سے 258 عمارات اکیلے مقبوضہ بیت المقدس کے اندر واقع تھیں۔ اس کے علاوہ اسی سال القدس میں 104 جبری خود ساختہ مسماریاں (Self-demolitions) ریکارڈ کی گئیں، جبکہ بلدیہ کی طرف سے غیر قانونی تعمیر کا بہانہ بنا کر 991 مسماری کے نوٹس جاری کیے گئے، جو مقدسیوں کے خلاف جاری نسلی صفائی کی پالیسی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

پاکستان کی اسلامی شناخت پر سوالات کھڑے کر دیے

بنوں کی مبینہ 'چوکرا منڈی' کے الزامات نے

اخلاقیات کے نام پر خواتین کا پارک بند، دوسری جانب بچوں کے جنسی استحصال کے سنگین الزامات کیا پاکستان میں اسلام کا نفاذ منتخب طور پر ہوتا ہے؟

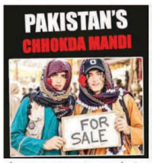

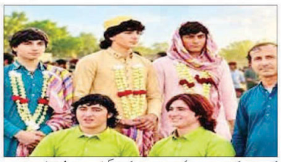

پشاور/بنوں: (ایجنسی) پاکستان کے خود کو 'اسلامی جمہوریہ' قرار دینے کے دعوے پر بنوں میں مبینہ 'چوکرا منڈی' کے انکشافات کے بعد کئی سنگین سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ دوسری جانب مذہب اور سماجی اخلاقیات کے نام پر خواتین پر عائد پابندیوں کے معاملات بھی ایک بار پھر زیر بحث آ گئے ہیں۔ اس صورت حال نے یہ سوال پیدا کر دیا ہے کہ کیا پاکستان میں اسلامی اصولوں کا اطلاق یکساں طور پر ہوتا ہے یا بعض معاملات میں ان کا استعمال مخصوص طبقات پر پابندیاں عائد کرنے تک محدود ہو کر رہ جاتا ہے؟

سماجی کارکن حیات پیرغل نے مارچ 2026 میں دعویٰ کیا تھا کہ خیبر پختونخوا کے بعض علاقوں، بالخصوص بنوں ٹاؤن شپ میں کم عمر لڑکوں کو مبینہ طور پر خریداروں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور انہیں جنسی استحصال کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ انہوں نے اس مبینہ سرگرمی کو 'چوکرا منڈی' کا نام دیا اور دعویٰ کیا کہ اس معاملے سے متعلق بعض ویڈیوز بھی گردش میں لائی گئی ہیں۔ پیرغل نے مزید الزام عائد کیا تھا کہ بنوں کے علاوہ ژوب، سوات سے متعلق بعض علاقوں، ڈیرہ اسماعیل خان، کرک اور لکی مروت میں بھی اس نوعیت کی شکایات سامنے آئی ہیں۔ تاہم ان مخصوص الزامات کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی ہے اور نہ ہی انہیں سرکاری طور پر ثابت شدہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ معاملے کو سیاسی، مذہبی یا سماجی بیان بازی تک محدود رکھنے کے بجائے شفاف اور غیر جانبدار تحقیقات کرائی جائیں۔

بچوں کے جنسی استحصال کے 855 معاملات رپورٹ ہونے کا دعویٰ: یہ الزامات خیبر پختونخوا میں بچوں کے تحفظ سے متعلق وسیع تر خدشات کے پس منظر میں مزید اہمیت اختیار کر لیتے ہیں۔ ستمبر 2026 میں سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے انسانی حقوق کو مبینہ طور پر بتایا گیا کہ خیبر پختونخوا میں سال 2025 کے دوران بچوں کے جنسی استحصال کے 855 معاملات رپورٹ ہوئے تھے۔ اطلاعات کے مطابق بچوں سے متعلق درج کیے گئے 625 مقدمات میں سے 576 میں کارروائی مکمل کر لی گئی تھی، جبکہ 300 سے زائد مقدمات عدالتوں کو بھیجے گئے تھے۔ اس کے باوجود سزا دلانے کی شرح تقریباً 6 فیصد بتائی گئی۔ یہ اعداد و شمار ایک بنیادی سوال پیدا کرتے ہیں: اگر قانون کے تحت بچوں کا تحفظ یقینی بنایا جا رہا ہے تو پھر ان کے استحصال سے متعلق مقدمات میں ملزمان کو سزا دلانے کے معاملے میں نظامِ انصاف کو مسلسل مشکلات کا سامنا کیوں ہے؟

خواتین کا پارک بند کرانے کا واقعہ: اس تنازع نے اگست 2022 میں بنوں میں پیش آنے والے اس واقعے کی یاد بھی تازہ کر دی ہے، جب اطلاعات کے مطابق مذہبی علما اور مدارس کے طلبہ کے احتجاج کے بعد شہر کے واحد خواتین پارک کو بند کر دیا گیا تھا۔ احتجاج کرنے والوں نے خواتین کی تفریحی مقامات اور مزارات پر آمد و رفت محدود کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ ان دونوں صورت حال کے درمیان فرق قابلِ غور ہے۔

نوی پلائی کا نوبل امن انعام: اسرائیل اور ٹرمپ کے منہ پر طمانچہ، بین الاقوامی عدل و انصاف کی عظیم فتح

غزہ: 'طوفان الاقصیٰ' آپریشن اور غزہ کی پٹی پر قابض اسرائیل کی مسلط کردہ نسل کشی کی جنگ کو تین سال پورے ہونے کے موقع پر جنوبی افریقہ کی نامور حقوقِ انسانی کی کارکن اور جج نوی پلائی کو سال 2026ء کے نوبل امن انعام سے نوازا جانا قابض ریاست اسرائیل کے لیے ایک زبردست سیاسی اور اخلاقی دھماکہ ہے، جبکہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ کے لیے یہ واضح پیغام ہے کہ بین الاقوامی عدل و انصاف کو کمزور کرنے اور مٹانے کی تمام تر سازشیں فلسطینیوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کے ذمہ داروں کو کٹہرے میں لانے کے عزائم کو ہرگز دبا نہیں سکی ہیں۔

یہ اعزاز اس اعتبار سے بھی انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ نوی پلائی نے مقبوضہ فلسطینی علاقوں (بشمول مشرقی بیت المقدس) اور اسرائیل کے لیے اقوام متحدہ کے آزاد بین الاقوامی کمیشن آف انکوائری کی سربراہی کے فرائض انجام دیے تھے، جس کمیشن نے ستمبر سنہ 2025ء میں اپنی جاری کردہ رپورٹ میں واضح طور پر اس بات کا انکشاف کیا تھا کہ اسرائیل نے غزہ کی پٹی میں نسل کشی کا بھیانک جرم کیا ہے۔ اس انعام کا مفہوم محض ایک طویل عدل و انسانی حقوق کی جدوجہد کا اعتراف نہیں ہے، بلکہ یہ ایک ایسے وقت میں بین الاقوامی احتساب کے باب کو دوبارہ روشن کرنے کے مترادف ہے جب عدالتی اور قانونی ادارے سیاسی دباؤ کی زد میں ہیں تاکہ بین الاقوامی مجرموں کا تعاقب کرنے کی ان کی صلاحیت کو مفلوج کیا جا سکے۔

نوی پلائی کی تکریم صہیونی بیانیے کو ہلا کر رکھ دی گی

فلسطینی نژاد لبنانی مصنفہ اور سیاسی تجزیہ کار لمیس اندونی نے 'العربی الجدید' میں شائع ہونے والے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ نوی پلائی کا یہ اعزاز اسرائیل کے لیے ایک غیر متوقع اور شدید کرارا طمانچہ ہے، جس نے امریکی آشیرواد اور پشت پناہی کے بل بوتے پر یہ گمان کر رکھا تھا کہ وہ غزہ میں جنگی جرائم کے خلاف ہونے والی عدالتی تحقیقات اور مطالبات کو کمزور کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے اور وہ اخلاقی و سیاسی پردے کے پیچھے اپنے مظالم جاری رکھ سکتا ہے۔ لمیس اندونی کی نشاندہی کے مطابق نوبل کمیٹی نے اپنے فیصلے کی توجیہ میں اس بات پر زور دیا ہے کہ نوی پلائی نے جنگی جرائم، انسانیت کے خلاف جرائم اور نسل کشی کے مقدمات کو عدالتوں تک پہنچانے میں جو کلیدی اور جرات مندانہ کردار ادا کیا ہے، وہ قابلِ تحسین ہے۔ اس اعزاز نے ایک بار پھر مسئلہ فلسطین کو عدل و انصاف اور محاسبے کے عالمی مباحث کے مرکز میں لا کھڑا کیا ہے۔

مضمون نگار کے مطابق یہ انعام صرف ایک فرد کی ذات تک محدود نہیں بلکہ یہ اس بین الاقوامی قانون کے نظام کو اس کی کھوئی ہوئی توقیر اور اعتبار بحال کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے جسے پامال کرنے کی گھناؤنی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ سیاسی دباؤ کے باوجود غزہ کے خونریز جرائم کی تحقیقات کی صدائیں خاموش نہیں ہوئیں۔ اندونی بتاتی ہیں کہ گذشتہ دو سال کے دوران امریکہ نے اسرائیلی خلاف ورزیوں کے احتساب کے لیے عالمی عدالتوں تک رسائی کے راستے بند کرنے کی بھرپور کوششیں کیں اور سیاسی دھمکیوں اور دباؤ کا کھلا استعمال کیا، لہٰذا نوی پلائی کی تکریم ان تمام مذموم عزائم کے منہ پر ایک زوردار طمانچہ ہے جو مجرموں کو کٹہرے میں لانے کے مطالبے کو نئی زندگی بخشتا ہے۔

واشنگٹن کا غصہ اور بین الاقوامی فوجداری عدالت پر پابندیاں

اس اعزاز کی حساسیت کا اندازہ اس کے بروقت ہونے سے لگایا جا سکتا ہے، کیونکہ یہ ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب مقبوضہ فلسطینی سرزمین پر ہونے والے جرائم کے ذمہ داروں کے احتساب میں عالمی عدالتی اداروں کے کردار پر زبردست سیاسی رسہ کشی جاری ہے۔ لمیس اندونی کا کہنا ہے کہ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کی طرف سے بین الاقوامی فوجداری عدالت (ICC) کو نشانہ بنانے والی پابندیوں کا اعلان اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ واشنگٹن اور تل ابیب کو عدالتی احتساب سے کس قدر خوف لاحق ہے۔ وہ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ ان کا دباؤ بین الاقوامی نظامِ عدل کو مفلوج کر دے گا۔ مصنفہ نے خبردار کیا ہے کہ ججوں اور قانونی اداروں کو نشانہ بنانا نہ صرف عدلیہ کی آزادی کے لیے خطرہ ہے، بلکہ یہ غاصبانہ قبضے اور سنگین مظالم کے خلاف قانونی ذرائع استعمال کرنے کے مظلوم اقوام کے پیدائشی حق پر براہ راست حملہ ہے، اور بین الاقوامی عدالتیں ہی استثنائی سزاؤں سے بچ نکلنے کے کلچر کے خلاف مزاحمت کا سب سے بڑا جائز ہتھیار ہیں۔ اس تناظر میں نوی پلائی کا یہ نوبل انعام ایک گہرا سیاسی اور اخلاقی پیغام رکھتا ہے، کیونکہ یہ دنیا بھر کی ریاستوں کو یاد دلاتا ہے کہ بین الاقوامی عدلیہ کا تحفظ ان کی بنیادی ذمہ داری ہے اور سیاسی دباؤ کو عدالتی تحقیقات روکنے کا آلہ کار بننے کی اجازت ہرگز نہیں دی جانی چاہیے۔

غزہ: مزاحمتی سکیورٹی کی تحقیقات میں غزہ میں قابض اسرائیلی مخبروں اور غدار گینگ کے نئے جرائم کا انکشاف، اجتماعی قبر دریافت

غزہ: غزہ کی پٹی میں مزاحمتی سکیورٹی کے تحت کام کرنے والی "رادع" فورس نے انکشاف کیا ہے کہ شمالی غزہ میں قابض دشمن کے ایجنٹ اور سرغنہ اشرف المنسی کے کیمپ سے حال ہی میں فرار ہونے والے ایک غدار گینگ کے کارندے کی بیوی سے کی گئی پوچھ گچھ کے دوران انتہائی ہولناک

معلومات سامنے آئی ہیں، جن سے ایک اجتماعی قبر کی موجودگی کا انکشاف ہوا ہے۔ یہ اجتماعی قبر بیت حانون کے نواح میں واقع "الشقیری سکول" کے عقب میں واقع ہے۔ فورس کے بیان کے مطابق اس غدار کارندے کی بیوی نے اپنے اعتراف میں اجتماعی قبر کے وجود کی تصدیق کی ہے۔ انکشاف کیا ہے کہ اس نے خود اس قبر کے اندر لگ بھگ 15 لاشیں دیکھی ہیں، جن کا تعلق شمالی غزہ کے بدوی خاندانوں سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں سے ہے۔ "رادع" فورس نے مزید بتایا کہ یہ انکشاف ان مصدقہ اطلاعات کے ساتھ بالکل میل کھاتا ہے جن کے مطابق اشرف المنسی نے اگست سنہ 2026ء کے دوران غدار گینگ اور شمالی غزہ کے بدوی خاندانوں کے درمیان ہونے والی شدید جھڑپوں کے بعد متعدد بدوی نوجوانوں کے انجام کو پراسرار طریقے سے چھپا رکھا تھا۔ اس انکشاف نے ان غائب ہونے والے نوجوانوں کے انجام کے حوالے سے شدید تشویش اور سوالات کو جنم دیا ہے جن کے بارے میں گمان کیا جا رہا ہے کہ انہیں اس اجتماعی قبر میں دفن کیا گیا ہے، ان حالات پر بھی سے پردہ اٹھایا ہے جن میں انہیں بے دردی سے قتل کیا گیا۔ فورس کے بیان میں بتایا گیا ہے کہ بدوی خاندانوں کے ساتھ خونریز جھڑپوں کے بعد سے ان کے لاپتہ فرزندوں کا کوئی اتہ پتہ نہیں چل سکا تھا۔ تاہم اس بیان میں ہلاک ہونے والے نوجوانوں کی شناخت یا ان کی شہادت کے محرکات اور حالات کے بارے میں مزید تفصیلات فراہم نہیں کی گئیں، اور نہ ہی اجتماعی قبر کے مقام کی سرکاری جانچ پڑتال یا لاشوں کی شناخت کے لیے اٹھائے جانے والے اقدامات کا ذکر کیا گیا۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: ''صحافت'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔